ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ قصہ عاقل و نظر بند جسکے ایک زمانہ دراز سے لوگ مشتاق تھے لہذا اس عاجزہ نے خریداران و تاجران کتب کی خواہش پر بصرف زر کثیر و مبلغ خطیر خرچ کر کے مذکور کتاب کو حلیۂ طبع سے آراستہ کیا

قصہ عاقل و نظر بند

باہتمام مریم بی صاحبہ زوجہ محمد اکبر صاحب مرحوم مالک مطبع سنوری
محلہ چام بازار اندرون کمانی دروازہ دہلی در سنہ ۱۳۱۵ھ مطبوع گردید

دہلی مطبعی سنوری ملا اس مطبوع گردید

عمل حافظ محمد عبدالقادر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع مین کیا ہون بنام کریم
کہ ہیگا وہ بیشک علی العظیم

وہ واحد ہے یکتا وہ خلاق ہے
وہ معبود برحق وہ رزاق ہے

رسانندۂ روزی بندگان
کشائندۂ کار واماندگان

وہ ہیگا کریم اور وہ ہے رحیم
وہ ہیگا قدیم اور ہے وہ حکیم

وہی بادشاہِ زمین و زمان
وہ سب اپنے بندون پہ ہی مہربان

وہی ہے علی کل شئ قدیر
نہین کوئی اوس سا وہ ہی بے نظیر

وہ ستار ہیگا وہ غفار ہے
وہ قدوس و مومن وہ جبار ہے

وہی ہیگا قادر وہی بے نیاز
وہ سب اپنے بندونکا ہی کارساز

زوال اوسکو نہین ہے وہ ایسا ہے شاہ
بہانہ طلب ہے بہر عفو گناہ

عجب ہیگا وہ اکرم الاکرمین
عجب ہیگا وہ ارحم الراحمین

عجب المک [illegible] کا شریک | نہین تھی نہین ہیگا اُسکا شریک

وہ اللہ ہیگا رحیم و حلیم | وہ بھیجا نبیون کو ز لطف عمیم

در نعت حضرت محمد مصطفی سلطان انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبیون مین ہے خاتم محمد نبی | دیا اپنے حق نعمت اوسکو سبھی

وہ ہے نعمت حق جہان پر تمام | دیا اوسکو تین رب نے عالی مقام

یقین وہ عرب سے بلا مین کا | [illegible]

وہ [illegible] ہے یقین | ہے سب [illegible] جنکی خدمت کرین

وہ سالار ہے انبیا کا تمام | علیہ الصلوٰۃ و [illegible] السلام

کہا [illegible] شاہ [illegible] | [illegible]

[illegible] | برون [illegible]

[illegible]

بحق جانشین رسول خدا
دیا رب نے اسکو تو یہہ مرتبا

امیر عرب جفت پاک بتول
که از تیغ او کفر را شد نزول

که نفس نبی خواند او را خدا
که وه افضل است از همه انبیا

نبی کے سوا افضل انبیا ہے
وصی نبی اکمل انبیاء

محمد نبی کو علی سا وصی
نہ ایسا نبی کہین نہ ایسا وصی

نماز اوسکے تا کہین نہووے قضا
دیا رب نے خورشید کتین پھرا

نفاق علی میکند دل سیاہ
بود منکرش کافر از خواه

محبت علی کی خوش آئین ہے
عدوے علی خاین دین ہے

مجھے کب زبان ہے جو بولون ثنا
مین اوسکا غلام ہون وہ ہی بادشاہ

در مدح حضرت سیدة النساء حضرت فاطمة الزہرا صلوٰة اللہ علیہا

کہون بعد اوسکے ثنائے بتول
کہ بیشک ہے وہ نور چشم رسول

اوسے بضعتہ نبی کا ہے خطاب
خدا دوست اوسکا ہی نبی اوسکا باپ

اوسے زوج ہے شاہ مردان علی
پسر اوسکے حسنین جنکے ولی

یہان فاطمہ جس ستی شاد ہے
سدا دو نو جگ مین وہ آباد ہے

سنو فاطمہ جس سے بیزار ہے
جہنم اوسیکو سزاوار ہے

خدا و نبی اوسپہ ہے ور غضب
یقین ہیگا سو وہ کافر بے ادب

بود بس یقین موذئے فاطمہ
سزاوار آن دوزخ حاطمہ

مجھسے اوسکے تعریف کو نہین زبان	خدا و نبی اوسکے ہے مدح خوان

در مدح یازدہ پیشوایان دین متین یعنے حضرت آئمہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام

کہون اب ثنا سے دہ و دو امام	جنہون سے ہوا دین کیتین انتظام
ہمہ چون محمد ہمہ چون علے	ہمہ وارث علم دین نبی
جہان قائم ہے انکے ہی ذات سے	قضا و قدر انکے ہی بات سے
نبی کے وصی ہین یہہ گیارا امام	انہون پر درود او انہون پر سلام
کہ من نام ایشان بیان میکنم	چو بر ہر دو عالم عیان میکنم
حسن ابن حیدر حسین سے علے	یہہ دو نو ہین بیشک امام ولی
کہ ہے بعد سجاد ابن حسین	ہی باقر جو ہے سجاد کا نور عین
پچہے اوسکے صادق علیہ السلام	ہے کاظم شہنشاہ عالی مقام
علے ابن موسیٰ رضا بعد ازین	تقی و نقی ہین شہنشاہ دین
حسن عسکری ہے نقی کا خلف	ہی ہے مہدی دین شہ با شرف
جہان مین سلامت ہے میرا امام	نبی و علی کا وہ قائم مقام

در بیان دعاے خروج حضرت صاحب الزمان صلوات اللہ الملک المنان

امام زمان حجت کردگار	فرزندہ کو ہر ہشت و چار

که وه حال غیب مین هے شاهدین	خدا اسکو بهیجیگا وقت معین
جهان کے طرح اب هوی هے خراب	اے میرے شهنشاه آ تو شتاب
جهان مین بهت شور وغل هے مچا	محبون په تیرے بهت هے جفا
تو اپنے قدم سے جهان پاک کر	میرے تئین تیرے پاؤن کی خاک کر
مجھے اپنے همراه رکھ لے امام	تو میرا هے مولا مین تیرا غلام
یهه خادم کو تیری هے اب آرزو	میری آرزو بر لے آ جلد تو

نعت ازواج مطهرات وصحابه خاص رضی الله تعالی عنهم اجمعین

نبی کے سب ازواج واصحاب پر	هزاران سلام هوے جو احباب پر
نبی پر کیے جب کہ یهه جان فدا	رضی الله عنهم کها هے خدا

در مناجات پروردگار گوید

مین بنده گنهگار هون اے کریم	مجھے بخش دے اے غفور الرحیم
مین عاجز هون مضطر هون حیران هون	گناهون سے اپنے پریشان هون
الهی منم بندهٔ عاصیت	همه عمر من گشت در معصیت
الهی تو هی خالق کارساز	بکن عفو اے قادر بے نیاز
الهی کرم کر میرے حال پر	اس ایام گردش کے جنجال پر
الهی بحق محمد رسول	بحق علی و بحق بتول

الٰہی بحق حسین و حسن بہ سجاد و باقر شہ مومن

بصادق بکاظم رضا و تقی بحق نقی و شہ عسکری

بحق محمد امام زمان کہ نامش بود مہدی او راعیان

الٰہی بحق ہمہ انبیا بحق ہمہ اوصیا و لیا

میرے فکر و آزار کو اے کریم دفع کر میرے سے ای میرے حکیم

میرے دلکی خطرات کو رفع کر میرے دشمنون کو تو سب دفع کر

میرے دین و دنیا کے مطلب تمام تو برلا بحق نبی و امام

الٰہی دعا کو میرے کر قبول بحق رسول و بہ آل رسول

در تعریف بادشاہ اسلام و امرائے زمان خلد اللہ ملکہم

اور اسلام کے اب جو ہین بادشاہ سلامت رکہے وہ جہانمین سدا

خدا دین احمد کا غالب رکہے سبہی خلق کو اوسکا طالب رکہے

جو اسلام کے ہین امیر زمان خدا اونکو جیتے رکہے درجہان

خدایا سدا اونکو تو شاد رکہہ دونو جگ مین تو اونکو آباد رکہہ

رہے تیز شمشیر اون کی مدام جو کفار پر تا بروز قیام

پہر آل نبی کے جو ہین دوستدار رہین شاد و خرم میرے کردگار

جہان مین جو ہے مسلم و مومنین سدا شاد رکہہ ارحم الراحمین

میرے ماکتین شاد رکہہ اے خدا سدا اوسکو آباد رکہہ اے خدا

تو کر خضر سے عمر اوسکو عطا — بحق محمد رسول خدا

میرے اقربا و نپہ نت کر کرم — کبہی اونکیتین کو نہ بتلا تو غم

میرے دوستون کو تو آباد رکہہ — عدو کو سب اونکے تو برباد رکہہ

جہانمین جو ہے شیعہ و سنی و مومنین — کرم سے تو رکہہ شاد اونکے تئین

انہون کے طرف سے مجہے رکہہ تو شاد — میرے دو جہان کے تو بر لا مراد

در تضمین ابیات باذل علیہ السلام

یہ نسخہ مین باذل کے ابیات ہین — کیا درج اوسکو خوشی سات ہین

وہ بیتان ہی درجملہ جلد ری — ہوے جس سے باذل کتین برتری

ہے باذل تو مداح شاہ نجف — جو پائے دو نو جہانمین شرف

در سبب تالیف این نسخہ گوید

تفکر میرے دلپہ تہے ایک روز — مین یہ نقل یک سے سنے دلفروز

میرے دلمین ایا کہ اوسکو تمام — جو ابیات ہندیمین دیوان نظام

زن و مرد اس سے ہوین بہرور — اسے پڑہینگے خوش ہون جیسے مگر

اسی واسطے مین بنایا اسے — سبہی خلق پر اب سنایا اسے

یہہ قصہ سے ہاشمی ہے میرا نام — بحق محمد علیہ السلام

ذرا شعر مین میرے تین راہ نہین — کہ اس بات سی سارے آگاہ ہین

غرض نام اسکا ہے اسرار عشق — شروع اب ہوا یہان سے تو مار عشق

آغازِ داستان قصہ شاہ روم یعنی فیروز شاہ کا

خوشی سے پلا مجھکو ساقی شراب — کہ تا مین کہون ایک کہانی شتاب
خوشی سے پلا تو مئے پر خمار — کرون مین رقم ایک قصہ نگار
کہ تہا روم کے ملک مین ایک شاہ — بہت خوبی و خلق کا بادشاہ
تہے کل بادشاہ اسکے زیر خراج — رہا تا اوسے روم کا تخت و تاج
شجیع اور عادل تہا او سخی — ہی صائم نمازی بڑا متقی
اوسے خلق کہتی تہی فیروز شاہ — بہت عدل و انصاف کا بادشاہ
رعیت سپاہ اور پیر و جوان — سبہی اوس سے خرسند تہے خرد و کلان
پر ایک بات سے شاہ دلشاد تہا — مگر ایک غم تہا سو اولاد کا
اسی فکر سے غم مین تہا بادشاہ — کہ مجہہ بعد وارث نہین کوئی مرا
اسیطرح کئی روز گذرے مگر — یہی فکر مین تہا وہ شام و سحر
سو ایک دن شہنشاہ بہت غم ستی — بصد آہ و زاری مناجات کی
لگا کہنے اے قادر بے نیاز — تجہے سب سکت ہے تو ہی کارساز
مرے پر کرم کر اے میرے کریم — عطا مجہکو اولاد کر اے رحیم
کیا بیقراری سے شاہ نے دعا — خدا سے اجابت ہوی مدعا
کئی روز بعد از سنا شاہ خبر — کہ شاہزادی تو گہر مین ہے بارور

یہہ سنکر بہت خوش ہوا بادشاہ | کیا شکر حق اور دوگانہ پڑھا
دعائیں فقیروں سے لینے لگا | زر و مال فقرا کو دینے لگا
غرض نو مہینے گئے جب گذر | کہا شہ نے بیگم سے بہت آن کر
میں کہتا ہوں تجویز تیرے سے ایک | چھپا دل میں رکھہ کسکو مت بول دیکھ
تولد کے دن کس کو نہ کر خبر | ترے پاس ایک دائی رکھہ معتبر
اگر ہووے دختر تو کہنا پسر | میرے تئیں کرے کان میں آ خبر
اگر ہووے بیٹا بہت خوب ہے | نہیں تو یہی فکر محبوب ہے

بیان تولد ہونا نظر بند کا ملکہ فیروز شاہ کی اور دختر کو چھپا کر فرزند مشہور کرنا اور خوشی کرنا بادشاہ وغیرہ کا

ایا ساقی مجھے اب تو دے جام بھر | ہوی ایک دختر بتا تئیں پسر
مجھے مے پلا تا کہ میں اتر خمار | کروں جشن میں عیش کا کاروبار
کئی دن گئے جب اسی فکر میں | اسی گفتگو اور اسی ذکر میں
پھر ایسا ہوا سے سنو مجھ سے یہہ | اوٹھا شاہزادی کو جب درد زہ
وہیں شاہ کو جاکے بولے خبر | دیا بھیج یک دائی شاہ معتبر
بہ ان گھر کے اندر گیا بادشاہ | سو پوچھا وہ دایا کے نزدیک جا
کہا اوسنے بیٹی ہوی تجھکو شاہ | غرض شاہ نے دیکھہ اوسے غش کیا

ولیکن ہے صورت مین مانند ماہ
بہت خوش ہوا دل مین بخشش کیا

اوس دم شہر مین منادی کیا
وزیرون کو بلوا کے شادی کیا

سبھی آ کے نذرین دئے شاہ کو
کہ بیٹیا مبارک شہنشاہ کو

امرا نے سبھی شاہ کہلوا دیا
غریبون فقیرون پہ رلوا دیا

منجم نے آ زائچہ جو لکھے
سبھی شاہ کنتین مبارک کہے

نظر بند رکھا شاہزادے کا نام
لگا تربیت کرنے کو صبح و شام

وہ بیٹے کی شہرت دیا اوسکے تئین
تعین کیا چند سہیلون کتین

سہیلیان رہین اوسکے نت گرد و پیش
نہ مرد اوس کے نزدیک جاوے نہ خویش

وہ کیئے دنہین سب علم مین طاق ہوئی
یہی شہرت مین یکتاے آفاق ہوئی

سنی یہ خبر جب نظر بند کی ما
جسے خلق کہتی تھی زیب النسا

بلا اوسکے اوستادونکو بادشاہ
کیا سب کو جاگیر و منصب عطا

بیان انتقال کرنا فیروز شاہ و زیب النسا کا اور تخت شاہی پر نظر بند کا جلوس فرمانا اور نذرین گذراننا جملہ وزرا و امرا کا

نظر بند کو جب ہوے سات سال
ہوا اوسکے ما نباپ کا انتقال

سو شاہ وقت آخر وزیرونکتین
نصیحت کیا یون امیرون کتین

سپرے بعد رحلت تمہین کل تمام
نظر بند کو دیو شاہی کا کام

موافق نصیحت کے سارے وزیر / بجا لائے فرمان سارے امیر
نظر بند کتنین کئے بادشاہ / سبھی خلق نذرین دیتی تہی لا
خوشی سے شہر مین منادی کئے / سبھی خلق سن اوسکو شادی کئے
نظر بند نے عدل و انصاف سے / کیا نام نیک اپنا اوصاف سے
سخاوت عدالت شجاعت کے ساتھ / لگا سب سے چلنے مروت کے ساتھ
لگا جا کے ہر روز کرنے شکار / ممالک مین اوس کا ہوا اشتہار
کہ ہے شاہ فیروز کا ایک پسر / بہت خوبی و عدل سے نامور
اوسے تخت شاہی سزاوار ہے / پدر سے زیادہ وہ ہشیار ہے
خدا دے اوسے عمر و دولت زیاد / لگی کہنے اسطرح ہو خلق شاد
ہمیشہ اسیطرح رہنے لگا / بہت عدل و انصاف کرنے لگا
یہان تو یہہ قصہ کو بالفعل چھوڑ / سوئے شہر مگریال باگ اپنی موڑ

بیان شہر مگریال اور مسعود شاہ وہان کے بادشاہ کا

مجھے ساقیا جلد دے جام بھر / کہ میرا ہے مگریال پر اب گذر
پلا میرے تئین تو شراب طہور / کہ جس سے ہمیشہ او بلتا ہے نور
تہا مگریال مین ایک صاحب کلاہ / جسے خلق کہتی تہی مسعود شاہ
سبھی اوس سے خوش تہی رعیت سپاہ / تہا سب اپنے لوگون کا پشت و پناہ
سبھی ملک اوس شاہ سے آباد تہا / کہ سب شاہ سے خلق دلشاد تہا

تہا مگر پال اوس شہر کا خوب نام ۔ گل موتیا کا تھا وان اژدنام
تہی سب بات سے شاہ کتین خوشی ۔ نہین تہی سو اولاد تہی ناخوشی
اسی غم سے رہتا تھا ہو دلفگار ۔ گزرتا تھا اسطرح سے روزگار
کئی روز بعد از سنا شاہ خبر ۔ کہ رہتا ہے کہین ایک صاحب ہنر
فقیر ایک رہتا ہے صاحب کمال ۔ جہان مین نہین کوئی اوسکے مثال
یہہ سن شاہ نے دلمین رکہہ اپنی آس ۔ بہی افتان و خیزان گیا اوسکے پاس
کہا جاکے احوال اپنا تمام ۔ اونے سنکے بولا کہ اے نیکنام
تجہے ایک دیتا ہے اللہ پسر ۔ بہت عقل و فرہنگ سے بہرہ ور
دیا شاہ کو ایک مہرہ نکال ۔ کہا اوسکتین رکہہ تو اے خوشخصال
عطا جب کرے تیرے تئین رب پسر ۔ یہہ مہرے کو تو باندھہ بازو اوپر
یہہ ہے خاصیت اوسکے بندنے مین ۔ پہچانیگا وہ جا نور کا سخن
یہہ سن شاہ خوشحال ہو کر گیا ۔ خوشی سے بہت دل مین وہ بہر گیا
اوسی سال شاہ کے ہوی گھر امید ۔ ہر اک دن ہوا شاہ پر مثل عید

بیان تولد ہونا شاہزادہ عاقل کا اور خوشی کرنا پادشاہ کا

پلا ساقیا میرے تئین جام بہر ۔ کہ شاہ کو ہوا ہے تولد پسر
گزر گئے ہین جب نو مہینے تمام ۔ تولد ہوا شاہ عالی مقام
بہت خوبصورت تھا جون آفتاب ۔ کوئی دیکہہ اوسکو نہ لاتے تہے تاب

مبارک خبر شاہ نے جب سنا — بہت ہوکے خوشحال شادی کیا
منجم و وزرا و امرا تمام — ہے عاقل رکھے شاہزادہ کا نام
وزیر اور امیر آکے سب در حضور — مبارک کہے اور دیئے سب نذور
شہنشاہ اوس دن بہت شاد تھا — خوشی ساتھہ گھر اوس کا آباد تہا
غرض خوش ہوی خلق سب خاص و عام — وزیر و امیر اور رعیت تمام
وہ شاہزادے کے دیکھے طالع کتین — نجومیون نے شاہ سے کہی عرض یہ
ہے خطرہ اوسے چودہوین سال مین — مگر خیریت ہوگا سب حال مین
نجومیون سے شاہ سن ہوا گہبرا — بہت باخبر پالنے کو لگا
کہا میرا ہے وہ خدائے کریم — مجھے کیا ہے پروا میرا ہے رحیم
لگا شاہ کرنے اوسے پرورش — کہ جسطرح سے تہی شہونکی روش
غرض جب کہ مکتب کے دن آگئے — بڑے شادی و دہوم رچوا گئے
بہت دہوم سے شاہ مکتب کیا — سبہون کو اضافے و منصب دیا
سو پہر شاہزادیکو پڑہنے بٹہائے — سبہی علم شاہزادے کتین سکہائے
پڑہائے ہین اول خدا کا کلام — تفسیر بہی اوسکی کرائے تمام
کیا جملہ علمون کو وہ اختتام — بہی سکہلائے سب فن بہی اوسکو تمام
سبہی بات مین وہ ہوا باوقار — ہر ایک علم و فن مین ہوا ہوشیار
خبر جب سنا ہے شہ بحر و بر — ہے ہر بات مین طاق اپنا پسر

بہت شاد و خرم ہوا بادشاہ — وہ شکر خدا تب لے آیا بجا
بہی شاہزادیکوں کہیلنے کتین — بلایا ہے دربار مین اوسکتین
وہ شاہزادہ ہر روز آنے لگا — مدام اسطرح آنے جانے لگا
جو بیستی بلندی زمانہ کی ہے — دکہایا ہر ایک کارخانہ اوسے
پہرے چار دہ سال جب اوسکتین — تب عاقل لگا کہنے شہ سے وہین
بہت دن سے مجہکو ہے شوق شکار — مجہے حکم دے اسے شہ نامدار
بہی ہے میرے تئین یہ بڑی آرزو — مجہے حکم دیکر تو کر سرخرو
یہہ سن شہ کہا دل مین کچہہ نین ہی ڈر — منجم کہے سو گئے دن گذر
کہا اسطرح سے وہ بیٹے کتین — تیری آرزو بر لے آتا ہون مین
تو ڈر مت تجہے بہیجتا ہون شکار — بہت حشمت و جاہ سے باوقار
غرض شاہ تیاری کرنے لگا — وزیرون امیرونکو سارے بلا
کہا اون سے تم جاؤ شاہزادیکے ساتہ — رہو اوس سے ہشیار دن اور رات
بہیجے فوج ساری وہ شاہ جہان — دیا ساتہہ اوسکے کہا تو مہان
بلا شاہ پہر شاہزادے کتین — نئی ایک خلعت پنایا وہین
وہ مہرے کتین یاد کر شاہ منگا — بہی بیٹے کے بازو پہ مہرہ بندہا
کہا بیٹے کو یہہ خواص اوسکے سن — پہچانے گا تو جانور کے سخن
منگا بعد اپنا جواہر تمام — بندہا بیٹے کو شاہ عالی مقام

غرض شاہ بیٹے کو رخصت دیا
بہت کر تو فے بیسے روانہ کیا

سو اجب کہ سب خلق مین اشتہار
کہ شاہزادے کو شاہ بہیجا شکار

تماشے کنتین خلق کر اثر دحام
سبہی آئے ہین دیکہنے خاص عام

امیران فقیران غریبان تمام
سبہی مرد و زن اور بچیان تمام

لگے شاہزادے کو سب دیکہنے
جو دیکہے سو شاہزادے کو غش کیے

بہت خوبصورت تہا وہ مثل ماہ
نہ تہی ٹہیرتی اوسپہ کسی کی نگاہ

لگی خلق سب دینے اوسکو دعا
ہمیشہ یہہ جیتا رہے اے خدا

بیان جانا شاہ عاقل کا شکار کیلیئے اور سننا گفتگو چند و چنڈول مین اور عاشق ہونا اونکا

غرض شاہزادہ بڑے شوق سے
چلا حکم لے باپ کا ذوق سے

لگا دیکہنے کو تماشے تمام
لگا خلق کا لینے کنتین سلام

سبہی فوج لیکر وہ باہر چلا
چلا صاف جنگل کا لے راستہ

شکاری ریون نے لیکر چلے اوسکنتین
جہان جانور تہے شکار سے وہین

لگے کہیلنے کنتین سب شکار
وہ گہوڑون کو دوڑانے لے اختیار

قضارا ہرن ایک پیدا ہوا
وہ جنگل مین سے ہویدا ہوا

بہی شاہزادے نے دیکہکر اوسکنتین
لیا باگ گہوڑے کی فوراً وہین

کیا ایکے پیچہے سو بہاگا اونے
لگا پیچہے سے شاہزادہ اوسے

جو شاہزادہ پیچھے ہرن کے لگا
کہین دوڑ جنگل مین جاتا رہا

ہرن غیب ہوا یہہ ہوا منفعل
ہوا شاہزادہ نہایت خجل

کبھی گھر سے باہر وہ نکلا نہ تھا
یکایک پہنچا ہی وہ جنگل مین جا

ہوا اول مین تب وہ بہت ہی اداس
لگی تھی اوسے اور شدت سی پیاس

چلا ڈھونڈھتا وہ جو پانی کے تئین
نظر مین پڑا ایک چشمہ وہین

وہ چشمہ پہ ایک جہاڑ پر مغز تھا
سو وہ بارور اور سبز سبز تھا

اوتر کر وہ چشمے مین منہہ ہاتھ دہو
وہ پانی پیا اور کیا ہے وضو

وہ بیٹھنے سے ہوکر بہت سا اداس
خفا ہو کے وہین گیا جہاڑ پاس

بندہا جہاڑ سے اپنے گھوڑے کتئین
بچھا اپنے جامہ کو لیٹا وہین

چند اور چندلی کہین از قضا
اوسی جہاڑ پر دو نو بیٹھے ہین آ

چندلی چند سے یہ کہنے کتئین
ارے دیکھہ اس شاہزادہ کتئین

کبہی گھر سے باہر یہہ نکلا نہ تھا
بہت نعمت و ناز سے یہہ پلا

تو دیکھہ اوسکین کس خرابی سے آج
پڑا جہاڑ نیچے نہ تخت و تاج

چند سنکے بولا چندلی سنی
کہ آئے ہین مین تو جہان سے ابہی

ا [illegible] تو وہ کس شان سی
چلا آتی ہے ملک اپنے فرمان سے

عمر اوسکی دس سال کی ہے یقین
وہ عورت ہے اوسکو دیکھی نہین

چندلی سنی سو ہوی گہبرا ہی
چند سے پہر وہ پوچھنے کو لگی

بہت خوبصورت و جوان ماہ سے ہے ‏ وہ محبوبہ نہین جیسے شہنشاہ سے بہ

چند نے کہا پہر چندنی کو سن ‏ مین کہتا ہون اوس کا سراپا سخن

پدر اوس کا یک شاہ فیروز تہا ‏ وہ تہا بانجہ فرزند اوسکو نہ تہا

یہہ بیٹی ہوی بعد کئے روز کے ‏ وہ مشہور بیٹا کیا سبہہ اوسے

جب اوسکے ہوا باپ کا انتقال ‏ لیا بیٹا سب مملکت کو سنبہال

کوئی خلق اوسکو نہین جانتی ‏ سبہی مرد ہے کرکے پہچانتی

تاسف او عورت پہ کیون تونے کیا ‏ تو کیون اوسکتین دیکہہ نہ ڈہلا سکے

وہ ظاہر مین تو مرد کی ذات ہے ‏ یہہ عورت سے ہونا محالات ہے

یہہ کہکر چند کا وہ جوڑا اوڑا ‏ غرض شاہزادہ تہا جگمتا پڑا

یہہ سنکر بلا مین ہوا مبتلا ‏ نظر بند کا دل سے عاشق ہوا

تب عاقل نے یہ اپنے دلین کہا ‏ میری فوج گر دیکہے مجکو ذرا

نہین جانے دیونگے مجکو سبہی ‏ یہہ بہتر مجہے ہے کہ تا مین ابہی

چلے جاؤن اوٹہہ ڈہونڈہتا اوسکتین ‏ ملونگا تو آخر نظر بند سے مین

یہہ بولا سو دلمین ہوا ہوشیار ‏ ہوا گہوڑے پر زین بند کر سوار

نہ معلوم تہا اوسکتین راستہ ‏ چند بہی نہین کچہہ کہا تہا پتا

بیان عاشق ہونا شاہزادہ عاقل کا اوپر نظر بند کے اور جانا فراق مین اوسکے

توکل سے گھوڑے پہ ہو کر سوار ۔ چلا عشق سے ہو کے دیوانہ وار
غرض شاہزادہ چلا دن تمام ۔ شب ہونے مین اوترا ہی وہ نیکنام
وہ جنگل اندہارے مین آکر پڑا ۔ نہ یار کوئی اوسکے تئین جز خدا
اوسے نیند آئی نہ شب کو زرا ۔ تڑپتا رہا صبح تک برملا
صبح ہوتے ہی پہر وہان سے نکل ۔ چلا ڈہونڈہتا اوسکو ہر اک جنگل
اسیطرح سے روز چلتا تہا وہ ۔ ہوی شب کہین ہی اوترتا تہا وہ
لگی بہوک تو اوسکو جنگل کے پہل ۔ اوسے کہاکے چلتا تہا پہر وہ سنبہل
وہ گہوڑے کو چہوڑا بیابان مین ۔ چلا ہے پیادہ وہ کوہستان مین
زر اوسکو بوجہے کی طاقت نہ تہی ۔ کہین ہی اوسے وہان تور اہتی
غرض اوسنے زیور کو اپنے نکال ۔ بیابان مین سب دیا پہینک ڈال
ہی شاہزادہ اسطرح چلنے لگا ۔ نہ معلوم تہا اوسکو کوئی راستہ
نہ چلنے کی عادت کبہی تہی اوسے ۔ بہت پاؤن مین اوسکے آئی چہلے
وہ پاؤن کو کپڑے لپٹا تمام ۔ لگا چلنے آہستہ وہ خوشخرام
اسیطرح وہ چہہ مہینے چلا ۔ وہ ایک روز دل مین بہت لہو گہونٹتا
وہ روکے خدا سے کیا یہہ دعا ۔ کرم کر تو میرے پہ میرے خدا
مین عاجز ہون مضطر ہون حیران ہون ۔ یہہ جنگل مین بالکل پریشان ہون
خدانے کیا ہے دعا کو قبول ۔ کیا رب نے مطلب کو اوسکے حصول

ملے دوسرے دن آدمی اوسکو تین
تب عاقل بہت جلد پانی کو لا
چھڑکنے میں پانی ہوے ہوشیار
تو ہے کون اس شکل کا خوش جوان
وہ تینوں سے کہنے لگا یوں وہ شاہ
تمہارے سریکا میں ہوں ایک جوان
کہاں تم چلے ہو سو بولو مجھے
وہ تینوں لگے کہنے عاقل کتین
ہم اوس شاہ کتین سنتے ہیں سخی
یہ سنکر وہ بے جان کو آیا ہے جان
چلونگا تمہارے ہو ہمراہ میں
کہ میں بہی تو اب نوکری کیلئے
ہوں میں بہی بہت دن سے بیروزگار
تمہاری مجھے اب تو صحبت ملی
ہوے ہیں بہت خوش وہ آپس میں مل

اوسے دیکھکر گر پڑے سب بیہوش ہو
وہ تینوں کے چہروں پہ چہڑکا ہی بیا
لگے پوچھنے اوس سے وہ تین یار
تو ہے شاہزادہ یا شاہ جہان
نہ ہوں میں امیر اور نہ ہوں بادشاہ
میں راہ کو کیا گم ہوں ایسا پریشانحال
کہ تا میں تمہارا چلوں ساتھ یہ
نظر میں ہے کے پاس ہم جاتے ہیں
غریبوں کو رکھتا ہے نوکر سبھی
بہت دل میں اپنے بھی خوش ہوا وہ جوان
کسی جا نہ ہو جاؤں گمراہ میں
چلا ہوں اوسی شاہ کے آس سے
اوسی جا پہ جاتا ہوں ہو لاچار
تمہیں اور ہم مل چلینگے سبھی
چلے اوس شہر کو بہی ہو ایکدل

بیان سننا مسعود شاہ کا بیٹے کی حالت فوج کا جستجو کرنا اور نہ پانا شاہزادہ اور عاقل کو بہت غم کرنا ماں باپ کا

تو اب چھوڑ احوال بہانکا ذرا
کچھ احوال سن شاہ ستیہ و کا

نکا ایک دن شاہزادہ جب وہ شکار
ہوا غیب سو جب ہوا آشکار

جب ارکان سارے خبر یہ سنی
لگے جستجو کرنے ہو کر ہر سے

لگی فوج کرنے بہت جستجو
پہاڑوں میں جنگل میں ہر ایک سو

او سے ڈھونڈھ کر جب نہیں پائے ہیں
پڑے غم ستی شہ کے پاس آئے ہیں

ہوی فوج آخر سبھی کو بہ کو
تھے عاقل کے تلاشی ہر ایک سو

سنا ہے شہنشاہ جب یہ خبر
زمیں پر لگا مارنے اپنا سر

لگا غم سے رونیکو وہ زار زار
لگا آہ کرنے کہتیں بار بار

سنی شاہزادے کی ماں جب خبر
بہت غم سے کپڑوں کتیں پھاڑ کر

زمیں پر تڑپنے لگی ایک بار
لگی رونے کو ہو کے زار و نزار

کہی ہائے بیٹا میرا کان گیا
وہ کل تھا نہیں آج دستا سو کیا

ہوی ہے بہت غم سے بیہوش و تاب
لگی کہنے کان او میرا آفتاب

غرض اسطرح غم سے تہی زار زار
بہت غم سے مضطر تہی وہ بیقرار

غرض شاہ نے جستجو کے لئے
سبھی فوج اپنی روانہ کئے

ازاں بعد ہرکارے بلوائے گئے
ہر ایک شہر میں ڈھونڈنیکو چلے

بہت شاہ نے شہر میں غم کیا
وہ دولت کو سب اپنے برہم کیا

شب و روز رونے لگا بادشاہ
نہ کہاتا نہ پیتا نہ سوتا ذرا

ہوا شہر گریاں میں جب یہ غم — یہہ غم ہے ہوا شہر پر سب الم
سبھی ملک حیران الم سے ہوا — شہنشاہزادے کے غم سے ہوا
وہ سب فوج ہرکارے آکر کہے — بہت ملک ہم جاکے ڈھونڈ کر آئے
کہیں بھی نہیں پائے اونکا سراغ — سبہوں کے پڑا ہے پڑا دلوں داغ
یہہ سن شاہ [illegible] ماتم ہوا پھر منیا — او بل اوسکے آنکھوں سے [illegible]
زمیں پر وہ لوٹنے [illegible] ایکبار — لگا رونے کو [illegible]
اسی غم میں اوقات جانے لگی — غم و غصہ کہ سارے [illegible]
مختصر تو بس کر یہہ احوال غم — اب عاقل کے احوال کو [illegible]

بیان داخل ہونا مین شخص کا روم [illegible] اور نوکر ہونا عاقل کا حضور مین بادشاہ و مجلس آرائے نظر بند مین

وہ پہنچے ہیں جب سرحد روم میں — عجائب وہ دیکھے ہیں اوس بوم
ملک دیکھے ہے وہ بہت خوش فضا — سرا اور کنوئے ہر ایک جا بجا
اور اوس ملک کی خوش تھی آب و ہوا — بہت خوبصورت تھا شہر صفا
یہہ آسودہ ہونے کو ہر ایک سرا — غرض چل اوتر آئے ہیں ایک جا
وہاں جاکے آرام پائے ذرا — پھر اوٹھ کر وہ چلنے لگے راستہ

بہت شخص پہر راہ مین ملنے لگے
نظر بند کی تعریف کرنے لگے

کہے وہ سخی اور بہت خوب ہے
وہ کمسن ہے در گہر محبوب ہے

بہت خوبصورت ہے وہ نوجوان
شجیع اور عادل ہے اور مہربان

رعیت سپاہ کو کرے پرورش
وہ ہے بادشاہونکی یادے روش

یہہ تعریف شاہ کی جب عاقل سنا
تب وہ دل کے اندر بہت خوش ہوا

غرض تہوڑے دن بعد پہنچے یہہ جا
جہان تخت گاہ تہا شہنشاہ کا

جو کوئی دیکہتا [illegible] کو بیہوش ہوا
وہ خود آپ سے ہی فرامش ہوا

وہ تینون جو عاقل کے صحبت مین تہے
وہ سب جا رسالے مین نوکر ہوے

بہت خوبصورت تہی وہان ایک سرا
یہہ ماندا تہکا اوسمین اوترا ہی جا

سبہی لوگ دیکہہ اوسکو حیران ہوے
تہی دیکہہ حسن اوس کا پریشان ہوے

لگے کہنے اوترا ہے کیا آفتاب
تصدق ہے اس حسن پر ماہتاب

ہوا تہا سرا مین بہت اژدہام
کہڑے دیکہتے تہی سبہی خاص عام

سہیلی کہین ایک اوس شاہ کی
سوار ہوکے گہوڑے اوپر تہی چلی

کہ برحکم شاہنشہ نامدار
چلی جاتی تہی جونکہ بادبہار

قضارا ہوا جب کہ اوس کا گزار
جہان تہے کہڑے سب صغار و کبار

یہہ زن سب کنتین دیکہہ حیران ہوئی
لگی پوچہنے کنتین سب ستی

ہوا کیا سبب اس جگہہ اژدہام
جمع ہین سبہی خلق کیون خاص عام

سہیلی سے ایک شخص نے یون کہا ۔ کہ اے مہ جبین تو پری زاد ہے [illegible]
یہ بیشک وہ صاحب حسن صاحب جمال ۔ نہ ہوگا جہان مین کوئی اسکا مثال
کہ اوسکے چہرے پہ جاتی نہین ۔ اوسے دیکہکر تاب آتی نہین
سنی سو مین دیکہنے کو چلی ۔ اوسے دیکہہ غش کہا زمین پہ پڑی
کوئی دوڑ کر اوسپہ چہڑکا آب ۔ تب وہ ہوش مین آ گئی پیشتاب
تعجب کری وان کے اندر وہ زن ۔ زبان پہ نہ لائی کچہ ایک سخن
لگی پوچہنے خلق سے اوسکا حال ۔ کہی مہرسے اوسکو [illegible]
سبب کیا ہے تو آکے یہان جو پڑا ۔ تو آیا ہے اس ملک مین کیا [illegible]
سہیلی سے عاقل نے کہنے لگا ۔ مین تحقیق اس ملک مین ہون نیا
مین اس شاہ کا عدل و داد سنا ۔ جو آیا ہون یہان شہ کے اشتیاق مین
مین چیندے کرون شاہ کا روزگار ۔ کہ تا جان اس غم سے ہو رستگار
یہہ سنکر سہیلی نے تب اوسکا حال ۔ کہا چل مرے ساتھ اے نونہال
مین کرتی ہون جا شاہزادہ سے عرض ۔ میرے پر ہوا ہے ترا کام فرض
غرض اوسکنین اپنے گہر لے چلی ۔ کہلا اوسکو کہانا بہت خوش کری
حجامت کرا اور نہلائی اوسے ۔ نیا جامہ ایک لا پنہائی اوسے
حجامت اور نہانیسے وہ خوشخصال ۔ دوچندان نکلا اچہا پیا جمال
کہی مین ترا حال کہتی ہون جا ۔ بلاویگا تجہکو میرا بادشاہ

سہیلی نے تب شاہ کے پاس جا ۔ سبھی حال اوسکا کہی جو کہ تھا
شہنشاہ نے اوسکو بولا کہ لاؤ ۔ میرے روبرو لاکے مجرا کراؤ
سہیلی مکان مین بہت جلد آئی ۔ اور عاقل کو مژدہ یہہ لاکر سنائی
کہی تیرے تئین شاہ کرتا ہے یاد ۔ بر آئے تیرے دل کے سارے مراد
تو مجرا کر آ شاہ کو دور سے ۔ بہت ہی ادب اور دستور سے
یہہ سن شاہزادہ بہت خوش ہوا ۔ تب یہہ اپنے دل مین وہ کہنے لگا
ہے معشوق میری نظر بند یقین ۔ نہ عیب اوسکے مجرے سے ہو مہ جبین
ہین قربان اگر اوسپہ ہون لاکھ بار ۔ مجھے عیب نہین ہے وہ میری ہی یار
وہ اسطرح سے ٹھانکر دل مین بات ۔ چلا جلد اوٹھکر سہیلی کے ساتھ
سہیلی اوسے لا بر آداب گاہ ۔ کہی کر تو مجرا وہ بیٹھا ہے شاہ
تب عاقل نے جلدی سے مجرا کیا ۔ وہ پھر بعد سر دیکہہ شاہ کے گیا
نظر بند نے دیکہہ اوسے ایکبار ۔ ہوئی ایسی بیہوش اور بیقرار
وہ ظاہر مین کچھ بھی نہ بولی سخن ۔ سنبہالی وہ اپنے کو ہوشیار زن
جو دیکہا نظر بند کو یہہ نامدار ۔ کہا کیا خدا ای سکے ہین کار و بار
ملاحت عجب اوسکے صورت پہ تھی ۔ نہ اسطرح پھر کسکے مونہ پہ تھی
نہایت وہ خوش شکل تھی اور حسین ۔ تھی سر تا بپا وہ ملاحت گزین
سبھی بار ابرن تہی اوسمین تمام ۔ مہ چہار دہ تھی وہ با احترام

کہ جو جو کہ خوبصورتی تہی ڈوب
سبھی اودیکھ [illegible]

یہی جو چہرے سے حسن کتین ضرور
دیا اوسکو تین تہا خدا نے شعور

غرض اوس کا ثانی نہ تہا در جہان
ملاحت تہی چہرے سے اوسکے عیان

چمکتا تہا چہرے سے اوس مہ کے نور
چمکتا تہا چہرہ اوسکا رشک حور

تب عاقل نظر بند کو دیکہہ کر
وہ غش کہا زمین پر پڑا بیخبر

غرض دوڑ کر اوسکو سب نے اوٹہا
لگے پوچہنے کیا سبب تو گرا

سہیلی کو تبلا کے عاقل وہ مین
کہا یہہ کہ لالی تہی کہا نہ کتین

مین دو دن سے بہوکا تہا غش تین پڑا
جو کہانا پڑا [illegible] جیسا

یہی ہے سبب غش ہوا میر تئین
اسی واسطے مین گرا بر زمین

یہہ سن شاہ سہیلیونسے کہنے لگا
اسے بولو گہر جاکے آرام پا

سہیلیان کہے اوس سے سن اے جوان
تم اب جاکے گہر پاو آرام یان

یہہ عاقل نے سن اونسے کہنے لگا
ذرا مجہہ یہہ دوران غش تہا پڑا

بحال اب تو میرا ہوا ہے مزاج
کہڑا ہون شہنشاہ کے نزدیک آج

یہہ سنکر بہت خوش ہوا دلمین شاہ
کیا مہربانی سے اوس پر نگاہ

نظر دل مین پہر اپنے کہا
بہت خوبصورت ہے یہہ دلربا

اگر شاہزادہ یہہ ہوتا تو مین
یقین عقد کر لیتی مین اوسکے تئین

ہے افسوس کوئی ہلکا ہے یہ بالیقین
اب افسوس کرنے سے حاصل نہین

سپاہیوں سے شاہ نے کہا پھر سو — تہیں اس سپاہی سے یہ بول دو

ترے حال پر رحم آیا مجھے — میں رکھتا ہوں نوکر اسے

ترا حوصلہ پانچ کا ہی نہ تھا — تجھے تیغ زن روپیہ کا نوکر کیا

سپاہیوں نے عاقل کو جب یہ کہا — تب عاقل کہا یہ عرض اسے پادشا

میرا حوصلہ سچ ہے اوس سے زیادہ تھا — ولیکن ہے شاہ کا میرے پر کرم

یہ بولا سو آداب لایا بجا — بہت دل میں شاہ اوس سے خوش ہو گیا

پھر عاقل سہیلی کے گھر میں گیا — اوسی کے وہ گھر جاکے رہنے لگا

بیان جانا عاقل کا واسطے مارنے شیر ببر کے اور مارنا شیر کا

اسی طرح جب ایک مدت ہوی — نظربند ایک روز کہنے لگی

میرے دل میں آتا ہے کہ یوں شکار — سپاہیوں کو کہنا کہ رہنا تیار

یہ بخشی سنا سو کہا شہ سے جا — شکاریاں کئے عرض میرے سے آ

جہاں جاکے حضرت نے کرتے شکار — وہاں شیر رہتا ہے انسانخوار

تو حضرت کا جانا مناسب نہیں — برا شیر رہتا ہے وہاں سہمگین

نظربند نے سنکے تب چپ رہا — بہت دل میں اپنے وہ ناخوش ہوا

مگر یہ کہا شاہ سہیلی کتیں — وہ بخشی کتیں بول بھیجا وہیں

تو جلدی سے جا کر کے وہ باگ مار — بہت دل میں میرے ہے شوق شکار

سہیلی کہی جلد بخشی سب — یہہ سن بخشی شہ پاس حاضر ہوا
لگا عرض کرنے کو وہ شاہ کے پاس — کہیے حاضر ہون جانے کتنین سر
میرے سر مین ہے درد بے اختیار — کہ جانیکی طاقت نہین زینہار
سوا اس پہ بہی مجکو حکم ہوا گر — ابہی مین چلا ہون سن شہ پہر دیر
یہہ بخشی سے سنکر کہا بادشاہ — منرسے سر مین ہے درد تو تو نہ جا
توجلدی سے جا بہیجدے کوئی امیر — کہ جلدی ستی جا کے مارے وہ شیر
یہہ سنکر چلا شاہ سے کرکے بات — وہین گہر کو آیا ہے وہ نیک ذات
امیرون کو جا بولا شاہ کا پیام — امیران نمانے کوئی اوس کا کلام
وہ ہر ایک نے ایک بہانہ کیا — نظر بند سے دل مین کوئی نین ڈرا
غرض شاہ نے یہہ خبر جب سنا — امیرون کے اوپر بہی غصہ ہوا
کہا میری ہووے سواری تیار — کہ مین شیر کا کرتا ہون جا شکار
یہہ عاقل سنا سو ہوا گھابرا — کہ یون دل ستی اپنے کہنے لگا
ارے دل تو جلدی ہتی مار باگ — نہین تو یہہ جاتی ہے ہو در و ناک
اگر مار وے اوسکتین باگ آ — میرا جینا مجکو تلخ ہووے گا
اگر جاوے معشوق یہہ ہاتھ سے — میگی نہین کچہ کسی بات سے
ہے بہتر یہی کہ کسی طور سے — ابہی مین جاؤن اوس باگ کو مارنے
یہہ سنکہ بیزکر دل مین محکم اساس — گیا ہے وہ اپنے سہیلی کے پاس

کہا جا کے اوس پاس بیٹے سنا — کہ شاہ مارنے شیر کنتین چلا
شہنشاہ اگر میرے تئین حکم دے — مین آتا ہون اوس شیر کو مارکے
یہہ سنکر سہیلی بہت خوش ہوی — وہین بادشاہ پاس جا عرض کی
یہہ سنکر بہت شاہ نے خوش ہوا — کہ نوکر نیا کام آیا مرا
کہا شہ نے بولو اوسکو کہ جاوٗ — وہ شیر ببر کتئین مار آوٗ
سو پہر وہ سہیلی کہی اوسکو آ — یہہ سنکر کہا مجکو سامان دلا
نہ گہوڑا ہے مجکو نہ ہتیار ہے — یہہ سامان سب مجکو درکار ہے
بہر ان پہر سہیلی گئی شہ کے پاس — کہا تہا جو اوسنے کہی بے ہراس
کہا شاہ گہوڑا منگا دو اوسے — سب ہتیار سامان دلا دو اوسے
یہہ سنکر سہیلی لے عاقل کو ساتھ — طویلے کنتین گئی ہے وہ نیک ذات
تب عاقل نے ایک جا کے گہوڑا لیا — سو داروغہ یہہ دیکہہ غصہ مین آ
کہا تو یہہ گہوڑے کے لایق نہین — یہہ نفرا یہہ گہوڑے ہیں فایق نہین
یہہ گہوڑا نہ دونگا مین تیری تئین — یہہ سنکر سہیلی کہی اوسکتین
اے داروغہ کیا تو دیوانہ ہوا — کہ اسکو کیا حکم ہے بادشاہ
اوسی وقت داروغہ گہوڑنکولا — اوسی آن عاقل کتئین دیدیا
سو بعد از سلح خانہ کو وہ چلا — سہیلی کو ہمراہ اپنے لیا
خراب اوسنے ہتیار جو لا دیا — سو عاقل نے ہرگز نہ اوسکو لیا

تو داروغہ غصہ مین آکر کہا — کہ اس بہیا کا یہہ کیا سر پہرا
یہہ شاہون کے ہتیار چاہتا سبہی — نہین دونگا اوسکتین مین نہی
سہیلی یہ سنکر کہی اوس سے جا — کہ یہہ شاہ کے کام پر ہی چلا
جو مانگا وہ دیدینا تم بے فکر — توقف کچہہ اس کام مین تو نہ کر
یہہ داروغہ سن نہین ہو گہبرا — وہ سب خاصے ہتیار لاکر دیا
سہیلی سے داروغہ کہنے لگا — یہہ شاہون کے ہتیار زین مین دیا
وگرنہ کبہی مین نہ دیتا یقین — یہہ ہتیار شاہون کے نذر کنتین
غرض اوسنے ہتیار پانچون لگا — مسلح ہو گہوڑے کے اوپر چڑہا
سہیلی سے پوچہا کہ وہ راستہ — نہین تجکو معلوم ہے وہ بتا
سہیلی ایک ہرکارہ کہتین بلا — بہی عاقل کے دی ساتھ اوسکو چلا
بہی عاقل نے لے ساتھ اوسکو چلا — جہان شیر جنگل مین رہتا تہا
کیا حکم تہا پہر سہیلی کو شاہ — کہ عاقل کے وے ساتھ تہوڑے سپاہی
سہیلی نے بخشی سے بولی ہے جا — کہ اسطرح سے حکم ہے شاہ کا
یہہ بخشی سنا سو مگا اوسکتین — دیا ساتھ تہوڑے سپاہ اوسکتین
کیا تہیس ایک آدمی اوسکے سات — کیا جاو عاقل کی تم سنلو بات
بجا لائے آداب بخشی کنتین — بہی سارے چلے آئے اپنے گہر مین
سو تیار ہونے لگا اون کو دیر — گیا آگے عاقل تہا نزدیک شیر

جو عاقل نے ہرکارے کو لیکے ساتھ — چلا تہا جہاں رہتا وہ شیر ذات
جو نزدیک جب اوسکے پہنچے ہین جا — وہ ہرکارہ عاقل سے کہنے لگا
وہ سوتا ہے پانی کے چشمہ پہ باگ — تمہین مارو اوسکو مین جاتا ہوں بہاگ
یہہ ہرکارہ اوس سے کہا سو چلا — وہ جہاڑی مین جا کر کہین چہپ رہا
تب عاقل نے کر یاد نام خدا — بہی نزدیک اوس شیر کے جب گیا
بہی دیکہا کہ سوتا ہے اوس جا پڑا — کہا اوسکو یون مارنا نہین روا
کہ نامردی ہے اوسکو یون مارنا — اگر مارنا تو جگا مارنا
سو عاقل نے ایک بار للکار کر — بہی حملہ کیا اوسکو ہشیار کر
وہ ہشیار ہوتے ہی اوس پر کہڑا — بہت گڑگڑا اوسکے اوپر پڑا
وہ دل مین نہ ڈر کر کیا ایک وار — کیا ہے اوسی وار مین اوسکو ٹہار
بہی جیہہ گز کا تہا قد مین وہ شیر نر — بلا خوف مارا اوسے بیخطر
جو مارا اوسکو عاقل کہڑا ہو رہا — وہ کنٹے کیتین ہاتہہ دہونے چلا
سو کنٹے مین جا ہاتہہ دہویا ہے وہ — لہو بہی لگا تہا سو دہویا ہے وہ
بہی ہرکارہ تہا دور سے دیکہتا — جو دیکہا ہے وہ یہہ سبہی ماجرا
سنو اب نظر بند کا یہانسے حال — کہ کیا اوسکے گزرا تہے مین خیال
وہ عاقل کو بہیجا تہا جنگل مین جو — کہا تہا اوسے باگ کو ماریو
خیال اوسکے دل مین ہوا یون گزار — کہ عاقل کو لیوے اگر باگ مار

میرے تئین بہت بد لگیگی یہہ بات
وہ یہہ مرد ہے عاقل بہت نیک ذات

بہانہ اوٹہاؤن مین اب سیر کا
تماشہ بہی دیکہونگی مین شیر کا

کری دل مین یہہ بات جب استوار
کہی ہو وے میری سواری تیار

وزیر اور بخشی سنے یہہ خبر
ہوے ہین وہ حاضر سبہی باکمر

لے سواری کو تخت روان
ہوا ہے سوار اوسپہ شاہ جہان

بڑے دبدبے سے سواری چلی
بہی ارکان دولت تہے ہمراہ بہی

وہ جنگل مین جب شاہ داخل ہوا
سو بخشی سے شاہ یہہ کہنے لگا

مین بولا تہا عاقل کے دیو لوگ سات
تمہین لوگ کیا ہین وہ سب بولو بات

جو یہان آدمی کوئی دکہتا نہین
یہہ بخشی نے کہنے لگا شاہ کتئین

مین تیس آدمی کو کیا تہا تعین
وہ شاید ہوے ساتہ دیو کے یقین

سواری کی شہ کے خبر جب سنے
وہ تیس آدمی جو کہ ڈر گہر بیتہے

وہ کتنا اسکے جلد لیے رستے کتئین
شتابی سے حاضر ہوے آکے مین

نظر بند عاقل کے احوال کو
بہی ہر اک سے کرنے لگا جستجو

بہت دل کے اندر ہوی گہابری
یہہ ہرکارہ نے شاہ سے عرض کی

سو عاقل نے اوس شیر کو مار کر
گیا ہاتہہ دہونے کو وہ نامور

یہہ سنکر بہت خوش ہوا بادشاہ
کیا اوسکے مردی پہ صد مرحبا

کہا شاہ تخت روان لے چلو
کہ عاقل نے مارا جہان شیر کو

سو عاقل نے دہو کر لیا اور ہاتھہ ‏ ‏ وہ کنبے کے باہر چلا ایک ذات

بہت دور سے اوسکتین ایک غبار ‏ ‏ لگا دیکہنے عاقل کتین ایک بار

کہا دلیں عاقل کہ آتے ہین او ‏ ‏ کر بخشی دیا تہا میرے ساتہہ جو

اوسے پہر بہت گرد دیکہنے لگی ‏ ‏ سو عاقل کہا اپنے یہہ دل ستی

کہ شاید نظر بند آتی ہے کیا ‏ ‏ یکایک یہہ چہترا اوس کا دیکہنے لگا

یقین جب ہوا ہے یہہ عاقل کتین ‏ ‏ خود آپ ہی چلا پیشوائی کتین

بہی جب روبرو شاہ کے عاقل ہوا ‏ ‏ سو آداب شاہ کو لے آیا بجا

سہیلی کو بولا کہ پوچہو اوسے ‏ ‏ تیرے ساتہہ کوئی آدمی کیا نہیں

سہیلی جو پوچہی ہے عاقل کتین. ‏ ‏ کیا عرض شاہ سے پہر عاقل وہین

جب لوگ آنے ہونیلگی تہوڑی دیر. ‏ ‏ یعنی جلد آیا اون سے کرنا مار دن شیر

ہیں مارا ہون اوسکو بفضل خدا ‏ ‏ یہہ سنکر سہیلی سے شاہ نے کہا

سواری میری لیچلو اوس جگہہ ‏ ‏ جہان شیر ہے قتل ہوکر پڑا

غرض شاہ کی لے سواری چلے ‏ ‏ و سے دیکہہ کر شاہ بہت خوش ہوکر

تب عاقل کے اوپر کئے آفرین ‏ ‏ بہی واپس ہوے بادشاہ گہر کتین

وہ دن جا کے جب دوسرا دن ہوا ‏ ‏ سو عاقل کتین شاہ نے تب بلا

کہا شاہ مارا یہہ جو جا کے شیر ‏ ‏ خطاب ہم دتے اوسکو عاقل امیر

بہی منصب سے بہی سرفرازی کرے ‏ ‏ جو منصب ادسے پہر ہزاری دتے

بجا لایا عاقل نے آداب وہیں
ہوا شاد غ ارکان دولت کہیں

حسد سے ہوئے سارے دل میں کباب
کہے اوسکو لائق نہ تھا یہ خطاب

یہہ نفرا حرامی ہے اور بچیا
ہمارا تو شہنشاہ مغل ہے اور نیا

نہیں اوسکو معلوم شاہونکے ڈھب
یہہ جو جی میں آتا ہے کرتا ہے اب

یہی عاقل گیا وہاں سے جب گھر کہیں
سہیلی جو اوسکی تہی آئی وہیں

مبارک کہی اور بلائیں بھی لی
پھر اسطرح سے اوسکو کہنے لگی

تو کب تک رہیگا میرے گھر بہلا
بنا گھر جدا ہوکے شکر خدا

خدا نے تجھے بہی یہہ منصب دیا
زیادہ تو اس سے بہی بہر ہو دیگا

سہیلی سے عاقل نے یہہ سن لیا
سو ایک خیمہ اپنا بنایا جدا

وہ گزران اپنا بہر اوسمین کیا
اوسی طور سے اوس کا معمول تھا

بیان جانا نظر بند شاہ کا واسطے شکار کے اور دیکھنا ہرن طلا کا اور پیچھا کرنا جنگل میں

اسیطرح سے جب کچھ دن گئے
نظر بند شاہ ایک دن یوں کہے

بہت دن سے مجکو ہے شوق شکار
کہو جا کے بخشی کو [illegible] تیار

وہیں دوڑ بولے ہیں بخشی سے جا
سو بخشی نے تیاری کر شہ لگا

کہ سامان اور پیش خانہ تمام
یہہ سب بھیجنے کا کیا اہتمام

وہ تیار کر شاہ سے کہنے لگا
کہ میں حکم شاہ کا لے آیا بجا

کہ جب ہو مرضی چلیں شہ شکار
سرانجام سارا کیا میں تیار

یہہ سن شاہ فرمایا بخشی ستی / کہ تیار ہو کل سواری میری
سو بخشی نے آداب لایا بجا / چنا پھر کہین شاہ سے پا رضا
خبر بخشی کر دیا سارون کہین / سحر کل شاہ تشریف فرماتے ہین
جو کل صبح حاضر رہین آ تمام / لیے ارکان دولت ستی تا خاص و عام
سہیلیان سبہی شاہ کے ساتہہ تہی / جو خدمت مین وہ شاہ کے وزرات تہے
سو عاقل بہی ہمراہ اتہا شاہ کے / کہ حلقہ رہے گرد جیون ماہ کے
چلا اس تجمل ستی بادشاہ / گیا ایک جو جنگل مین پہونچ اپنا جا
کہا شاہ مردون کو سب ایک بار / کہ سب گہوڑے دوڑا کے کہیلو شکار
یہہ سن شاہ کا حکم سب ایک بار / سو گہوڑون کو دوڑای بے اختیار
کہا دل سے عاقل نے تب کہولکر دل / اسی چہوڑ کر جاتے ہین متصل
یہہ جنگل بیشہ ہے شیر آوے اگر / نظر بند کے جان پر ہے خطر
یہہ سب چہوڑ تو نکلا ہے کیا اعتبار / کہ سب بہاگ جاوینگے بے اختیار
یہہ دل سے کہا اپنے اور نین گیا / وہ عاقل کو شاہ دیکہہ حیرت کیا
سبب کیا گیا نین وہ لوگون کے ساتہہ / سہیلی سے پوچہا شہہ نیکذات
سہیلی نے عاقل سے پوچہی ہے جا / وہ لوگون کے ہمراہ کیون نین گیا
کیا عرض عاقل نے ہو با ادب / کہ میرا نجانیکا ہے یہہ سبب
سمجہا ہون مین حضرت کے کوئی ساتہہ نین / مناسب نہ سمجہا ہون جانیکو مین

یہہ سن خوش ہوا ہے نظر بند شاہ — کیا مہربانی سے اوس پر نگاہ
سہیلیوں کو لے شاہ کرتا شکار — چلا تھا وہ صحرا منے ایک بار
دسی شاہ کو ایک ہرن از قضا — کہ وہ سر سے لے پاؤن تک تہی جلا
کہ تہے اوسکے تو آنکہہ یاقوت کے — دونو کان اوسکے زمرد کے تہے
اوسے شاہ دیکہا ہوا بیقرار — سو دوڑایا گھوڑے کو بے اختیار
سہیلیان بہی گھوڑے دوڑائی ہین — بہی عاقل بہی ہمراہ شہ کے وہین
سہیلیان کے گھوڑے سبہی تہک گئی — ایک عاقل مگر ساتہ تہا شاہ کے
ہرن کا جو پیچہا کیا بادشاہ — سو ایک تیر مارا ہے دہر کر نگاہ
ہرن کے لگی پاؤن نہین تیر جا — ہرن غیب ہوی شاہ حیرت ہوا
اوسی وقت پیچہے کیا شہ نگاہ — یک عاقل سو اکس کو دیکہا نہ شاہ
بہت شاہ غصہ سے برہم ہوا — اور عاقل سے شاہ بات کرتا نہ تہا
کہ جب دو پہر دن گیا ہی گذر — وہ جنگل مین پانی نہ تہا بوند بہر
وہان تہی بہت تابش آفتاب — وہ گرمی ستی شاہ نہ لایا ہے تاب
لگی تہی پہر اوس پر سے شہ کو عطش — کہ نزدیک تہا شاہ کو آجاوے غش
پہر عاقل سے کرتا نہ تہا شاہ بات — سو عاقل نے سمجہا فراست کیدیا تہہ
کہ اب شاہ کو گرمی کی نہین تاب ہے — جو ہے شاہ کو پیاس نین آب ہے
سو جرأت سے عاقل نے بولا پکار — مین ڈہونڈتا ہون جا الشیشہ نامدار

کہ سایہ ہوا کہیں سے پانی ملے   مین بولو لگا تب باشاہ سے آنکے
نظر بند نے کچھ نہین دی جواب   وہ گرمی سے غصہ سے ہوئی تہی کباب
سو عاقل نے گھوڑے کو دوڑا کے وہین   لگا ڈہونڈنے جلد پانی کتین
سے چشمہ اوسے دور سو ایک دکھا   جو عاقل نے نزدیک اوسکے گیا
جو دیکہا کہ ہے جہاڑ ایک سیب کا   مکان وہ ہوا اور تہا زیب کا
لگے سیب تہے جہاڑ کو بیشمار   وہ سب دیکھ عاقل چلا ایکبار
سو عاقل نے جا عرض شاہ سے کیا   ہوا اور ایک جاے ہے باصفا
اوسے جا کے حضرت نے گر دیکہین آج   بہت آپ کی خوش لگیگی مزاج
یہہ عاقل سے سن بات کچھ نین کہا   مگر ساتھ اوسکے چلا بادشاہ
نظر بند جب دیکہا جا وہ جگہا   بہت دلمنے شاہ کے خوش لگا
سو عاقل کیا عرض پہر شاہ سے   اگر شاہ اوترے تو بیان خوب ہے
اوترا سپ سے عاقل شاہ سوار   بندہا گہوڑے کو جہاڑ سے نامدار
لگا گہوڑے سے شاہ اوترنے شتاب   سو عاقل نے وہین آکے دابا رکاب
جو عادت کہ تہی شاہ قابل کتین   وہ معلوم تہے ساری عاقل کتین
رکاب نظر بند تہی داب تی   اوترنے کی عادت اتہی شاہ کی
نظر مین تہی عاقل کے یہہ بات کیز   رکاب آکے شاہ کی دابا ہے وہین
جو گہوڑے سے اوترا ہی شاہ برزمین   سو عاقل نے جہاڑا اسے سر برزمین

اوٹھا گھوڑیکا چار جامہ لے آ
پیالہ و تہالی تھی عاقل کے پاس
سفر کے اوسے یاد تھے خوب ڈھب
وہ تہالی کو کنٹھہ مین دھویا ہی جا
وہ سب سیب کو دھوکے تہالی مین ڈال
بہت شاہ کتین بہوک تھی اور پیاس ا
نظر بند سب سیب جب کہا لیا
جو عاقل سے شاہ بات کرنے کتین
لگی پیاس ہے مجھکو پانی پلا
کہ معشوق مجھہ سے کرے میری بات
بہت جلد پیالے کتین دہو لیا
سو شاہ نے پیا ہے وہ پانی کتین
سو عاقل کو فرمایا کین بیٹھہ جا
سبہی فوج پر شاہ غصہ مین تہا
سو کر شاہ بیٹھا تہا چین بر جبین
کہ گھر جاکے دیونگا تعذیر مین
یہی شاہ دلین یہہ بات کرنیگا

ہے خاصہ بچھانا کیا شاہ کا
نہین اوس تہا مرد خدمت شناس
جو عاقل نے تہالی نکالا ہے تب
پیچھے جہاڑ سے سیب توڑا ہی جا
رکہا رو برو شاہ کے خوشحال کر
اوسے دیکہہ شاہ خوش ہوا بیقیاس
کہ تب شاہ کتین حیرت ہوا
سو عاقل کو تب شاہ فرمایا ہے جا
بہت دل مین عاقل یہہ سن خوش ہوا
سمجھہ دل مین یہہ جلد او نیکذات
جو پانی کتین شاہ کو لا دیا
پیچھے جہاڑ سے لگ کے بیٹھا وہین
سو عاقل نے تسلیم کر کر چلا
جو ایک آدمی بہی نہین تہا رہا
لگا دل مین اسطور کہنے کتین
جو سب فوج پر رکھہ سکا تقصیر مین
جو عاقل تہا چارو طرف سے دیکتا

خبردار تہا وہ پیارو ہمین	وہ شاہ کی خبرداری کرنے کیتئین

بیان آنا سمن شاہزادے کا اور پوچہنا حقیقت حال کا نظربند اوسکو اور کہنا سمن شاہزادے کا سرگذشت اپنی

سو کین دور سے ناگہان ایک غبار	لگا دیکہنے عاقل کیتین ایک بار
تب عاقل نے کرنے لگا جستجو	گیا دیکہنے جلدی سے آگے کو ہو
یہی شاہ کو بہی وہ گرد دکہنے لگی	کہ عاقل نے یون شاہ سے عرض کی
کہ آتا ہے کوئی دور سے ایک سوار	بہت لوگ کا نہین ہے گرد و غبار
کہ شاید ہمارا ہے کوئی ایک سوار	یہہ بولا سو عاقل چلا ایک بار
لگا جاکے پہر دیکہنے اوسکتین	لیا کہینچ تلوار کو اپنے دین
وہ نزدیک جب کہ ہوا ہے سوار	دکہا اجنبی شخص وہ نامدار
جواہر وہ پہنا تہا سر تا بہ پا	کہا شاہ سے عرض عاقل سے جا
ہمارا یہہ دکہتا نہین ہے سوار	یہہ کوئی اجنبی شخص ہے نامدار
یہہ کہتے تہے نزدیک آیا ہے وہ	ہرن گود مین لیکے روتا ہے وہ
وہی ہے ہرن جسکو مارا تہا شاہ	اوسے دیکہہ حیرت کیا بادشاہ
سو وہ آکے گہوڑے سے اوترا ہی وین	لگا پوچہنے کو یہہ عاقل کیتین
کہ تم کون اور کون ہے دوسرا	جواب اوسکے تئین کو یہہ عاقل دیا
مین نوکر ہون یہہ ہے میرا بادشاہ	نظربند ہے روم کا بادشاہ

نظر بند کا جب سنا ہم وہ نام … کہا بہائی صاحب تہے میرا سلام

نظر بند نے تہوڑی تعظیم دی … سلام اوس کا لیکر بآئین خوشی

کہا یہاں سے آن کر بیٹھئے … بہی نام و نسب اپنا بتلائیے

سبب کیا ہرن کو لئے پہرتے ہو … کہ سب اپنا قصہ مجہے بولدو

اونے رو کے قصہ کو کہنے لگا … کہ ہے نام میرا ہمن یاد تہا

مین ماں باپ کو ایک لوتا تہا ایک … سمن شاہ میرا اوکے نام نیک

بہت چاو سے پالتے تہے مجہے … محل ایک بنا تہا میرے واسطے

میرے تئین بہت چاندنی سے تہا شوق … بہت عیش و عشرت سے تہا مجکو ذوق

اسیطرح سے میرا گذران تہا … عجب ایک شب کہ تماشا ہوا

کہ اوس شب چہپرکٹ پہ سوتا تہا مین … ایک عورت بہت خوب آئی وہین

لئے پاندان میرا اور پان کہائی … عطردان سے عطر لیکر لگائی

بہی تہوکی ہے پکدان کو میرے اوٹہا … سو بعد از سے نزدیک وہ میرے آ

میرے منہ کا کپڑا اوٹہائی ہے وہ … مجہے دیکہہ مجہکو جگائی ہے وہ

اوسے دیکہہ غش سے گئی میری تاب … میرے منہ پر لا کے چہڑکی گلاب

مین ہشیار ہوکر جو پوچہا اوسے … تو جن ہے کہ یا آدمی بولدے

کہ اس رات کتئین تو آئی سو کیا … میرے تئین تو آکر اوٹہائی سو کیا

کہی مین نہ جن ہون نہ ہون آدمی … میرا نام ہے سن تو نرگس پری

میں عاشق ہوی دل سے تیری اوپر
اسیواسطے آئی ہوں تیرے گھر

یہہ بات اوس سے سن مین بہت خوش ہوا
مین ہوشیار ہو عیش و عشرت کیا

سو آتی تھی ہر شب مین نرگس پری
اسیطرح سے میری گزران تھی

تھی ایک شب پریشان آئی پری
میرے پاس یون آکے کہنی لگی

میرے عشق کا غلغلہ سب ہوا
یہہ شہرت پرستان مین اب ہوا

وہ سب مجہکو چاہتے ہین کرڈالین قید
ہوے دوست بہی میرے لیے نا امید

لگی رونے پہر وہ پری زار زار
لگا مین بہی رونے کو ہو بیقرار

اسیطرح سے تہوڑے دن گئی گذر
سو ایک روز بیوقت وہ میرے گہر

بہت گہبرای ہوکے وہ بیقرار
میرے لیے لگی کہنے اے دلفگار

مجہے آج کے روز کرتے ہین قید
کہ تو مجہہ سے ہوجاتا ہے نا امید

پر ایک شرط محکم تو میرے لیے کر
سوا میرے کس کو تو شادی نکر

تیرے لیے بہی مجہکو ہی ہے قرار
کہ تو توڑیو مت یہہ میرا اقرار

کیا شرط مین اوس پر لیے قبول
لگے رونے ہم دونون ہوکر ملول

میری دائی لائی تہی ایک اپنے ساتھہ
یہہ کہنے لگی مجہہ سے اے نیکذات

یہہ ہے دائی میری تو اے مہربان
چھپا رکہہ اوسے کر تو تعویذ جان

اگر یاد آوے میری تجہکو بات
سبہی پوچہہ لیجو تو اس دائی سات

میرے تئین اسے دیکہکر یاد کر
تیرے دل کتئین اس سے تی شاد کر

یہہ بولی سو رونے لگی زار زار
لگا مین بہی رونے کو بے اختیار

سو وہ رو کے پہر میرے گلے لگی
پری بہی چہوڑ کر دائی کتین چلی

پہر اوس دن سے آئی نہین وہ پری
کہ شاید کہین قید مین ہو پڑی

مین سب بادشاہی کتین چہوڑ کر
یہہ پہرتا ہون دائی کو لے دربدر

نظر بند سارا یہہ احوال سن
ہے پوچہا اوسے کون ہو یہہ ہرن

سمن نے نظر بند سے رو کر کہا
وہ دائی ہے جس کا لیا نام تہا

ہرن کی بنا اپنی صورت کتین
ہوا کہانے جاتی ہے جنگل مین کہین

بہی صحرا مین کوئی تیر مارا ہے آج
جو غصہ سے برہم ہے میرا مزاج

لگی تیر وہ پاؤن مین اوسکے جا
لہو پاؤن سے اوسکے بہہ گیا

اسیواسطے اب تو روتا ہون مین
ہوا او کہہ یہ دنبل ہے یہہ میرے نین

نظر بند یہہ سب سنکے ہنسنے لگا
کہا مجہ سے یہہ تو ہوی ہے خطا

اسی تیر مارا ہون مین در شکار
یہہ معلوم مجکو نہ تہا زینہار

یہہ سن مسکرایا ہے عاقل نے تب
تہے اشیا ضروری کے اوسپاس سب

کچہ عاقل کے ہمراہ مرہم جو تہا
وہ ہرنی کو مرہم لگا یا لے آ

سمن سے نظر بند کہنے لگا
ملاؤنگا معشوق کو مین لے آ

کرو فکر مت تم کسی بات مین
وہ آخر پری آویگی ہاتہ مین

جو پوچہا سمن نے نظر بند سے
یہہ کون آدمی ہے کہو تم سے مجہے

نظربند نے ڈال چین بر جبین ۔ لگا بولنے کو سمن کے تئین
یہہ نفر اتہا اوسکو کیا مین امیر ۔ یہہ جنگل مین مارا ہے جب جاکے شیر
سو کہنے لگا پہر سمن شاہ سی یون ۔ نہین فوج دکہتی تمہاری سو کیون
سمن سے یہہ غصہ مین آکر کے شاہ ۔ لیا کین نکل گئے ہین میرے سپاہ
مین گہر جاکے دیو نگا سب کو سزا ۔ دیون خاک مین سب کے تئین مین ملا
سمن بولا ای بہائی صاحب تمے ۔ سزا کسکو مت دیو خدا کیلئے
یہہ باتو نمین تہے تک گئی دہوپ سب ۔ ہوا سہ پہر کا سمایا جو تب
تب عاقل کتئین شاہ فرمائے ہین ۔ تجہے گہر کی کیا راہ معلوم ہین
تب عاقل نظر بند سے کہنے لگا ۔ مجہے خوب معلوم ہین راستہ
بہی ہو میرے تئین شاہ کا حکم گر ۔ مین کر غور راہ کو چلو نگا مگر

بیان آنا فوج کا نظر بند بادشاہ کے جنگل اور پہاڑون سے جستجو مین

یہہ باتون مین تہی تک دکہی ایک غبار ۔ تب عاقل نے شاہ سی کہا ایکبار
کہ شاید ہماری یہہ دکہتی سوار ۔ ہے حضرت کتئین دہونڈتے ہو خوار
ہوا حکم تو جا مین بولون خبر ۔ وہ خوش ہو وینگے سنکے سب ایکبیر
نظر بند غصہ سے کہنے لگا ۔ اگر دل مین آو نے تمی بولو جا
وہین گہوڑے پر چڑہکے عاقل چلا ۔ ہوا ور بر و فوج کے جلد جا
وہ سب لوگ عاقل کے نزدیک آ ۔ لگے اوس سے کہنے یہان شہنشاہ کیا

تب عاقل نے بولا بفضل خدا | سلامت شہنشاہ ہین اس جگہہ
یہہ سنکر سبھی شکر لائے بجا | سو گھوڑون سے اوترے سبھی اوسجگہہ
پیادہ ہوے روبرو شاہ کے آ | سب آداب و کورنش لے آئے بجا
وزیران امیران سبھی یون کہی | کہ ہم حکم پر تہے چلے شاہ کے
سہیلیان سبھی شاہ کے ساتہہ تہی | یکایک وہ پوچھا ہے آکر ہمین
مرصع کی ہرنی وہ جنگل مین ایک | جو پیچھا کئے شاہ نے اوسکو دیکہہ
سو گھوڑے کو دوڑائیے بے اختیار | کیا اوس کا پیچھا شہ بردبار
ہمین ساتہہ گھوڑیکے دوڑا ہین | سو پھر شاہ کتئین نہین پائے ہین
جو ہم خوش طرح کھیلتے تہے شکار | یہہ سنکر ہمین سب ہوے تار تار
بفضل خدا و بفضل رسول | ہمارا ہوا مدعا اب حصول
خدا آپ کتئین رکہے دیرگاہ | ہمارا یہہ جیتا رہے بادشاہ
سہیلیون نے پہر عرض کرنے لگین | کہ ہم دھونڈہکر جب کے ماندی ہوئین
کہ تب فوج کو ہم کئے جا خبر | کہ دکہتا نہین ہے شہ بحر و بر
سمن سنکے بولا نظر بند کتئین | کہ اے بہائی اب کس کی تقصیر نہین
غرض شاہ گہوڑے پہ ہو کر سوار | چلا گھر کتئین شان سے نیک کار
جو گھر جا کے داخل ہوا بادشاہ | سب آرام گھر جا کے پائے سپاہ
صبح جب ہوی وہ شہ تاج و تخت | ہوا جلوہ گر تخت پر نیک بخت

وزیر و امیر اور بخشی تمام | اہالی موالی ملے خاص و عام
تب عاقل کتئیں شاہ آگے بلا | کرم فضل کر کر وزیری دیا
جریب اور ماہی مراتب تمام | وزارت کے سارے مراتب تمام
جو نوبت علم اور ہے نالکی | دیا اوسکو جھالر بندہی پالکی
جواہر منگا اوسکو سارا دیا | نظر بند کو عاقل نے بدلا دیا
جب عاقل نے آداب لایا بجا | تب ارکان دولت کو نین خوش لگا
سبہی دل منے کہاہے نین پیچ و تاب | ہی کچھ ایک نہین منہ سے بولے جواب
کہ جسوقت عاقل ہوا تہا امیر | وہ خیمہ مین گزران کرتا دلیر
اوسے جب وزیری کا منصب ہوا | سو اوس کا اوسیطور گزران تہا
جو اوسکی سہیلی تہی وہ خوش ہوی | ور اوسپر سے آکر بلائین لئی
اور عاقل کتئیں پہر نظر بند شا | دیا کارخانو نمین سب اپنے راہ
وہ عاقل نے دیکہا ہے جو شاہ کا کام | کفایت کیا شہ کا اور اپنا نام
ہی شاہ اوس سے دل مین بہت خوش ہوا | جگہہ اوسکی بہت اپنے دل مین کیا
اور عاقل کو شاہ کارخانو نمین سب | دیا تہا حکومت خزانو نمین سب
نظر بند اوسکو سمجہ خیر خواہ | لگا چینے کر کر کرم کی نگاہ
سمن کو جو لایا تہا شہ جا شکار | اوسے ایک حویلی دئے خوش نگار
ہی جتنے اوسی آدمی تہے ضرور | نظر بند دلائی اوسے از حضور

ہمیشہ اسیطرح رہنے لگے
سمن کو دیا ایک جاگیر شاہ
پہر عاقل نے اپنا اوسے … پور کے
نہ کچھ شان و شوکت … بار بہی
… پہنتا نہین تہا … ہی
بوقت سپاہی جو جیسں طور تہا
جو خیمہ مین رہتا سو رہتا تہا وہ
اوسے دیکہہ کہتے اتہی سب وزیر
لباس زرینہ نہ وہ پہنتا
جو پیرہن تہوڑے بولے ہین اس طور
جواہر نہ دیکہا تہا یہہ تو کبہی
نظر شہ اوسکو یہ رتبہ دیا
اوسے طور دولت کے معلوم نین
تب عاقل کے حق مین وہ سارے امیر
سمن ایک دن بولا عاقل ستی
سوا ایک جامہ کے ای بہائیجان
دئے بہائیصاحب وزیری مجہے

اسیطرح سے دن گزرنے لگے
لگے رہنے خوش وقت شہ ہم نگاہ
بہی رہنے لگے اپنے دشمن سے دور سے
وزیر بہی سے نہین کچھ ہوا پہ وہ شاہ
کرتے ہین پہنتے تہے وزیران سبہی
وزارت بہی پہ وہی طور رہتا
نہی کوئی جوہی نہ بنوایا وہ
سلے بخشی … تا اور امرا امیر
وزارت کے خدمت سے نین خوش …
یہہ نقرا تہا معلوم کیا ہے … اوسے
ہی دیکہا تہا ایک خوبیاں یہ سبہی
وگرنہ یہ محتاج تہا بہیجا
یہہ پاجی کتنین کچھ بہی مفہوم نین
لگے کرنے یون طعنہ آئے کبیر
کر اسے بہائی عاقل مین تمکو کبہی
نہ دیکہا جواہر سے اے مہربان
سبب کیا جواہر جو نین پہنتے

سوا خیمہ کے گھر بناتے نہین — سبب کیا حویلی بناتے نہین
بڑا امر یہ تمکو ہے رب دیا — خدا نے تمہارے کو سب کچھ دیا
سمن کو دیا نہین کچھ عاقل جواب — لگا کام مین جا کے اپنے شتاب
سمن آ نظر مند سے ایک دن کہا — ہین عاقل کو کچھ شوق نہین دیکھتا
نہ کہانے نہ پانی کا ہے اوسکو شوق — نہ رہنے کو گھر نا جواہر کا ذوق
نظر مند نے یون سمن سے کہا — یہہ نفرے کو معلوم کیا مرتبہ
اگر کہادی کا اوسکو جامہ ملے — ملا یا خوشی سے تو اوسکو چڑھے
جب ایسے کستین کو وزیری ملے — خرابی وزیری کی ہے دیکھئے
ولیکن میرا دل سے ہے خیر خواہ — سمن سے کہا اسطرح بادشاہ
خوشی سے جو پھر دن گزرنے لگے — سبھی خیریت سات رہنے لگے

بیان لکہنا عامل بصرہ کا خردمند وزیر قدیم کو واسطے اژدہے کے اور جانا عاقل کا ملک مین بصرے کے حکم سے بادشاہ کے

تب ایک ملک بصرے سے ہرکارہ آ — وزیر خردمند کو خط لادیا
دبیر سخندان کنتین وہ وزیر — بلاکر دیا اوسکو خط دلپذیر
سو وہ پڑھکے سب خط کے مطلب کنتین — وزیر ہنرمند کو بولا وہ مین
جو بصرہ کا عامل ہے وہ یون لکہا — کہ نو دس برس کو ہے یہان یک بلا
نکلتا ہے یہان ایک بڑا اژدہا — سبھی شہر کتین وہ کھاتا ہے آ

سبھی آدمی اور سبھی جانور ۔ پہاڑان گہران اور سارے شجر
نہایت نہایت ہی قید مین پڑا ۔ نہ دیکہا کوئی شخص ہے ان تہا
اور اب یہان کے اہل بصارت تمام ۔ ڈرانے مین مجہکو سبھی خاص و عام
کہ چھہ سات مہینے مین ہی وہ بلا ۔ نکلتا ہے اس سال وہ اژدہا
سبھی خلق جاتے ہین اب اوسا ۔ کہ اس سال پہیہ نہین آویگا
جو فیروز شاہ وقت مین تہا یہ طور ۔ کہ جس سال مین ہووے موذیکا زور
تب اوس سال مین وہ نہ لیتی تہی زور ۔ کہ تا ملک بصرہ نہ جاوے اوجڑ
مین اب اطلاع آپ سے ہون کیا ۔ کہ حضرت نظربند سے بولو جا
وزیر خردمند اوس خط کتین ۔ نظربند شاہ پاس بھیجا دہین
خردمند ہی خط کے پیچھے گیا ۔ وہ خط پڑھہ نظربند نے یون کہا
کہ بصرے کے عامل کو یہ خط لکھو ۔ تو وہ اژدہا جلد تر ماریو
کہین ملک میرا اوجڑنے نہ دے ۔ نکلنے نہ دیوے اوسے پھر کبھی
یہہ سنکر خردمند ہو گہبرا ۔ نکر شاہ سے بات پھر کر چلا
وہ سب اہلکارون سے جا کر کہا ۔ کہ ارشاد یون بادشاہ کا ہوا
یہہ ممکن نہین ہے جو بولا ہی شاہ ۔ وہ بچہ ہے معلوم نہین اوسکو آ
اگر مارے جاتا تو وہ دیو سیاہ ۔ یقین مارتا اوسکو فیروز شاہ
نہایت شاہ عقل و تدبیر وہ ۔ نہ اس کام مین کرتا تاخیر وہ

نہ مارا گیا ہے جو اوس وقت مین ۔ وہ کیون مارے جاویگا دس وقتین
یہہ سب اہلکارون نے سنکر کہی ۔ شہون کی روش نین ہے معلوم اوسے
یہہ بچہ ہے بچپن کے گن اوسمین ہے ۔ جو کچہہ بولتے ہم تو سن اوسمین ہے
یہہ سنکر خردمند بولا اونے ۔ بہلا بولو عاقل سے جاکر برے
وہ بولی یہہ عاقل کو معلوم کیا ۔ یہہ نفرے کو یہہ باتین مفہوم کیا
وہ نفرہ ہی بولیگا شاہ بولے جو ۔ نہین ہوگا حاصل کچہہ اسباب سو
اونے بولا جو ہو سو ہوجائیگا ۔ ہین عاقل کنتین یہہ سنا اونگا
تب عاقل کے وکہڑے مین جلدی گیا ۔ اوسے سارے خط کی حقیقت کہا
کہا وہ ہی جو شاہ دیا تہا جواب ۔ یہہ سن اوس سے عاقل کہا یون شتاب
جو کچہہ شاہ فرمائے ہین سو لکہو ۔ وہ خط جلد پہرے کنتین بہیجدو
خردمند نے پہر دیا ہے جواب ۔ کہ یہہ دوردستی ہے عقل از صواب
یہہ دستور جد و پدر سے چلا ۔ خبر اوسکو نین ہے یہہ ہی شاہ بہلا
پہر عاقل نے بولا خردمند سے ۔ میری رائے وہ ہی جو بولا تہے
قضارا سہیلی نظر بند کی ۔ شہنشاہ کا پیغام لے آئی تہی
سو عاقل کنتین آکے بولی تمام ۔ یہہ دونون کے باتین سنی والسلام
نظر بند سے جاکے بولی وہ سب ۔ نظر بند غصہ مین آیا ہی تب
بلایا ہے سارے وزیرون کنتین ۔ ہی بخشی کو سارے امیرون کنتین

کہا تم سے جا مار دو کوئی اژدہا | کہ [illegible]
نظربند کا کوئی دیا نہین جواب | سبب [illegible] شاہ کو نہ آیا [illegible]
نظربند نے یہہ بلا سب کہتین | سبب کیا جواب اب میرا دیتے نہین
وہ کہنے لگے بند کے دست ادب | ہوا حکم تو عرض کرتے ہین اب
جو حضرت کے دادا تھے محمود شاہ | یہہ دستور اوسوقت سے ہے چلا
کہ جب سال نکلے وہ مار سیاہ | تو اوس سال کہتین ہے دو عالم تباہ
نہ لیتے تھے محصول اوس سال کا | قدیم سے یہہ معمول آیا چلا
کہ حضرت کے والد وقت تہا یہہ حال | کہ جو عرض ہم نے کئے قیل و قال
یہہ کس کی مقدور مارے اوسے | گیا اوسکو جو مارنے خود مرے
یہہ سن شاہ کہایا بہت پیچ و تاب | بہت اوسکے دل مین ہوا ہے عذاب
سو عاقل نے سنکر یہہ سب گفتگو | سہیلی سے اپنے کہا جلد ا و
نظربند سے تم کہو جلد جا | اگر حکم ہو تو شہنشاہ کا
مین جاتا ہون اب مارنے اژدہا | بفضل خدا مار کر آؤنگا
سہیلی نے جلد یہہ جا شاہ سے | بہی کہنے لگی جو کہ عاقل نے کہے
یہہ سنکر نظربند نے خوش ہوا | سمن کے طرف دیکہکر تو کہا
یہہ نوکر کے دل مین جگہہ کیون نہو | جو کس سے نہووے سو [illegible]
یہہ نظر اتہا مین اوسکتین خوب دیکہہ | وزیری دیا اوسکتین [illegible]

یہہ سب لوگ میری سنتی کرکے ضد — نہ مانے میرے حکم کو ہو بجد
سمن نے کہا ہاں ئیصاحب بیقین — یہہ ہے مرد عاقل بہت دوربین
تمہارا ہے یہہ دل ستی خیرخواہ — جو صورت میں ہے خوب مانند ماہ
سوافق تو دریہ کے لے فوج ساتھ — جو کچھ اور درکار ہے سو لے ہاتھ
تب عاقل نے آداب لایا بجا — یہی ساماں کرنے کو دیری چلا
سہیلی کے پہر ہاتہ سے شہ وہین — زبانی یہہ عاقل کو کہلائے ہین
سبھی عہدہ دارون کنتین کو بلا — کیو تم جو درکار ہو بر ملا
یہہ سنکر ہرایک عہدہ دار آئی ہین — سو عاقل ادنہون کو یہہ فرمائے ہین
ہین بصرہ چلا شاہ کے حکم پر — سیاحت کا ساماں کرو جلدتر
سفر کو جو کچھ ہووے درکار سو — میرے تئین تمہین جلدتر بہیجدو
وہ سب خوب ہی بول کر گہر گئے — سفر کا سرانجام عاقل لیے
وہ بہجوائے جلدی سے عاقل کے گہر — یہی عاقل رکہا یا وہ سب دیکہکر
یہی عاقل لیا مول ایک ساڑنی — بہت تیز رو جلد ایک ساڑنی
سوافق نظر بند کے حکم کے — یہی عاقل سواران لیا تہوڑی سے
کیا ہے وہ دونون مین ساز سفر — کہا شاہ سے آکے پہر سشیر نر
سفر کا مین ساماں کر کر تیار — اب آیا ہون رخصت کا امیدوار
یہہ سن شاہ سستی خوش ہوا — سو عاقل کنتین پیار سے یون کہا

کہ مانند شیر اوسکو مت مار تو — خبرداری سے رہ کے ہشیار تو
بہت جان کتنین کو اپنے بچا — خبرداری سے اوسکی تین مار آ
بہت شہ کتنین جب لگا ہے برا — تب عاقل نے ہو زار رونے لگا
سمن بہی لگا رونے کتنین پکار — سب حضار رونے لگے ایک بار
ملا کا منگا بہیجکر پاندان — دیا ہے وہ عاقل کو شاہ جہان
کہا شاہ سونپا ہونین بر خدا — کہ جلد آؤ تم مار کر اژدہا
سو عاقل وہین شہ کو کر کر نشاط — وہ ڈیرے کے جانب چلا ایکبارگی اتنا
سہیلی بہی عاقل کے پیچہے گئی — او سے جا کے ڈیرے مین کہنے لگی
تمہی جانے سے مین ہون اب بیقرار — گیا چین دل سے اوٹہا اور قرار
رکہو اپنی تم جان کتنین سنبہال — کہین اژدہے سے نہو پایمال
خدا وہ نبی کو تو سونپی ہونین — کہ رخصت اپنا تم سی ہوتی ہونین
سہیلی نے رو کر چلی اپنی گہر — وہ ڈیرے مین عاقل رہا رات بہر

بیان روانہ ہونا عاقل وزیر کا طرف شہر بصرہ کے

چلا اوٹہ کے وہ سہ پہر رات سے — ہی گہوڑے کے اوپر سوار ہو لئے
لیا اپنی ہمراہ وہ سنگار نی — رکہے اپنے اوس پر ضرورت سبہی
دیا اوس پہ دو شخص کتنین بٹہا — جو باورچی ایک آدمی دوسرا
فراغت سے کہا نے سہ جب پائی مین — وہ لوگون سے تب اپنی فرمائے ہین

مین آگے چلا جاتا ہون تم تمام
میرے پیچھے آو سبہی خاص عام

پہر بولا سو عاقل روانہ ہوا
جو بخشی سنا سو ہوا گہبرا

دیا بیچ جلدی ستی سب کئے سوار
وہ گنتی مین آئے ہین سب دو ہزار

سواران جو وہان آکے داخل ہوئے
وہ عاقل کنتین وہ لگے پوچھنے

کہے سب نے اون کو کہ عاقل گیا
وہ جاتے وقت ہم سے یون تہا کہا

تمہین آو پیچھے مین آگے چلا
تہے سارے آئے سو بہتر ہوا

یہہ کہکر وہین کوچ کر سب چلے
جو عاقل کنتین تا ملاوین پہ سکے

کہ اون سب کے آگے تہا عاقل گیا
سبہی اوترا وہ اک جہاڑ کے نیچے جا

پکا کر کے کہانے کو کہا یا ہے وہ
ہی آرام تہوڑا سا پایا ہے وہ

پیچھے وقت جب سہ پہر کا ہوا
سو عاقل نے پہر کوچ کرنے لگا

ہی ایسے تہے جو لوگ پیچھے اتہے
وہ عاقل کنتین آن کر سب ملے

پہر عاقل نے اون سب ستی یون کہا
تمہے آو پیچھے مین آگے چلا

پہر بولا سو گہوڑے پہ ہو کر سوار
چلا سانڈنی ساتہ لے نامدار

وہ جلدی سے پہر فوج نے کوچ کی
سبہی عاقل کے پیچھے سے جلدی چلی

اسی طور وہ سب اکٹہے پہر مقام
سو عاقل کو بوسے مین جا کر تمام

یہہ ڈیرے مین حاضر تہے اوترو آ
کہ خاصہ ہی حاضر ہے کہا و منگا

تب عاقل نے اون سب سے بولا وہین
تمہین کیا و کہا یا مین کہاتا نہین

اوترنا نیچے دور کہین تہو یشتس لگا — سپہر ڈیرے کے اپنے [illegible]
سو عاقل کے وہان نشان کا کچہہ نہ تہا — اوسی واسطے وہ کسا رہ [illegible]
وہ لوگ اوسکے اسطرح کو دیکہہ کے — ہین آپس مین یون بات کرنے لگے
یہہ آخر کو پاجی کا پاجی رہا — یہہ خدمت کو ہرگز شخص لائق نہ تہا
وہ سب اسطرح باتین کرنے لگے — [illegible] عاقل اپکے چلنے لگے
اسیطرح عاقل نے پہر جلد تر — چلا [illegible] راہ کو [illegible]
لکہا خط تہا بصرے کے عامل کو تشا — وزیر ایک بہیجا [illegible]
یہہ خط جبکہ عامل کو پہونچا ہے جا — وہ جلد لیسے طیار کرنے [illegible]
جو عاقل نے بصرے کے لگ بہگ گیا — خبر سنکے عامل نے باہر [illegible]
لیا فوج ساری اوٹہا اپنے ساتہ — ادہر وسے یہ بیٹہا اپنے [illegible]
طوائف بہی اپنے لیا ساتہہ او — چلا پیشوا جلد عاقل کے ہو

بیان داخل ہونا عاقل وزیر کا شہر بصرہ مین اور استقبال کرنا عامل بصرہ کا اور دریافت کرنا احوال اوس کا

وہ دن جا کے جب دوسرا دن ہوا — سو عاقل نے بصرہ مین داخل ہوا
اودہر سے جو عامل نے آکر ملا — نہ پہچانا عاقل کبتین کوئی [illegible]
وہ ہو دہین دیکہہ اوسکتین غش کیا — جو کوئی دیکہا اوسکو سو غش غش کیا
اوسے دیکہہ عامل نے دل مین کہا — یہہ عاقل کا شاید ہے کوئی پیشوا

اتنے میں دیکھی فوج اوسکو عجب سب جا
اسی فوج میں ہوگا عاقل کہیں
لگا پوچھنے آن سے عامل وہیں
کہیہ سب نے تمنا جو گہوڑے پہ تہا
یہہ سنتے ہی عامل اوتر کر چلا
جو آداب جلد لیجے لایا بجا
میں حضرت کو بالکل تو پایا نہیں
تب عاقل نے عامل سے بولا یہ بات
یہہ بولا سو پہرے میں داخل ہوا
تب عامل نے کنجیان قلعہ کے لے آ
وہ عامل سے عاقل نذر کر لیا
پہر عامل کیا عرض یون از وزیر
میں حضرت کا خاصہ رکہا ہون پکا
پہر عامل نے عاقل سے کہنے لگا
مگر تم وہ کہانا منگالو تمام
یہہ سنکر وہ عامل نے حیرت کیا
پہر تقسیم سارا کرایا طعام

سنو عاقل نے دل میں کہا اپنے تب
جب فوج آئی نزدیک اوسدم قریب
وزیر سے کہاں تم کہو میرے تئین
وہ عاقل وزیر سے نظر بند کیا
جو جلدی سے عاقل کو جاکر ملا
وہ عاقل سے یون عرض کرنے لگا
کروں عرض حضرت یہہ بندہ کہیں
نہیں خوش ہولئی آداب غیر یہ بات
جو دار الامارہ میں اوتر لیجے جا
نذر جلد گزرانا عاقل کے جا
وزیر اوسپہ پہر مہربانی کیا
جو خاصہ کو حضرت کے اب کیا ہے دیر
ہوا حکم تو لاؤن اوسکو منگا
کہ کہانے کتین میں تو نا کہاونگا
یہہ مجلس کو سارے کہلاو تمام
سبھی کہانا پہر رو بڑو وہ منگا
سپاہ اور مجلس کو پہنچا تمام

تب عاقل نے معمولی کہانا منگا
پہر عاقل نے بولا ہے عاقل سنتی
وہ عامل نے یوں عرض کرنے لگا
غرض کو ٹہری ایک عاقل لیا
چپرکٹ کتیں جلد بیسے وہ اوٹہا
ہمیشہ وہ خیمہ میں رہتا اتہا
نہایت اوسے چین و آرام تہا
سو عامل کتیں پہر بلا بیچ سے
سو عامل نے عاقل سے کہنے لگا
پٹیلان سبہی اوسکتیں مانتے
وہ بوڈہا ہے اور سب میں ہے معتبر
وہ کل صبح کو آئیگا در حضور
بہی یہہ سنکے عاقل بہت خوش ہوا
بہی عاقل نے تہوڑا سا سو کر اوٹہا
کہ خاصہ ہے تیار اب شام کا
کہا اوسنے کہانا بٹاؤ تمام
تمے کل سے کہانے کو میرے لئے

مشتاق کہانا سب یا دستہا
اونہونے بچہے وہ بو زیہے کو بکہیر دیا
پہیر و اد الاعار وہ سبہی سب آپکا
دیکہا اوس جگہہ سے جہپر کدتا پڑا
تب اپنا چہپانا کیا ہے منگا
یہاں جو حویلی میں اوترے تہے مہنت تو
طبیعت کو اوسکے بہت خوش ہے لگا
وہ عامل اوڑدیا کا لگا پوچہنے
پٹیل ایک بولا ہے میرے ساتہ آ
اوسے پہیر کر اپنا بہیجا بشتاب
جو بولا ہے اسطرح سے آن کر
بہت کچہ شرف پائیگا در حضور
وہ عامل نے پہر اوٹہہ کے گہر کو گیا
پہر عامل نے یوں عرض آکر کیا
ہوا حکم تو لاؤں اوسکو منگا
مجہے بہیجو ایک خوان طعام
خبردار ہرگز نہ پکو اسے

پھر عاقل نے میوؤن کو طعام نہیں بہر — ملے آپ پاس ہو عاقل کے پہر جب نذر
تب عاقل نے میوہ اٹھایا تمام — اپنے بھی لیا اسمین سے اک دو ادام
پہر عاقل نے کہانے کو کہا رات کا — بلایا ہے عاقل کو اپنے جگا
لگا پوچھنے اوس سے بھرے کا حال — وہ دونون ہونے لگا قیل و قال
یہہ عاقل نے بھرے کا احوال سن — لگا اوس سے کہنے کو پہر اک سخن
کہ باروت تم اب بنا دیجئے تین — کرو حکم شورا پیسانے کتین
نہایت ہے باروت سے مجھکو کام — پیسا جلد مجھکو دلاؤ تمام
وہ کل سے دلاؤ پیسانیکا کام — تئے جب اوس کا کرو اہتمام
یہہ دیکھکر مین بہت خوش ہوا — مجھے کام اپنا بہت خوش لگا
یہی ہے کام بھرے کا تم پر بحال — سلامت روی کی ہے صاحبین چال
یہہ سنکر وہ عامل نے تسلیم کر — چلا ہو کے رخصت نکل اپنے گھر
صبح جب ہوی اور عاقل اوٹھا — نماز و وظیفہ سے فارغ ہوا
جو اتنے مین عامل نے جلدی سے آ — کیا عرض عاقل کے نزدیک جا
وہ بوڑھا پٹیل آکے حاضر ہوا — سنا یہہ عاقل نے اوٹھکر چلا
پٹیل آکے مجرا کیا سامنے — سلام اوس کا لیکر یہہ عاقل کہے
مجھے بول نکلیگا کب اژدہا — تو رشتے کا گھر اوس کا مجکو بتا
وہ نکلیگا کس روز کس وقت کو — مجھے اوس کا پتا بتا دیجیو

اوسے لیکے ہمراہ عاقل وزیر
چلا دیکھنے ہست کو وہ شہزادہ شتابر

جب عاقل نے ہمراہ چلنے لگا
تب عاقل نے عاقل سے یوں آنہ آ

اوسے لیکے ہمراہ عاقل گئے
جہاں اوس کا ہست تہا سو دیکہے اوسے

پہر عاقل نے اسطرح پوچہا اوسے
نکلنے کو عرصہ ہے کتنا اسے

کہا وہ کہ باقی رہے ہیں سہ ماہ
نکلنے کتیں وہ بلائے سیاہ

یہہ سنکر اوسے ایسا عاقل کہا
نکلنے کے دو روز آگے تو آ

مجھے اطلاع کر دے اے نیک کار
بہت خوب اوسنے کہا سنکے پکار

کہا اوسکو ہر روز آ ایک بار
دیا اوسکتیں پہر روپے دو ہزار

سو عاقل نے پہر وہاں سے گہر کو چلا
اسیطرح سے پہر وہ رہنے لگا

وہ باروت ہر روز بنتی تہی جو
گذرتی تہی عاقل کے آ روبرو

جو باروت حد سے زیادہ بنی
اسیطرح سے پہر بہی بننے لگی

بہی ایک دن پٹیل آ کے کہنے لگا
نکلنے اوسے ایک ہفتہ رہا

بہی عاقل نے عامل سے بولا یہ پہر
وہ کچہ راز مخفی کو کہو اہے پہر

کہا پہر تو تم بہیلداران بلا
رکہو تم سے دوسے بہی جو حاضر کیا

وہ عامل نے سب بہیلداران بلا
جمع کرکے بولا ہے عاقل سے آ

منادی کرایا ہے عاقل وزیر
نہ کوئی اولسا جاوے برما او پہیر

پہر عاقل نے گہوڑے پہ ہو کر سوار
چلا جلد لے بہیلداران و سار

پٹیل اور عامل سے بولا ہے وہ
شروع یہان سے تم کر یوسب کہودنا
پٹیل اور عامل سے عاقل کہا
کہداؤ تمے وہان تلک یہہ گڑا
بہی عاقل نے پہر گہر کتین ہے گیا
وہ دونو نے آداب لائے بجا
پیچہے جاکے عاقل کو بولے خبر
تب عاقل نے عامل ستی یہہ کہا
یہہ بولا سو گہوڑے پہ ہو کر سوار
نکلنے اوسے تین دن رہ گئے
جب عاقل نے پہنچا وہ جنگل مین جا
کہ باروت عاقل بچہانے کتین
سبہی بیلداران بچہانے لگے
پہر عاقل نے دیکہہ اوسکتین خوش ہوا
رکہا اوسکے بہی کتین دور کین
پہر عاقل نے بہی یون منادی کیا
سبہی رات کو قلعہ مین آئیو

کہ ہمراہ میرے تمہین بہی چلو
بڑا ایک گڑا جلد تم کہودنا
جہانتک نکلتا ہے وہ اژدہا
تمے جانتے سب ہین تین ہودن نیا
وہ دو تین دن مین کہداے گڑا
شروع پہر کہدانا کئے ہین گڑا
کہ تیار ہے وہ گڑا کہود کر
تمے ساری باروت لاؤ منگا
چلا اوسجگہ وہ یل نامدار
جو عاقل نے یہہ خبر اوسکی کئے
تب عامل نے باروت بہی لیگیا
کیا حکم اوسکو لیجانے کتین
بچہا کر وہ دو دن مین فارغ ہوے
دیا اوسپہ مٹی کو تہوڑی بچہا
جو چوکی مٹا یا حفاظت کتین
نکلتا ہے وہ رات کو اژدہا
کہ باہر نہ کوئی قلعہ کے جائیو

بہی خود بالاخانہ پہ بیٹھا ہے جا
پٹیل اور عاقل کو ہمراہ لیا

دیا ہے اونہہ تنہا اپنے ہرکارے دو
وہ پھر ساتھ تیاں اونے دیا جلد او

کسی شخص میں ہوش نیں تہے کجا
کہ ہے رات کو کس کے سر پر بلا

بیان میں مارا جانا اژدہے کا تدبیر سے عاقل وزیر کے اور جانا عاقل کا اژدہے کے پیٹ میں

کہ جب دو گھڑی رات گئی ہے گذر
بیابان روشن ہوا سر بسر

دو شعلہ کے مانند دسنے لگے
پٹیل آ کے عاقل سے کہنے لگے

یہہ آنکہہ اوسکے شعلہ میں دستے ہیں جو
نکلتا ہمیشہ اسی طرح او

غرض وہ نکلنے لگا ایک بار
نکال اپنے من کو رکہیا ایک کنار

وہ آدہے کے اوپر نکل جب چکا
پٹیل اسطرح تب اہی کہنے لگا

یہہ باہر نکلکر اسے عالم پناہ
کریگا یہہ عالم کو سارے تباہ

یہہ عاقل نے سن کر بلا سارنے
کہا بتی سلگاؤ جلدی ستی

وہ عاقل سے سن سارنی کا سوال
کہا جا کے بتی دیو ایک بار

یہہ سنکر دئے ہیں وہ بتی لگا
وہ جنگل میں ایسا تڑاقا ہوا

وہ آواز ہوتے دہوان ایک ہوا
سو بعد از بسے بد بو کا بھکارا اوٹہا

تب عاقل نے ہرکاروں کتیں بلا
کہا دیکہہ آؤ تمے جلد جا

جو ہرکارے عاقل سے رخصت ہوے
وہ جنگل میں جا دیکہکر سب پھرے

کہے آکے وہ اژدہا جل گیا
وہ باروت کے زور سے گل گیا

یہہ سنکر سبھی مرد و زن خوش ہوے
سب آرام سے رات کو سو رہے

جو عاقل اوٹھا دو گھڑی رات سے
چلا فارغ ہو کر سبھی بات سے

وہ گھوڑے پہ جلدی سے ہو کر سوار
وظیفہ کو پڑھتا چلا ایک بار

وہ جاتے ہی من کو لیا ہے اوٹھا
بہی بعد از وہ جنگل مین سارا پھرا

پہیچے دیکھنے کو چلا ہست کتین
اوترا اپنے گھوڑے سے آیا وہین

اوسے ایک عجائب تماشہ دسا
سو ہت مین سے دروازہ دکھنے لگا

بہی عاقل نے دیکھہ اوسکو حیرت کیا
جو نزدیک دروازے کے وہ گیا

وہ دروازہ کو یہہ لگا پا جو تا تہہ
سو دروازے کے کہل گئے دونو پاٹ

کہ عاقل رکہا من کو تہا ماتہ مین
سبب من کے در کہل گئے بات مین

کہ وہ آہنی در تہا سرتا بہ پا
بہی عاقل نے جب اوسمین داخل ہوا

بہی پیتل کا دروازہ وہان اک دسا
چلا وہان بہی یہہ لیکے نام خدا

پیچہے اوسکے پیرس کا آیا ہے در
سو اوسمین بہی جب یہہ گیا نامور

دسا اوسکتین پہر جو نقرہ کا در
وہان سے بہی پہر یہہ گیا ہے گذر

اوسے ایک در وہان طلا کا دسا
سو وہ بہی اوسیطرح سے کہل گیا

وہ دروازے سے بہی ہوا جب یہ پار
دسا ایک جواہر کا در خوش نگار

بہت دل مین اپنے وہ حیران ہوا
جب عاقل نے نزدیک اوسکے گیا

وہ دروازہ بہی ہاتہ لگتے کہلا　　گیا اوس مین عاقل لے نام خدا
وہان جاکے دیکہا تو اک باغ ہے　　ارم پر بہی اوس باغ کا داغ ہے
بہت خوبصورت ہے باغ جہان　　صفت اوسکی لکہنے کو طاقت کہان
وسی ایک حویلی بہر عاقل کتین　　بہی عاقل چلا اوس حویلی مین وین
بہی نزدیک وہ جاکے دیکہا تو کیا　　یکایک اوسے ایک جہولا دسا
وہ جہولے مین ایک نور اوسکو دسا　　اوسے دیکہہ غش کہاکے وہ گر پڑا
اونے بہی اودہر غش کری ایکبار　　بہی دوڑے ہین پریان سبہی ورکنار
سو چہڑکیان ہے جلدیسی لاکر گلاب　　پری کو جو پہر سو ہش آئی شتاب
کہ جلدی سے اوٹہکر چلی ہے پری　　کہ جان بیہہ پڑا تہا سو رشک پری
کہی جلد جاکرے آؤ گلاب　　منگا اوسکے منہ پر وہ چہڑکی شتاب
چہڑکنے مین اوسکو تب آئی حواس　　جو دیکہا ہے وہ آفتاب اپنے پاس
پری بولی اوسکو تو چل اوٹہہ ای یار　　تو آسودہ ہو گہر مین چل ایک بار
غرض اوسکو لیگئی پری نے اوٹہا　　سو جلدی سے جہولے پہ لی ہے بٹہا
سبب اوسکے آنیکا پوچہی اوسے　　ہے عاقل کو پہر بولی اسطرح سے
کہ شاید مرے باپ کو تونے مار　　جو آیا ہے اس جا پہ اے میرے یار
وہ جیتا تو مقدور کیا تہا تجہے　　کہ اس جا پہ تو پاؤن کو رکہہ سکے
یہہ بولی سو ایکبار رونے لگی　　وہ آنسو سے منہ اپنا دہونے لگی

تب عاقل لے پہر لین حیران ہوا
پری سے وہ اسطرح کہنے لگا

ترے باپ کتئین تمارا ہون مین
مگر اژدہا ایک مارا ہون مین

پری نام جب اژدہے کا سنی
وہ رو رو کے ایک بار بیہوش ہوئی

پری بولی وہ تو میرا باپ تہا
وہ برقع مین تہا دیو نہ سانپ تہا

بہت ہاتہ پاؤن اوسکے پڑتی تہی مین
نکلنے کو باہر نہ دیتی تہی مین

میرے ڈر ستی نہین نکلتا تہا وہ
نہین تو وہ ہرسال چلتا تہا وہ

اوسے اب ہی مین نے ندیتی رضا
مگر اوسکی اس سال مین تہی قضا

کہا اوسنے دل اب ملتنگ ہے میرا
کہ انسان کو کہا کے آوت ذرا

یہہ کہکر وہ میرے سے رخصت ہوا
مین لاچار ہو کر اوسے دی رضا

پری سے یہہ سنکر کے عاقل کہا
کہ مرنے مین موذی کے ہوگا بہلا

بہی عاقل نے پوچہا پری سے ہی پہر
کہ تیرا تہا کیا یہہ حقیقی پدر

کہی سن مین کہتی ہون قصہ مرا
مرا سارا احوال سن تو ذرا

حقیقی میرا جو کہ ہوگا پدر
وہ جنات کا ہے شہ بحر و بر

ہے ... سے عمر مین اوسکو فرزند دو
مین اک اور بہن میری ہے خرد جو

مرا نام اوسنے رکہا پہول پری
بہن کا وہ نام اوسنے نہین کہی

کہ جب اژدہے کو تو آیا ستے مار
میرا باپ یہہ دونون تہی یار غار

کہ یہہ تخم مین رہتا تہا اولاد کے
میرا باپ اس حال مین دیکہہ اوسے

مجھے گو دمین اوسکے ڈالا ہے لا — کہ اسطرح سے باپ ہے وہ میرا

بہت ناز و نعمت سے پالا اونے — میری بات کو کوئی نہ ٹالا اونسے

اگر عشق تیرا نہ ہوتا مجھے — تو مین خاک کرتی جلا کر تجھے

تب عاقل کہا اب بہی کچہ نہین گیا — تو اب جلد تر میرے تئین دے جلا

پری بولی اب کیا جلاؤن تجھے — کہ مین خاک مین کیا ملاؤن تجھے

غرض اب تو جو کچہ ہوا سو ہوا — میرا یار تو مجہ سے آکر ملا

یہ باتون کے کرنیکے بعد ازستی — پری نے یہہ عاقل سے کہنے لگی

کہ اے شاہ عاقل ہے حاضر طعام — اگر بولے تو تو منگاؤن تمام

بہی عاقل کہا پہر پری سات یون — کہ مین شاہ ہون کرکے سمجہی تو کیون

پری نے کہی ہے پہر عاقل ستی — ہمارے سی بہی بات کہین ہے چہپی

کہ ہم پہول لینے ترے ملک مین — ہمیشہ مین آتی ترے ملک مین

ترے ملک کا نام موگریاں ہے — تو عاقل ترا یہہ سن و سال ہے

ترے باپ کا نام مسعود شاہ — ترے مان کا یہہ نام اسے بادشاہ

یہہ عاقل نے سنکر تعجب کیا — سو پہر اوسکے بعد از سے ہنسنے لگا

پری اسلئے پہر منگائی طعام — جو دستر بچہا کر چنائے تمام

مرصع کا طشت آفتابہ لے آئی — اور عاقل کے پہر ہاتہ کتئین دہولائی

پری نے جو عاقل کو کہانا کہلا — وہ دی ہاتہ سے اپنے بڑیاں بنا

او نے پان کہا کر پری سے کہا — مجھے حکم دے تا کہ مین جاؤنگا
پری بولی جانے نہ دونگی تجھے — کہ تو باپ کا غم بہولایا مجھے
پری ساتھ عاقل نے پہر یہہ کہا — میرے تئین تو اسوقت دے یا رضا
کہ مین آتا ہون پل مین جا کر شتاب — نہین تو میرے کام ہونگے خراب
پری بولی اس شرط سے مین رضا — تجہے دیتی ہون سہ پہر کو تو آ
اگر وعدہ چہوٹا تو اپنا کیا — میرے ہاتہہ سے بچ کہان جائیگا
دو وعدہ پہ عاقل نے راضی ہوا — پری کا یہی حکم لیکر چلا
سبہی اوس ور دن کو یہی بہندا چلا — یکایک جو اس ہٹ کے باہر ہوا
بہی دیکہا خلق کو ہے زیر و زبر — وہ سائیس سے پوچہا ہے یون نامور
سبب کیا کہ یہہ خلق ہر اسان ہین — تفکر سے سارے پریشان ہین
وہ سائیس نے اسطرح سے عرض کیا — ہے حضرت کے خاطر خلق کہا بری
یہہ باتو نہین تہے تک وہ عاقل نے آ — ملا آکے عاقل ستی اوس جگا
کہا ہم تو ڈہونڈتے ہین حضرت کتئین — سبہی شہر کے تل کو اوپر کردین
ہے شکر خدا جو کہ حضرت ملے — کہو آپ ہم سے کہان تہے گئے
تب عاقل کہا کوہ پر مین چڑہا — کہ جنگل مین ٹہٹکے اور کہانے ہوا
پہر عاقل نکل وہان سے گہر کو گیا — وہ لوگون نے کہانے کو حاضر کیا
کہا اشتہا وہ میرے تئین نہین — یہہ بولا سو جا سورہا ہے وہین

جو کئے وقت کے بعد ازان وہ اوٹھا | نماز ظہر سے بہی فارغ ہوا
وہ عاقل کپتان کو بلا بعد ازان | لگا بولنے عاقل نوجوان
کیا تہا مجہے حکم دو بادشاہ | مین ایک حکم اوس کا لے آیا بجا
ہون اب حکم دوم کے پے مین لگا | خیال اب تجہے میرا چہوڑ دو ذرا
میرے آنے جانیکا کچہ جستجو | اب ہرگز تجہے کوئی بہی مت کرو
کہ جب چاہیے جی میرا تب آوونگا | بہی جب جی تجہکے میرا تب جاؤنگا
جو کرنے کے کامان بہی کر لو تمہے | مین جب آؤنگا تب کہو میرے لیے
فطر سنیہ کو ایک عرضی لکہو | کہ مین آذر دیے کو جو مارا ہون سو
دکہا کر مجہے تم روانہ کرو | کہ شاہ فکر سے ہوگا در جستجو
یہہ بولا سو گہوڑے پہ ہو کر سوار | چلا ہے وہ بہشت کے طرف نامدار
وہان جا کے گہوڑے سے اوترا ہی وہ | نفر ساتہہ اسطریح بولا ہے وہ
یہہ بولا سو اوسکو روانہ کیا | وہ سائیس دسنے سے جب رہ گیا
تب عاقل نے دروازون کا رخ کیا | دکہامن چلا وہ دران کہولتا
مرصع کے جب در کو کہولا ہی جا | عجائب اوسے وہان سمایا کہا
وہ جہاڑون کی سبزی و ٹہنڈی ہوا | کہ جب دو گہڑی دن تہا باقی رہا
پریان اپنے تئین کر بناؤ سنگار | لگیان پہرنے چمنون مین وہ خوش نگار
سنواری تہی اپنی کو بہی پہول پری | سو عاقل کے وہ منتظر بنی کہڑی

سو لا سو اپنے کو کر کے سنگار
کتنی سیتے ابو ولن کیا جیسے بہار

ہو سکیں بہرتی تہی ہو بیقرار
عاقل کی تہی منتظر و لنگار

جو عاقل گیا دیکہتا ہے یہ بہار
تہی دوڑی دیکہہ اوسکتیں ایکبار

کہی اوسکو کیون تو لگایا ہے دیر
کہا جہوٹا وعدہ ہے کیون اے دلیر

کہا مین تہا ماندا سو جا سو رہا
او تہا سو تیرے پاس آیا چلا

سو عاقل کا پہر وہ پکڑ لیکے ہاتہہ
چلی پہرتی وہ باغ مین ساتہ ساتہ

لگے گانے سین گانے کو ایک بار
سنایا عجب وہان ہوا اور بہار

پہر جب شام کا وقت ہونے لگا
پہری ساتہہ عاقل نے پہر یہ کہا

چلو گہر کتئیں تم ہوی ہے جو رات
پہری ساتہ عاقل کہا یہہ جو بات

کہ یہہ دونون پہونچے ہین جب گہر کو آ
ہوی کا روشنی گہر مین سب جا بجا

پری یان آکے دستر بچھایان تمام
چنیان اوسپہ خاصہ کا لے آ طعام

وہ دونون نے کہانے کتئیں کہائے ہین
کہ نعمت کا دونو مزا پائے ہین

جو پہر پاندان کو منگائی پری
سو عاقل کو بیڑیان کہلائی پری

طوائف جو پہر ناچنے آئے ہین
لگے ناچنے اور وہ گائے ہین

کہ جب یہہ دو پہر شب گذر کر گئی
سو برخاست مجلس پری نے کئی

پری بولی عاقل کتئیں برملا
پہر کت پہ سو آ میرے بادشاہ

تب عاقل نے بولا کہ نہ سوؤنگا
کہ مین تخم عصیان کا نا بوؤنگا

مین سوتا ہون مسند کے تکیہ کو لے ۔ چہپرکٹ کی حاجت نہین ہے مجہے
پری نے جب عاقل سے ایسا سنا ۔ چہپرکٹ منگائی ہے ایک دوسرا
بچہائی منگا کر چہپرکٹ کو جو ۔ مرصع کا سارا چہپرکٹ تہا وہ
چہپرکٹ مرصع کا تہا بے بہا ۔ یہی عاقل کے خاطر بچہائی منگا
سہیلیان کتین وکہی تہی تعین ۔ کہ عاقل کے چہپرکٹ کی مین رہنی یقین
سو لاچار عاقل نے سویا ہے جا ۔ پری اپنے سوئی چہپرکٹ پہ آ
پچہے صبح ہونے وہ دونو اوٹہے ۔ نماز و تلاوت سے فارغ ہوے
اوسیطرح سے وہ منگائی طعام ۔ اوسیطرح شاہ کو کہلائی طعام
تب عاقل پری سے رضا پہر منگا ۔ پری بولی عاقل کو اے بادشاہ
رضا دیتی ہون اک میری بات سن ۔ میرے پاس رہ آٹہ دن بے سخن
تو یہہ آٹہ دن باہر کہین بہی نہ جا ۔ تیرے عشق سے دل ہے میرا بہرا
تجہے دیکہنا دل کو میرے ہے شکیب ۔ تجہے دیکہہ ہوتی میرا درد کہہ
پری سے یہہ عاقل نے سنکر کہا ۔ [illegible] تا ہون کر بند و بست اب تو جا
رضا دے مجہے اب تو جاتا ہون مین ۔ کہ فلک سے پہر وقت آتا ہون مین
کہ مین جاکے تاکید کر سب کتین ۔ جو پہر آٹہ دن آکے رہتا ہون مین
یہہ سنکر پری اوسکو دی ہے رضا ۔ سو عاقل نے خوش ہوکے باہر چلا
پہر عاقل نے عاقل سے آکر ملا ۔ نظر بند کے خط کے تئین کو پڑہا

وہ عرضی کا مضمون اسطور تہا
کہ مارا تہا جس طرح سے اژدہا

جو بہرے کا ... واد تہا سو بہی
مگر نہین لکہا تہا جو حال پری

پہر عاقل نے عرضی روانہ کیا
غرض پہونچی عرضی شہنشاہ کو جا

نظر بند عرضی مطالعہ کیا
سب ارکان دولت کو اپنے بلا

کہا یہہ پڑہو کیا ہے عاقل لکہا
وہ خط پڑہکے اپنے دیئے سر جہکا

اونہون کو ہوی ایسی شرمندگی
کہ دشوار ہوی اونکو پہر زندگی

غرض ریزہ ریزہ ہوے ایک بار
سمن سے نظر بند بولا پکار

اوسے مین چاہون تو چاہون کسی
اب اس سے زیادہ بڑہاؤن اوسے

یہہ ہین لوگ بیہودے نمک حرام
کہ وہ خیر خواہ ہے مرا نیکنام

سمن بولا وہ دل سے ہے خیر خواہ
اوسے دوست جانو اے عالم پناہ

یہانکی تو یہہ ہو چکی گفتگو
ذرا حال عاقل کا اب تم سنو

جو عاقل نے کر بندوبست اپنا سب
درست اپنے کر کر وہ کامونکو سب

کہا آٹہ دن مین نہین آونگا
کہ مین شاہ کے کام پر جاونگا

تمہین دیکہہ لو یہان کے سب کام
مین جب آونگا حال کہنا تمام

یہہ کہکر ذرا اوسنے سو کر اوٹہا
اوسی ہٹ سے جانب کو عاقل چلا

پہر عاقل نے سائیس کو کہدیا
تو ہر صبح گہوڑے کو اسیجا لیا

یہہ بولا سو پہر ہٹ مین داخل ہوا
پری آکے پتلی اوسے پیشوا

خوشی ساتھ وہ دونوں رہنے لگے　　وہ پھر ایک کو ایک چاہنے لگے

پھر ایک روز عاقل سے بولی پری　　نہائی نہیں میں بہت دن ستی

نہانے میں جاتی ہوں اے بادشا　　تو اس جا اکیلا رہیگا خفا

میں کنجیاں تجھے دیتی ہوں اب منگا　　تو سب کوٹھریاں دیکھ پھر جا بجا

نہ کھولو جو ہے بیچ کی کوٹھری　　یہ بولی سو کنجیاں منگا کر وہ دی

گئی بعد ازاں وہ نہانے کتئیں　　پھر عاقل نے کنجیوں کو لیکر وہیں

وہی کھولا عاقل نے جا کوٹھری　　کری منع تھی جب کتئیں وہ پری

جو عاقل نے واں جا کے دیکھا تو کیا　　گنوارہ ہے اوس جائے پر جھولتا

ایک عورت کتئیں طوق و زنجیر کر　　وہ جھولے میں ڈالے ہیں اوسکو جکڑ

وہ صورت میں عورت بہت ہی حسین　　اوسے دیکھ عاقل ہوا ہے غمین

جھولاتیاں ہیں اوسکو بہت عورتاں　　وہ عاقل کتئیں دیکھ سب غش کیاں

وہ قیدی بھی غش کھا گئی ایک بار　　یہ حالت کو دیکھ عاقل ہوشیار

سو جلدی سے چھڑکا ہے قیدی پر آب　　چھڑکنے سے ہشیار ہوئی وہ شتاب

پھر عاقل نے اوس زن سے کہنے لگا　　یہ کیا حال ہے کہہ تو مجھ سے ذرا

تو کیوں اس خرابی میں ہے بولدے　　میرے پر تو اس راز کو کھولدے

اوسے دیکھکر اوسکو ہمت ہوئی　　سب احوال اپنا وہ کہنے لگی

کہا جو سمن تھا سو بولی تمام　　کہ نرگس پری بولی وہ اپنا نام

حقیقت میں بہول پری کی ہوگئیں
کوئی جا پری کو کئے ہیں خبر
پری کو جو غصہ ہوا ہے زیادہ
پری کے جو آئد کو دیکہا ہے وہ
ترے دوست سے میں ملاؤں تجہے
وہ اتنے میں نزدیک آئی پری
میں تاکید کیا تجہکو نہیں تہی کئی
نہتا مجہکو معلوم عاقل کہا
نہیں سمجہا تہا وہ دوسری کوٹہری
یہہ بولا سو عاقل گیا گہر کتئیں
یہی نہا کر بہن کپڑے آئی پری
میرا سب گنہ عفو کر بادشاہ
یہی عاقل لگا کہنے اوس سے پیرا
کہیں دوست کی بات لگتی بری
اسیطرح سے پہر وہ رہنے لگے
جو عاقل ہمیشہ مکدر رہے
سبب کیا یہہ رہتا ہمیشہ خفا

رکہی قید کر اس جگہہ میرے تئیں
پری نے نہانے کو موقوف کر
وہ عاقل کے پاس آئی مانند باد
سو نرگس پر ایسے کہا جلد وہ
کہ اس قید سے اب چہڑاؤں تجہے
پہر عاقل کو غصہ سے کہنے لگی
پہرا دسے یہی تو کہولا یہہ کوٹہری
نہیں یہہ کوٹہری کر کے سمجہا نہتا
سمجہتا تو نہ کہولتا اے پری
نہانے تئیں پہر پری گئی وہیں
اور عاقل سے یہہ عذر کرنے لگی
میرے تئیں تو اوسوقتیں خشم تہا
تہری بات کا مجکو نہیں ہے گلا
تہری یار جانی ہے تو اے پری
سہیلو رسے ون گذرنے لگے
پری اوسکا تین دیکہہ دل میں کہے
نہیں کیوں بہید دل کا تو اوسکے ذرا

پہر عاقل سے ایک دن پری نے کہی
سبب اسکا معلوم نین ہے مجہے
پہر عاقل پری ساتہ کہنے لگا
مرا حال سارا کہون تیرے تئین
کہ جب اسطرح سے ہوے آٹہہ دن
میرے تئین تو اب جانیکو دے رضا
مجہے حکم دے تو مین اب جاونگا
سو عاقل کو دی ہے پری نے رضا
جو عاقل نے لے حکم باہر گیا
وہ ہفتہ مین جو کچہ کیا تہا سو وہ
یہہ عاقل نے سنکر بہت خوش ہوا
پہر وعدے پہ عاقل نے نہین گیا
اسیطرح سے دن گذرنے لگے
کہ ایک رات عاقل نے سوتا جو تہا
تعنیات عاقل کے جو تہے پریان
ہی جرأت سے بولیان ہی عاقل کتئین
کہ کیا ہم سے تقصیر بہاری ہوی

خفا مین ہمیشہ سمجہے دیکہتی
ترا حال دل مجہ سے سب بولدے
ترا سا مجہے دوست کہین نہ ملا
کبہی بولونگا مین پر اسوقت نین
پری سے کہا عاقل اے بنت جن
کہ باہر بہت دن سے مین نین گیا
کہ پہر اپنے اوقات پر آونگا
کبہی وقت پر اپنے جلدی سے آ
تب عامل نے عاقل سے آکر کہا
کیا عرض عاقل کے سب روبرو
جو پہر کام کرنے کے تہے سو کیا
جو وہ پہول پری ساتہ جاکر ملا
سو وہ پہر خوشی سار کرنے لگے
بہت بیقراری سے روتا اوٹھا
یہہ حالت کتئین دیکہہ گہبرائیان
کیان عرض اوس شاہ کامل کتئین
جو حضرت کو یہہ بیقراری ہوی

تب عاقل نے بولا نہیں کچہ خطاب
سہیلیان یہہ عاقل سے سنکر جواب
سب عاقل کا احوال بولیان اوسے
دہ عاقل کو دیکہی ہے روتا ہوا
پری بولی عاقل کو کیا غم ہوا
صحیح بول مجہہ سے کہ کیا ہے تجہے
نہ چہوڑونگی مین تیرے تئین اب کبہی
تب عاقل کہا سن مرے مالکو
میرے نازو نعمت تو سب جانتی
قضارا مین ایک دن گیا تہا شکار
اسیطرح سے راہ بہولا ہوا
جو ایک دن کیا حق سے رو کر دعا
کہ دو شخص رہ مین میرے تئین ملے
نظر بند جو ہے روم کا بادشاہ
میرے تئین وہ عزت بڑہانے لگا
جو دیکہا مین اب خواب مین اوسکو جو
بہت دن ہوے تجہکو بہرے کو جا

مین ایک بات کر یاد روتا اوٹہا
اوٹہایان ہے جا پہولپری کو شتاب
یہہ سن پہولپری آئی جلد سے
اور آنسو ستی منہ کو دہوتا ہوا
سہیلیون سے ایشاہ برہم ہوا
جو بہوقت روتا سب بولدے
تیرا حال جب تک سنون نہ ابہی
ہوا ہے مرے سر پہ جنجال جو
مین کس کا ہون بیٹا تو پہچانتی
سو راہ بہول نکلا مین ہو خوار وزار
مین پہرتا تہا صحرا مین سب جا بجا
سو رب نے اجابت کیا مدعا
سو ہم تینون مل روم داخل ہوے
حضور اوسکے مین جاکے نوکر ہوا
او آخر میرے تئین وزیری دیا
میرے تئین بولاتا ہے لے نام او
شتابی سے اب تو میرے پاس آ

دیکھا اوس خواب کو دیکھ روتا اوٹھا — مجھے یاد آتا ہے بادشاہ
پھر سنکر پری نے تعجب ہوی — کہ یہ نقل اسکو عجب تر لگی
پھر عاقل پریسے یہ بولا ہے جب — مجھے حکم دے جیا کہ آتا ہوں شب
میں پھر حکم لیکر مرے شاہ کا — ملونگا بہت جلد تجھ پاس آ
پری بولی بولا عجب تر یہ بات — ہے تو ساتھ میرے میں ہوں تیرے ساتھ
تو جاے جہاں آونگی تیرے ساتھ — یہی میں مقرر کری دل میں بات
میں تیرے پہ عاشق ہوں اے میر جان — نچھوڑونگی میں تیرے تئیں ایک آن
وہ پھر صبح ہونے میں منہ ہاتھ دھو — نماز اور وظیفہ پڑھا کر وضو
سو عاقل نے بعد از سے لیکر رضا — سفر کا سرانجام کرنے لگا
بہی جماعت سے باہر منادی کیا — جو عامل کتیں پھر بلا کر کہا
کہ یہاں رہنے سے دل ہوا ہی تنگ — میں شاہ پاس جاتا ہوں اب بیدرنگ
تیاری کرو تم برائے سفر — کہ ہے کوچ میرا بہت جلد تر
وہ پھر اپنے لوگوں کو سارے بلا — کہا کوچ ہے آٹھویں دن مرا
تمے بہی سفر کی تیاری کرو — کہ تیار رہو یا سواری کرو
ایک ہرکارہ عاقل کو خط لا دیا — کہ یہ خط نظر بند کا ہے کہا
وہ خط کھول دیکھا تو عاقل ہے کیا — بڑی مہر ہے نظر بند لکھا
تو بھجرسے میں مارا ہے جو اژدہا — یہ سن کے مرا دل بہت خوش ہوا

تو بیشک ہے میرا نمک پر حلال — بہت خوش ہوں سمجھ سے میں اِبا کمال
تو کر دیکے بصرے کا سب بندوبست — سبھی کام تو کرکے بالا و پست
تو ہو جمع خاطر میرے پاس آ — بڑا میں کیا ہوں تیرا مرتبہ
وہ خط پڑھکے عاقل بہت خوش ہوا — بہی آنکھوں سے خط کو اوٹھا کو لگا
پہر عامل کو بولا ایک عرضی لکھو — یہہ سرکارکے تم حوالے کرو
درستی سے بصرے کے کاموں کو کر — قدم دیکھونگا آپ کے سر بسر
یہہ بولا سو عاقل چلا ہت میں تب — یہاں لوگ تیار کرتے تھے سب
سو عاقل پری ساتہ بولا ہے جا — سرانجام میں سب سفر کا کیا
تو تیاری کرتی نہیں کیا سبب — پری نے یہہ عاقل سے بولی تب
تیاری نہیں کچھ ہے ہمکو ضرور — ہمیں سب میں تیار اے باشعور
پری سے پہر عاقل کہا یہہ مگر — چلینگے تمہیں بیٹھ کس میں سفر
پری ہنس کے بولی کہ ہے ایک گھر — طلا کا وہ گھر ہے مرصع کا در
میں اوس گھر میں جاونگی لوگ ساتھ — اوسے دیو اوٹھا ئینگے سب اتنے ہاتھ
جہاں میں کہونگی اوتارینگے وہ — جہاں ایک پل میں پہر اونیگے وہ
پریوں کے سفر میں مقرر ہے گھر — وہ ہر اک پری پاس ہے گہر بہ گہر
یہہ عاقل نے سنکر تعجب کیا — پری سے یہہ خوش ہوکے کہنے لگا
پری کو ہے آسان کرنا سفر — کہ وقتِ سفر گو یا بیٹھے میں گہر

پری بولی بیٹھ آ مرے ساتھ تو
کہ ایک دن مین پہنچائی ہون روم کو

پھر عاقل پری سے یہہ کہنے لگا
ترے ساتھ چلنا مجہے خوب تھا

ولیکن میرے لوگ ہمراہ ہین سب
رہونگا مین ساتہ اون کے سن بات اب

پھر عاقل پری سے یہہ کہنے لگا
نکل روبرو تو مرے سنہ کے آ

پرستان کے تم تماشون کتئین
چلو لیکے ہمراہ سارون کتئین

نظر بند کتئین دکہا دونگا مین
وہ خوش ہوگا دیکہہ اون تماشونکتئین

یہہ سنکر پری بولی کچہ بات ہے
مجہے عشق ہے تو ترے ساتہ ہے

نظر بند سے کچہ مجہے کام نین
مین اوس کا کبہی بہی سنی نام نہا

نہونگی کبہی روبرو اوسکے مین
مگر لیچلونگی تماشون کتئین

پھر عاقل پری ساتہ بولا بہلا
تماشا تو دیکہے میرا بادشاہ

اسیطرح سے دن گئے سب گذر
رہے دن دو باقی برائے سفر

تیاری لگی کرنے کتئین پری
پدر اور خویشان کتئین خط لکہی

سکی بندوبست اپنے گھر کا تخت
کئی خانہ کے کام اپنے درست

بہی دیوون کو ایسے بلائی پری
محل کو اوٹہانے مقرر کری

طلا کا محل وہ درست یک کئے
ضرورت کا سامان ہمراہ لئے

سفر کو جو ایک روز باقی رہا
یہہ عاقل نے آکر پری کو کہا

پری بولی جسوقت تیرا کوچ ہے
تب ہمراہ تیرے میرا کوچ ہے

رہا قصہ نے اپنے اوسیطور آ
...سے عاقل نے اتنا کہا
ہوا وقت جب سہ پہر رات کا
پری کو بہی جا کر اوٹہایا ان سے دو
پری نے کہی جلد عاقل کو آ
نہیں تو ہو کا رہیگا یقین
پہر وہ کہانا کہائے ہین دونون تب
کہ جاتا ہون مین تیرا حافظ خدا
پری بولی جب جاکے اوتریگا تو
خبر تیرے تئین پہنچے کروادونگی
وہ دیوون کتئین پہر بلائی ہے وہ
اونہین دیکہہ عاقل بہت ڈر گیا
پری کو پہر عاقل نے کہنے لگے
مبادا یہہ کہا ہیا وے لشکر تمام
یہہ مقدور نین دیکہیگے آنکہہ اوٹہا
بلائی یہہ دونون کو اسواسطے
یہہ ہو آدمی آوینگے تیرے پاس

چہپر کٹ کے اوپر وہ جا سو رہا
مجے سہ پہر رات سے دیو اوٹہا
سپاہیان اوٹہائے ہین عاقل کو آ
یہہ دونون نے جلد ہی منہ ہاتھ دہو
کہ تو ناشتا کرلے اسے باوفا
کہ کہانا ملیگا تجہے کل نہین
سو عاقل پری سے یہہ بولا تب
توکب آئیگی بول مجہکو ذرا
کہ منزل مین جسوقت پہونچیگا تو
جہان مین اوترتی ہون کہلاونگی
اور عاقل کتئین کو دکہائی ہے وہ
نہایت یہہ دل مین ہراسان ہوا
بہت دیو ہمراہ رہینگے تیرے
پری تب ہنس کے بولی نہین ایسا کام
ہین آنکہین نکال اور دونگی جلا
کہ تو دیکہہ اون کو پہچانت رکہے
کہ عالم کو تاکین نہووے ہراس

خبر میری آ کر کرینگے او نہو　　تھے اون کتئیں دیکھکر سب بچہ
بیری سے جب عاقل نے رخصت ہوا　　سوار ہونے آ کہکے پایا نہ پیلا
جو وہاں جاکے دیکھا تو کیا تھے بہر　　کہ اپنے لیے ہیں سبھی منتظر
پھرا تھنے ہیں بصرے کا عامل نے آ　　سو عاقل کتئیں آکے مجرا کیا
تب عاقل نے عامل سے کہنے لگا　　جو لوگاں کیے کام ہیں شاہ کا
دو شالے دو پٹے تم اونکو دلاو　　کڑے سبہنے روپیہ کے اونکو بنیاد
وہ عامل نے اون سب کتئیں لا دیا　　جو عاقل کا تھا حکم لایا بجا
یہ عامل نے عاقل سے یہ عرض کی　　کہ خاصے سواری کو یہ پالکی
اب حضرت ہوین خود بدولت سوار　　یہ عامل سے سن عاقل نامدار
کہا مجھکو گھوڑا سواری کو بس　　کسی چیز کی دلمین نہین ہے ہوس
سو گھوڑے کتئیں پھر وہ اپنے منگا　　سوار اوسکے اوپر جو عاقل ہوا
کیا حکم پھر فوج کتئیں تمام　　کہ آگے چلے جاو سب خاص و عام
پھر عامل سے بولا کہ اے نیکنام　　بحال ہے تیرے پر یہ اپنا کام
میں شاہ سے کرونگا تیری سب ثنا　　مجھے تئیں ترا کام سب خوش لگا
جو پھر پاندان اور دو شالہ منگا　　وہ عامل کتئیں کو دیا ہے اوڑہا
خوشی سے وہ آداب لایا بجا　　اور عاقل کی تعریف کرنے لگا

در بیان روانہ شدن عاقل وزیر و پہولبیری بہ شہر روم نزد نظر بند شاہ

جب بصرہ سے عاقل روانہ ہوا / سو عاقل نے ہمراہ اوسکے چلا
پہر عاقل نے دیکہہ اوسکو کہنے لگا / قسم سرکی ہمراہ میرے نہ آ
خوشی ساتہ بصرہ مین جا تو شتاب / جو کچہ ہے وہ بہیج فرد حساب
چلا جبکہ عاقل نے تسلیم کر / سیہ قسطنطنیہ چلے سر بسر
غرض دس گہڑی دنکو پہنچا ہے جا / وہ لشکر مین اپنے وہ داخل ہوا
بلا چوکیدارون کو بولا ہے وہ / کہ دو اجنبی شخص اگر آئے تو
نزد کو میرے پاس لے آؤ تم / خبر مجہکو جلدی سے کرواؤ تم
وہ پہر حکم احکام کرنے لگا / ضرور اوسکو جو جو کہ تہا سو کہا
خبر پہر جو عاقل کو پہنچائے ہین / کہ وہ اجنبی شخص دو آئے ہین
سنا سو سیہ عاقل نے بولا بلاؤ / میرے روبرو اونکئین جلد لاؤ
غرض اونکو عاقل کے وہان لیچلے / سو وہ روبرو آکے مجرا کئے
تب عاقل نے دربار برخاست کر / چلا اون کے ہمراہ ہوشیار ہو
وہ گہر جا کے دونون نے بتلا دیا / سیہ عاقل نے دیکہہ اوسکو حیرت کیا
تمامی وہ گہر تہا طلائی بنا / مرصع کا سارا ہوا کام تہا
پہر اطلس کا پردہ وہ تہا دروازہ پہ / کہڑے لوگ تہے وہان صفین باندہکر
کئے سارے تسلیم عاقل کو آ / پہر عاقل نے اوس گہر مین داخل ہوا
یہی دیکہا جو آکر گہڑی ہے پری / وہ عاقل کنتین دیکہہ کر ہنس پڑی

پری نے پکڑا ہاتھ عاقل کا تب
دکھائی ہے وہ گھر جو آراستہ کیا سب

وہ گھر دیکھ عاقل بہت خوش ہوا
پری ساتھ چھپر کھٹ پہ بیٹھنے لگا

سفر کا نہیں رنج تمکو ذرا
تمہارے تئیں آرام ہوگا سدا

پری بولی عاقل کو اے بادشاہ
یہ ناحق کے تو رنج میں کیوں پڑا

ہے مشکل تجھے اسپ ہونا سوار
سفر کر مرے ساتھ اے میرے یار

پھر عاقل کہا مجھکو مطلوب نئیں
میرے لوگ کو چھوڑنا خوب نئیں

میرے حق میں سب ہوونگے بدگمان
مجھے بولینگے جادو کر بیگمان

پری بعد کھانا منگائی وہیں
دو مل بیٹھ کھانا لگے ہیں کھانے کتئیں

پری نے منگائی ہے جب پاندان
رکھی روبرو شاہ کے لا پاندان

پری چاہی پھر ناچ کرنے کتئیں
تب عاقل نے بولا پری سے وہیں

سفر میں پریاں کو نہیں ہوگا رنج
ہے آرام دیکھو کہیں ہوگا رنج

میں ماندا ہوں اب سونے دے میرے عزیز
کہ اوٹھنا ہے پھر رات سے سحر خیز

غرض اوسنے سو یا رضا لیکے جب
پری سوئی اپنے چھپر کھٹ پہ آ

نہیں ناچ دیکھی پری نے ذرا
سوا دوست کے ناچ خوش نہیں لگا

پھر شب سے عاقل نے ہشیار ہوا
پری کو اوٹھا کر منگا ہے رضا

پری نے کرائی اوسے ناشتہ
وہ کھانا کھلا کر منگائی رضا

تب عاقل نے پھر وہاں سے باہر گیا
وہ کل کے طرح کوچ وہانسے کیا

وہی طور سے شخص دو آئے ہین
خبر لا کے عاقل کو پہونچائے ہین

او سی طور سے عاقل نام دار
رہا رات کو اوس جگہہ کامگار

سفر اسطرح سے وہ کرنے لگے
کہ جب سرحد روم داخل ہوے

عرضداشت عاقل نظر بند کیتین
لکہا اور روانہ کیا جلد وین

قدم دیکہنے پہر کے آیا ہون مین
غلانے جگہہ آ کے اُترا ہون مین

نظر بند خط پڑھہ بہت خوش ہوا
سو عاقل کو خط آوُ کر کر لکہا

پہر عاقل وہ منزل مین اترا جا
کہ اک روز تہا روم کا راستہ

پری نے تب عاقل کو تاکر خبر
پریان اپنے بلوائے دو معتبر

کہی تم نظر بند کتین دیکہو جا
بہت غور دریافت کر کر ذرا

خبر کان مین آکے بولو مجہے
وہ دونون پری سے ہو رخصت چلے

وہ دیکہیان سو آکر بیان یان سخن
نظر بند تو نہین مرد لیکن ہے زن

کہین اوسکی صورت کا ہم کیا حساب
ہے وہ ماہ جون پنجۂ آفتاب

سہیلیان کہڑیان گرد ہے اوسکے پاس
نہین مرد جاتا ہے کوئی اُس پاس

مگر مرد بیٹہا ہے کوئی اوسکے پاس
کہ ہے دوستی دونون مین بیقیاس

پری نے یہہ سن قصہ حیران ہوی
بہت دلین اپنے پریشان ہوی

پری پاس عاقل نے جا کر کہا
ملونگا علی الصبح مین شاہ سے جا

پری نے یہہ عاقل سے سنکر ہنسی
نظر بند کا حال کہنے لگی

سبھی اوس سے پوچھنے نظر بند کا حال   لگے دونون ہونے وہان قیل و قال

تب عاقل سے کہنے لگی ہے پری   عزیز ہے بہت مجھکو خاطر تری

ترے شاہ کے مین روبرو ہونگی   رہونگی نہین اور وہان بہت تو نہ ستی

پر سے تب عاقل نے ہنس کر کہا   میرے ولیکن بہی یہ غرض تہا سدا

وہ دونو نے اسطرح باتین کرے   اور آپسمین پہر ہاکے ہنسنے لگے

تب عاقل سے کہنے لگی ہے پری   جواہر تو پہنتا ہے کبہی

غرض تو جواہر ہین کل بہلا   کہ ناخوش ہو ہے کہ شاہ ترا

جو ہے خوبصورت ترا بادشا   تو اپنے کو بہی خوبصورت بنا

کہ ثانی نہین حسن مین کوئی ترا   دو چندان تیرا حسن پہر ہوئیگا

تب عاقل لگا عذر کرنے کتین   نہین پہنونگا کچہ جواہر تو مین

یہہ معمول میرا میرے تئین ہے سب   جواہر کی مجکو نہین ہے ہوس

پہر عاقل سے کہنے لگی ہے پری   خوشی مجکو منظور اب ہے تری

غرض رات کتین وہ کہانیکو کہا   بہی سو گئے ہین دونون بچہونے پر جا

پری پچھلے شب سے اوٹہی ایکبار   سو عاقل کو خود آکے کی ہوشیار

پہر عاقل نے ہشیار جلدی سے ہو   وہ دہو ہاتہہ منہ اور کیا ہے وضو

پری نے کرائی اوسے ناشتہ   تب عاقل پری سے یہہ کہنے لگا

نظر بند کے پاس مین تو چلا   مجہے بول اوتر گئی تو کس جگہہ

پری بولی جان خوش لگے تیرے تئین / اوتر کر دونگی خبر تیرے تئین
وہ دو آدمی کو مین بھجواتی ہون / تیرے تئین میرے پاس بلواتی ہون
پھر عاقل پری سے یہہ کہنے لگا / سلام اب ترا شاہ سے کہنا ہوگا
پری بولی کچھ مجھکو درکار نین / نظر بند سے کچھ مجھے کام نین
اگر ہو تو ہوگا ترا بادشاہ / میرے تئین نہین کام اوس سے ذرا
یہہ کہکر پری نے ہنسی کھل کھلا / یہی عاقل بھی ساتھ اوسکے ہنسنے لگا
پری سے تب عاقل لیا ہے رضا / وہ دیکھا ہے باہر جو آکر تو کیا
پری سب جو حور ہے کوچہ کتنی ہشیار / اور اپنی ہی کرتے ہین بس انتظار
تب عاقل نے اون سب سے کہنے لگا / مین جاتا ہون شاہ پاس اپنا چلا
تم آہستہ آہستہ آؤ بہلا / یہہ بولا سو گھوڑے پہ عاقل چڑہا

بیان میں جانا عاقل کا حضور مین نظر بند بادشاہ کے اور پوچہنا حال پری کا عاقل وزیر سے

روانہ ہوا عاقل ہوشیار / وہ گھوڑے کو دوڑا کے بے اختیار
پری دو پریون کو بلا کر کہی / کہ عاقل کے تم ساتہ جاؤ ابہی
ملاقات عاقل کی تم دیکہہ آؤ / مجھے آکے جلدی سے دیجیو سناؤ
چلا گھوڑے پہ چڑہکے عاقل ہے جب / وہ دروازہ پر شاہ کے پہونچا ہے تب
پڑی غل کہ آیا ہے عاقل وزیر / ہوی خلق سب خوش برنا و پیر

جو ارکان تھے شاہ کے چل گئے   حسد اور بغض سے وہ سب گل گئے

سہیلیاں خبر شاہ کو جا کئے   کہ عاقل وزیر آ کے باہر کھڑے

سہیلی کو بولا نظر بند جاؤ   اب عاقل کتئیں تم بلا کر لے آؤ

سہیلی نے آ کر بلا لے چلی   جب عاقل کو دربار میں لیگئی

جب عاقل نے دیکھا ہے جو شاہ کتئیں   مؤدب بجا لایا آداب میں

سمن اوسکو تعظیم دیکر ملا   نظر یون اوس سے کہنے لگا

جو بصرے میں مارے ہو تم اژدہا   میرا دل بہت تم سے ہے خوش ہوا

تمہارے نہ آنے سے سب میرے کام   پڑے سے ہوئے ابتر ہیں ابتک تمام

تب عاقل نے بصرے کیا سارا حساب   گذارا ہے شہر کے نظر سے شتاب

وہ بصرے کے عامل کی بہی سب ثنا   نظر بند سے عرض کرنے لگا

نظر بند عاقل ستی خوش ہوا   منگا کر اوسے پاندان ایک دیا

بجا لایا آداب عاقل اوسے   پہر سے جا کے یہ سب پری سے کہے

ہنسی ہے پری نے پر وفسے یہ سن   وہ جنگل میں اوتری ہے جا بے سخن

دئے بہیج دو شخص یہ معتبر   کہ عاقل کتئیں جا کے بولی خبر

وہ دو شخص بہی آ کے باہر کھڑے   جو لبس انتظاری میں عاقل کے تہی

نظر بند عاقل سے کہنے لگا   تو باندا ہے گھر جا کے آرام پا

تب عاقل نے آداب لایا بجا   غرض شہر سے رخصت ہو باہر چلا

وہ شخص عاقل کو تسلیم کر
تب عاقل ہو گھوڑے کے اوپر سوار
سو جنگل میں لیگئے تب عاقل کو آ
کہ جنگل میں ہے خلق کا اژدہام
سبب سے وہ کھنڈوں کتیں کہو دیکے
وہ وہ نوں سے عاقل لگا پوچھنے
لگے وہ کہ یہہ دیو ہیں سب تمام
پری ہے کی [illegible] اون کتیں
سب عاقل تماشوں کتیں دیکھتا
وہ چل پیشوا آئی اوسکے پری
پری بولی عاقل سے پھر مسکرا
تو بیٹھا تو نہ ہو ویگا سامنے
بھلا اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا
ترے باپ ماں کو بلاتی ہوں میں
کہ اسطرح کبتک رہیگا تو خوار
نظر بند نے حیران ہو کچھ سخن
یہہ سنکر تب عاقل نے ہنسنے لگا

پھر عاقل کتیں بولے ہیں وہ خبر
پرے ساتھ لیکے چلے ایک بار
وسا وہاں عجب ایک سب غل ہوا
وہ پہاڑ کی کوتیں کاٹتے تھے تمام
سے جنگل کو شغل نگینہ سے کیے
کہ یہہ کون ہیں بولو تم میرے پیے
وہ بے شکل انسان کرتے ہیں کام
کہ تا نہ ڈریں لوگ دیکھ اوسکتیں
محل میں پھر اس کے سے داخل ہوا
پکڑ ہاتھ میں ہاتھ اوسکے چلی
نظر بند تو دیکھہ
تو جا کر کھڑا ہو ویگا سامنے
تو مت ہو کہ دے کہ ہوں بادشاہ
کہ ایک بات میں یہاں لے آئی تجہیں
تو شاہی کی شہرت دا ایکبار
ہر ایک جا پہ مشہور ہو گا سخن
پھر اوسکو کہا صبر کر تو ذرا

که جلدی سے کرنا مناسب ہین
پری بولی مختار ہے پادشاہ
غرض کہانا کہائے ہین دونو ملکا
نظر بند بکاول کو ہوئے ہین
بکاول نے کہا نیکا تورہ پکا
کیا ہے حکم شاہ عالیجناب
وہ ڈھونڈ کر شاہ کو بولے ہین
تب عاقل کے ہمراہیونکو بولا
کہ تبلاؤ عاقل کے تم گہر کتین
کہ بہیجے سے تا حال ہم اوسکتین
وہ جب دن ستی مر گیا اژدہا
سدا دن کو ہم دیکہتے تہے اوسے
نظر بیچ سنکر تعجب ہوا
تب عاقل نے ہشیار ہو اپنی کہا
مین عاقل ہون دربار سے تو رہا
کیا آو [illegible] شب کتین جا کر [illegible]
[illegible] عاقل [illegible]

کرو گنگا مین [illegible] کام پر اب نہین
مین کہتا جو تہا تجہکو سو کہہ [illegible]
سو پہر دو پہر کو وہ سوئی [illegible]
پکا ایک تورہ یہہ فرمائے [illegible]
نظر بند کتین دکہایا لیجیے
کہے جا کے عاقل کو وے [illegible]
کہ عاقل کا کہین ہی پتہ نہین
لگا پوچہنے اون سے یون بادشاہ
وہ سب عرض کرنے لگے شاہ [illegible]
وہ کس جا اوترتا سو دیکہے نہین
نہ دستا ہے اوس دن سے اوسکا پتا
مگر شب کتین دیکہتے کہین نہ تہے
وہ کہانے کتین کسکو دلوا دیا
پری کی سنا تہ بولا یہہ یون [illegible]
پری بولی کسوقت پہر آئیگا
پہی کہا نیکو کہا ونگا پہر آ کے مین
[illegible] کیا [illegible]

وہ پھر اپنے گھوڑے پہ چڑھکے چلا | نظر بند کو جاکے مجرا کیا
نظر بند دیکھا سو پوچھا اوسے | کہان اوترے ہو تم کہو میرے پیسے
کہ کہانیکے تورے کتین مین لگا | تمہارے لیے مین کل بہجوایا تہا
وہ لوگان تمہین ڈہونڈ کر لائی مین | تمہارے تئین ہرگز نہین پائے ہین
یہہ عاقل نے سن شہ سے کہنے لگا | مین خلوت مین بولونگا سب ماجرا
نظر بند عاقل سے سن چپ رہا | اسیطرح سے دن گذرنے لگا
جو دربار برخاست شہ کو ہوا | اوسیطور عاقل نے گہر کو گیا
پری ساتہ عاقل نے جاکر کہا | تری مہر کنجیان مجہے دے لے آ
مین دیتا ہون ایسا نظر بند کتئین | پری ہنس کے بولی ہے عاقل کو دین
مجہے تجہہ سے ہے کام اے بادشا | نظر بند سے نین کام مجہکو ذرا
مین دی ہون تجہے تو اوسے کیا ہی کر | مین تیرے پہ عاشق ہون اے شیر نر
خزانہ وہ کنجیان مین بخشی تجہے | تو خواہ اوسکو رکہہ یا اوسے پہینکدے
تجہے پہلے شاہی تہی انسان کی | کہ اب بادشاہی پرستان کی ہے
ترے ہاتہ مین انس و جن آئے سبہی | تجہے اقتدار ہی نہ تہا سو کبہی
یہہ باتین وہ آپس مین کہنے لگی | یہہ کہہ کہکے آپس مین ہنسنے لگی
سو پہر کہاکے وہ سو یا ہے جا | کیا صبح کو اوٹہکے پہر ناشتا
پری سے وہ مہر و کنجیان کو لے | نظر بند سے عاقل نے جاکر ملے

وہ معمول پر اپنے مجرا کیا
ہوا ہے جو دربار برخاست جب
تب اپنے سہیلی سے عاقل کہا
کہ کچھ عرض کرنا مجھے ہے ضرور
یہہ سنکر سہیلی محل مین گئی
پلنگ پر تہا لیٹا نظر بند تب
سو کہا تہا پلنگ پر وہ تاج شہ بو
سہیلی جو بولی نظر بند کو جا
نظر بند بولا سہیلی کو تب
سہیلی نے عاقل کتین لیچلی
سو عاقل نے مجرا کیا در حضور
کہا تب نظر سہیلیان کو جاؤ
نہ دیکہا ہے عاقل نظر بند کتین
کہ جس روز عاقل نے آیا تہا
نظر بند کتین پہر نہ دیکہا ہے وہ
تب عاقل نظر بند کے نزدیک جا
کہا سنہ کو مارا جو مین اژدہا

تہا کام کرتے ہمیشہ کا شب تہا
نظر بند محل مین گیا اور شہر کتے تب
نظر بند کتین تہور بو لوجہا
ہوا حکم تو آؤن مین در حضور
نظر بند سے جا کے وہ سب کہی
ہوا کے وہ سب پیچ کر جو تہا سب
پڑے تہے بکہر کر کے بالین بیچ
اوٹہا تاج کتین وہ سر پر رکہا
کہ جا کر بلا لا تو عاقل کو اب
حضور نظر بند مین حاضر ہو تہا
کہا مجہکو کہنا ہے اب کچھ حضور
اور عاقل کو بولا کہ نزدیک آؤ
تلے کر نظر اور کہڑا جا کے وہین
تہا شاہ کتین دیکہکر غش کیا
تہا وہ نیچے دیکہے ہو جب روبرو
مناسب جو سمجہا سو شہ سو کہا
نہ تہا اژدہا وہ مگر دیو تہا

تعجب کیا ہے نظر بند سن — لگا پوچھنے پھر اوسیکا سخن
پھر عاقل کہا اوسکو دختر ہے ایک — کہ ہے پہول پری کر اوسے نام نیک
جو وہ پہول پری آئی ہے میرے سات — مسخر سبھی دیو ہین اوسکے ہاتھ
اب وہ ہاتھ مین ہونگے حضرت کے سب — نظر بند سن مسکرایا ہے تب
خیال یہہ نظر بند کتین ہوا — پری کو بہت شاد ہے عزت کیا
تب عاقل نے مہر اور کنجیان نکال — دیا نذر ہے شاہ کو باکمال
خزانہ جواہر کی یہہ ہین کلید — یہہ ہے دوسرا مہر دیو سفید
خزانے کو اوسکے کئے کچھ حساب — جواہر کتین بہی نہین کچھ حساب
نظر بند تب خوش ہوا بے قیاس — کہا مہر و کنجیان رکہو میرے پاس
تمہارے سوا دوست نین کوئی میرا — رکہو اوسکتین پاس اپنے لیجا
بہی یون ہنس کے کہنے لگا بادشاہ — کہو تم پری سے تم اسوقت جا
کہا ہے نظر بند تمسکو سلام — کہا ہنس کے جا بول میرا پیام
نظر بند عاقل کو رخصت کیا — چلا جلد سے شاہ کا حکم پا
اوسیطرح سے آکے تہے دو جوان — چلا اونکے ہمراہ یہہ نوجوان
پری سے کہا شہ کا جا کر سلام — پری نے ہنسی سن کے شہ کا پیام
کہی تم لیجاؤ میرا بہی پیام — نظر بند کتین کہنا میرا سلام
پھر عاقل نے معمول پر اپنے جا — سلام پری شہ سے آکر کہا

سیہہ پیغام سن شاہ ہنسنے لگا / پہر عاقل لگا کام پر اپنے جا
اسیطرح سے دن گذرنے لگے / خوشی خرمی سے وہ رہنے لگے
مگر دل مین عاقل رہا بس خفا / کسی بات سے وہ نہین خوش ہوا
بہی دربار کرنے کو آتا تہا وہ / پری پاس پہر شب کو جاتا تہا وہ
پری ساتہ عاقل نے ایک دن کہا / نظر بند کو کچہہ تماشہ دکہا
پرستان کے جو عجائب تمام / نظر بند کتیئن دکہا والسلام
پری سنکے بولی دکہاتی ہون نہین / نظر بند کتیئن بلاتی ہون مین
پہر ایک دن مقرر کئی ہے پری / اور عاقل کو اسطرح کہنے لگی
تو کل شاہ کو یہان بلا کر لے آ / سلام اور میرا اوس سے پہر بول جا
تب عاقل نے بولا کہ کچہہ نہین تہیا / بلاتی ہے کیونکر تو اے نامدار
پری بولی ہم مین کرشمات ہین / بہت یاد ہمکو طلسمات ہین
نہ معلوم ہوگا تیرے تئین ابہی / معہ فوج شاہ کو بلا لا سبہی
جو شاہ پاس اوٹہہ صبح عاقل گیا / سلام پری جا کے شاہ سے کہا

بیان طلب کرنا پہول پری کا شاہ نظر بند کتیئن واسطے ضیافت کے گہر مین اپنے اور طیاری کرنا بادشاہ کا سواری وغیرہ کتیئن اپنے

کہا یون پری بولی اے تاجور / قدم رنجہ فرماوے کل میرے گہر
کہی ہیو لپری آپ کتیئن پیام / بہی ہے عرض کی فوج لانا تمام

نظر بند یہہ سنکے ہنسنے لگا
اور عاقل سے اسطرح کہنے لگا

سواری کو میرے کرو تم تیار
جو کرنا ہے سب کچہ کرو کاروبار

یہہ عاقل نے سن شہ کو تسلیم کر
سرانجام کرنے لگا سربسر

بلایا ہے بخشی کو وہ سب کپتین
جو کوئی کارکن تہے سو اون سب کپتین

کہا اون کو تم دو پہر رات سے
رہو ہوکے تیار سب بات سے

جو تم پہن کپڑے بہتر تمام
جواہر کپتین پہنو با احترام

رہو پاس جا شاہ کے تم تمام
چلو شہ کے ہمراہ سب خاص و عام

یہہ بخشی سے عاقل نے بولا مگر
کہ تم شاہ کی فوج تیار کر

سبہی فوج ہمراہ رکھو شہ کے
کہ جیون گرد حلقہ رہے ماہ کے

مرصع جواہر منگایا ہے وہ
سو کشتیون مین سارا چہایا ہے وہ

بہی ہتیار خاصے نکالا ہے او
دیا بہیج سب شاہ کے روبرو

یہہ دیکہا سو شاہ نے بہت خوش ہوا
بہت خوب ہے یہہ رکہا او کہا

سبہی بندوبست اور سبہی کام کر
کیا گہر کپتین اپنے وہ نام ور

پہری پوچہی آتا ہے کیا شہ تیرا
تب عاقل نے بولا کہ ہان آئیگا

پہر عاقل نے کچہ تہوڑا کہا باہی کہا
بہی کچہ دیر تہوڑا سا سو کر اوٹہا

پری سے رضا لیکے عاقل گیا
سواری کی تیاری کرنے لگا

نظر بند سمن ساتہ کہنے لگا
سے عاقل بہت کچہ تیاری کیا

وہ اپنے پری کو دکہانے لیے ۔ یہہ تیاری کرتا ہے اسو اسطے
کہ نوکر ہون مین اوس شہنشاہ کا ۔ بڑائی پری کو کر لگا دکہا
اسطرح کے باتین کرنے لگے ۔ وہ آپسمین مل دونو ہنسنے لگے
پہر عاقل نے اسطرح کہنے لگا ۔ سیر شام پرخاست ہونا بہلا
جو آرام پاوین یہہ گہر جا تمام ۔ چلے وقت پر آوین سب خاص عام
پہر عاقل نے شاہ سے لیا ہے رضا ۔ خوشی خرمی سات گہر کو گیا
پری کو سب احوال آکر کہا ۔ اور کہا نیکے کتین جا کے کہا سو رہا
اوٹہا وہ پہر دو گہڑی رات کو ۔ پری کو اوٹہایا ہے چل جلد او
کہا مین تو جاتا ہون رہ ہوشیار ۔ یہہ بولا سو عاقل چلا ایکبار
وہان جا کے دیکہا تو سب ہین تیار ۔ وزیر و امیر و صغار و کبار
بہی ہاتہی و اونٹان و گہوڑے تمام ۔ کہڑے لوگ جوڑے پہنکر تمام
عماری و چنڈول اور نال کی ۔ ہے تیار خاصے کتین پال کی
ہے مشعلچیان سب کہڑے جا بجا ۔ یہہ سب دیکہہ عاقل بہت خوش ہوا
سہیلی سے عاقل یہہ کہنے لگا ۔ تم ہشیار شاہ کو کرو جلد جا
سہیلی نے دوسرے کو بولی ہے جا ۔ یہہ سن راز کو اوسپہ کہولی ہے جا
یہان یہہ سہیلی نے عاقل ستی ۔ تب اسطرح سے باتین کرنے لگی
میرے تیئن عجب دستی ہے آج رات ۔ کہ گویا نظر بند کی ہے برات

وہ دن جلدی بتلا دے تمکو خدا ۔ تب عاقل سہیلی سے آئین کہا
کہا مین بہی چاہتا ہون حق سے مدام ۔ یہی فکر ہے میرے تئین صبح و شام
کرون مین نظر بند کی شادی کا کام ۔ بحق محمد علیہ السلام
غرض جا سہیلیان نظر بند کتئین ۔ اوٹہایا ادب ساتھ مین جا کے دئین
کہے آپ کی ہے سواری تیار ۔ سب حضرت کی کرتے ہین اب انتظار
تب اوٹہہ پادشاہ جلد منہ ہاتہ دہو ۔ وہ خلعت منگا بہیجا ہے دو برو
سے خلعت کو پہنا نظر بند جب ۔ بندہا ہے جواہر کتئین جلد سب
مرصع کے ہتیار سارے لگا ۔ اور تلوار لے ہاتہ مین شاہ چلا
جو دربار دیکہے تو سب ہین تیار ۔ مگر اپنی ہے سب کتئین انتظار
اور عاقل شہنشاہ کو مجرا کئے ۔ سبہی تب شہنشاہ کو مجرا کئے
پہر عاقل سے پوچہا نظر بند نے ۔ کہ کیا ہے سواری کو میرے لئے
کہا سب سواریان ہین حاضر تیار ۔ پسند آوے جو اوسمین ہونا سوار

دربیان رفتن نظر بند شاہ نزد حویلی پری برائے ضیافت

ہوا ہاتہی کے تخت پر شاہ سوار ۔ کہ گویا سما پر ہوا ماہ سوار
سمن کو دیا پالکی شاہ منگا ۔ اور عاقل نے گہوڑے پر اپنے چڑہا
تہے مشعلچیان چلتے دو راستہ ۔ گویا دولہ شب گشت کو ہے چلا
سمن نے نظر بند سے کہنے لگا ۔ کہ اے بہائی صاحب سنو تم ذرا

کہ سب پہنے رہینگے مکمل لباس
سبب کیا کہ یہ پہنتا کچھ نہیں
سواری کی بہی اسکے کچہ نہیں ہے نشان
سہیلی تہے شاہ کے خواصی مین جب
تو عاقل کنتین بول جلدی پکار
نہ مقدور ہے میرے تئین زینہار
یہہ سنکر بہت بادشاہ خوش ہوا
یکایک ہوی صبح جنگل مین جب
گویا ہو بہو ایک نوشہ چلا
وہ وقت جوانی وہ دل پر امنگ
جو مشعلچیان مشعلون کو بجہا
نمودار اوس جا محل ایک ہوا
محل جبکہ نزدیک شاہ کے ہوا
کہ تہالی تہی یاقوت کی اوسکے ہاتھ
تب عاقل نے بولا لیجا شاہ پاس
نظر بند دیکہا تو اوسمین ہے کیا
نظر بولا اے روشن ضمیر

ایک عاقل نہ پہنا سو مین ہون اوداس
مقام تعجب ہے بس میرے تئین
ہمیشہ کا گہوڑا ہے اسے بہا پہچان
نظر بند نے اوسکو بولا ہے تب
میرے خاصے کوتل پہ ہو وے سوار
جو حضرت کے کوتل پہ ہوئین سوار
اور عاقل کی جا اپنے دل مین کیا
سمایا ہوا ہے وہ جنگل مین سب
وہ جنگل کی سبزی ثمر کی ہوا
وہ فصل بہاری عجب رنگ ڈہنگ
لیئے اپنا اپنا وہ سب راستہ
نہ تہا اوس کا ثانی وہ بے مثل تہا
تب ایک سرخ پوش آدمی آملا
وہ عاقل کے پاس آیا ہے نیکذات
گیا شاہ کے نزدیک وہ با حواس
کلید ایک یاقوت ہے بے بہا
لیجا وے تو اوسکو یہ عاقل وزیر

اونے ہوکے حیران تب ڈھونڈتا
جب عاقل سے پوچہا ہے نزدیک جا
تب عاقل بہت ہنسکے کہنے لگا
وزیر اوسکو سنتے ہی حیران ہوا
غرض لیکے کنجیان کو عاقل نے جب
وہ دروازہ کہیلتے دسی ایک فضا
پہر ایک شخص آ شاہ کو آکر کہا
کہ جب باغ مین شاہ داخل ہوکے
سبہی باغ یاقوت سے تہا بنا
غرض شاہ اترا حویلی کے پاس
حویلی سے وہ شخص پیدا ہوے
جو کہدی اوسکو نے دیکہا سو حیرت کیا
محل مین چلی شاہ کو لے نیک بخت
وہی آپ کا تخت ہے بیچ سو
وہ بائین طرف کو جو ہے اک بچہا
یہہ سنکر نظر بند ناخوش ہوا
پری اوسپہ عاشق ہے دل جان سے

چلا ہے وہ اک ساک کہتین پوچہا
کہ عاقل وزیر اوسمین کون ہی بتا
مین عاقل وزیر ہون مجہے دیکہ آ
مدام اوسکو کہتے تہے وہ پادشاہ
محل کا وہ دروازہ کہولا ہے تب
عجب ایک وہان تب سمایا وسا
نظر بند کو تشریف لاؤ کہا
سب ارکان ہمراہ پیادہ چلے
ہوا ہوگا سرخی کا وہان ایک سما
بہت خوش ہوا بادشاہ بیقیاس
نظر بند کو آکے مجرا کئے
سمجہ اوسکنین زن بہت دنگ ہوا
بچہے تہے مرصع کے وہان تین تخت
ہمارے وہ شاہ کا اودہر ہے سواو
سمن شاہ کا تخت وہ ہے کہا
تب اسطرح سے دل مین اپنے کہا
اوسے شاہ کہتی ہے اس شان سے

غرض تخت پر بیٹھا ہے شہریار — سمن تخت پہ اپنے بیٹھا وہ تیار

وہ ارکان وہ عاقل سبھی تہو کہڑے — سبھلی سے تب شاہ کہنے لگے

سبہوں کو تو کہہ جا کے بیٹھیں کہیں — اور ایک کرسی لا دیو عاقل تئیں

سبہلی کہی سب تئیں بیٹھو جا — اور عاقل کو کرسی دلی پہلے آ

تب عاقل نے آداب لا یا بجا — یہی بیٹھا ہے وہ کرسی پر اپنی جا

پری یہہ سبھی دیکھ حیران ہوئی — پری کا سے یہہ سب ماجرا جا کہی

پہر ایک شخص عاقل کے نزدیک آ — وہ کچھ کان میں بولا عاقل کے جا

تب عاقل کہا شاہ کتئیں کہو — کہا جا کے وہ شاہ کے روبرو

طوایف سب حاضر ہیں اب ناچنے — ہوا حکم تو آئینگے سامنے

نظر بند عاقل کتئیں تب کہا — بہت خوب اون کو تم لاؤ بلا

تب عاقل نے اوس شخص کتئیں کہا — اوسنے جا طوایف کو لایا بلا

بلانے وہ اونکو گیا ہے جو تب — ہوی اون کی آمد عجب کچھ غضب

وہ آنے لگے سارے اس آن سے — یہہ مہمان ہوسے اون کے فرمانے

لباس اونکا تہا سرخ سر تا بہ پا — وہ پہنیاں تھے سب گہنا یاقوت کا

جو مجرا کیا آکے شاہ کو وہیں — سو وہ پہر لگیاں رقص کرنے کتئیں

غزل فارسی تب یہہ گانے لگیاں — نظر بند کتئیں سنانے لگیاں

غزل

میمنت باد ترا این تخت و تاج — از شہنشاہان بگیری تو خراج
تا ابد باشی تو در امن خدا — باش با صحت ہمیشہ خوش مزاج
زیر تیغت خصم تو بسمل شود — تیز شمشیر تو باشد ای سراج
نیست مثل تو شہنشاہ درجہان — عالمی را ہست از تو احتیاج
یا محمد باشد این شاہ خوش مدام — تا ابد باشی شہا با تخت و تاج

غرض انکو سب دیکھکر خوش ہوے — نظر بند وہ ڈھب دیکھکر خوش ہوے
پھر اک شخص عاقل کو بولا ہے آ — کہ تیار خاصہ ہے سب شاہ کا
تب عاقل نے بولا کہ شاہ سے کہو — کیا عرض وہ شاہ کے روبرو
یہہ سن شاہ عاقل سے کہنے لگے — کہ چلنا ہمین کان سون بولو مجھے
تب عاقل کہا ہے کہ حضرت اوٹھو — میرے آپ ہمراہ ہوکر چلو
کہ خاصہ ہے تیار حضرت لئے — نظر بند یہہ سن تخت پر سے اوٹھے
تب عاقل بتانے لگا شہ کو راہ — پھر عاقل کے ہمراہ چلا پادشاہ
وہان جاکے دیکھے تو ایک ہے محل — سبھی خاصہ تیار ہے وہان سگل
طلسمات سے سرخ دستے طعام — تب حیرت کئے شاہ نے دیکھہ یہہ کام
وہ خاصے کو کھانے کے تئین دھوکر ہاتھہ — سمن اور نظر بند بیٹھے ہین ساتھہ
جو مل دونو نے کھانا کھانے لگے — وہ کھانیکی لذت اوٹھانے لگے
نظر بند کھانیکو کھا کر اوٹھا — سب ارکان بیٹھے ہین بعد اوسکے آ

وہ کھانے کو کھا کر تمامی اٹھے
سب ادنی و اعلی گو تو تب بیٹھے
پری کو خبر جا کے پہنچی تمام
پری سن کے یہہ حال تب جل گئی
بھیجی بعد از پری کی سہیلی یک آ
پری نے کہی شاہ کے تئین سلام
اکیلا اگر گھر کے اندر تون آ
تب عاقل کہا تم کہو شہر سے جا
یہہ سن کر شہنشاہ خوش ہوا اوٹھا
محل مین گیا شاہ گردون وقار
نظر بند محل مین جو داخل ہوے
جدہر دیکھے تو لال تھا لالہ زار
پریان سب مکلل ہو آراستہ
نظر بند محل مین جو داخل ہوے
پری دیکھ اسے تخت پر سے اوٹھی
ای ہمشیرہ صاحب نہ دیکھا کبھی
پری ہنسکے بولی کہ ای بادشاہ

سبھی فوج کو اوس سے چھٹنے لگے
جو کھانا تیکلے تئین کہنے سے ہو خوش ہوے
کہ عاقل نے کھایا نہین کچھ طعام
وہ کس وقت اوس بعد بیٹھنے لگی
کہی ہے وہ عاقل نے آہستہ جا
مرے پاس آؤ کہی ہے پیام
سہیلون کو ہمراہ لے پادشاہ
پری کو سہیلی کہی شہر سے آ
سہیلون کو ہمراہ لیکر چلا
گیا سات بھی عاقل نامدار
اوسے وہان تماشے عجایب دسے
عجب وہان سمایا ہوا تہا بہار
کھڑیان تہیان صفان باندھ دور استہ
دیکھے ہیں تخت بیٹھے اوسی جا پچھے
نظر بند کو تعظیم دیکر بٹھایا
پریان کو بھی اور یہہ تماشا دیکھی
کہ بیٹھو جی اس تخت پر اپنے دیا

نظر بند بیٹھا ہے جا تخت پر
پری دل مین اپنے یہہ کہنے لگی
کہ سچ واقعی خوب صورت ہے یہہ
نظر بند نے پھر پری سے کہا
پری بولی مجکون بہی ای پادشاہ
پری بولی پھر شاہ سے تب یہہ بات
نظر بند تب دل مین ہی جل گیا
پری بولی ہان شاہ عاقل میرا
بولا لیو عاقل کے تئین جلد جا
ہمارا شہنشاہ کیا تمکو یاد
تب عاقل کے تئین پھولپری دیکھکر
ہوا یہہ نظر بند کے دلمین داغ
پری جا کے پکڑی ہے عاقل کا ہاتھ
پری کو قسم دیکے بولا ہے او
نہ ہرگز مجھے تخت پر تون بٹھا
پری ہنس کہی ای شہ کامگار
تون آپ بن بنا اوسکا نوکر ہوا

پری آپ نے بیٹھی ہے آ تخت پر
بندہ ماشہ میرا عشق جو اس ستی
جو مورت مین کیا خوب مورت آیا یہہ
نہایت مجھے شوق تہا آپ کا
ترے دیکھنے کا بڑا شوق تھا
مرا شاہ تمہارے نہ آیا ہے سات
وہ عاقل وزیر ہی پری سے کہا
نظر بند سہیلی سے اپنے کہا
سہیلی نے بولی ہے جلد لیسے آ
یہہ عاقل نے سنکر چلا مثل باد
چلی بیٹھو اتخت پر سے . . اوتر
نہتا باغ وہ بلکہ تھا داغ داغ
چلی لیکے اوسکے تئین اپنے سات
یہہ کا کا مان نکر شہ کے تو روبرو
یہہ شیوہ نکر تون برائے خدا
تون اپنے کو یون کی بنایا ہے خوار
اور عزت کے تئین بات سو کہو دیا

نہین خوب کچھ کام یہہ تیرے تئین
یہہ شیوا تو خوش آتا نہین میرے تئین

یہہ کہکر پری نے بہت چڑ چڑا
وہ بیٹھی ہے تب تخت پر اپنے جا

نظر بند عاقل کے تئین دیکھکے
منگایا ہے کرسی ایک اوسکے لئے

وہ آنے نہین کرسی کہا بیٹھہ جا
تب عاقل نے کرسی پہ بیٹھا ہے آ

پری زاد یہہ دیکھہ حیرت کرے
اور آپسمین وہ باتین کرنے لگے

کہ جب وہ پہر کا سمایا ہُوا
پری سے نظر بند کہنے لگا

ای ہمشیر صاحب مجھے دو حکم
مین جاتا ہون باہر اگر ہو حکم

پری بولی جس طرح سے مرضی ہو
وہی کام ای پادشاہ کیجیو

غرض شاہ نے لے پری سے رضا
لے عاقل کو ہمراہ اپنے چلا

پری سے نظر بند کو تعظیم دی
خدا حافظ ہے کرکے اوسکو کہی

نظر بند تعریف کرنے لگا
پری کی بہت سے کیا ہے ثنا

تب عاقل کو بتلا کے شہ نے کہا
کہ اوسکے طرف سے ہمین یہہ دسا

نہین تو پرستان کہان ہم کہان
نہین ہم سنتے تہے کبھی داستان

ہزاران ہے شکر خدائی کریم
میسر ہمین ہو یہہ نعمت عظیم

اسی قسم کی بات کر بادشاہ
چلا ہے وہ باہر بفضل اِلٰہ

پہر عاقل کی تعریف کرنے لگا
اوسی طور توصیف کرنے لگا

گیا جب کہ دیوان خانہ مین شاہ
تب عاقل و کہا شہ کے تئین خوب آگیا

کہا اوسکے اندر اب حضرت چلو
نظر بند اوس گھر مین جب ہی گیا
پلنگ اور چپھر گہت تہا یاقوت کا
نظر بند نے وہان جا کے بیٹھا جب
تہے ہمراہ دو خوان لے آئے وہ
لگے عرض کرنیکو اور او ادب
نظر بند بولا پری کو ..... سلام
وہ گئے پیچھے خوانون کو کہلوائی ہین
فواکہ تر و خشک تہے اسمین سب
وہ بعد از سے خوانون کو خالی کرا
بٹے میوی جو کچہ خشک وہ تر...
بہ آرام پہر سو اُٹہا ..... پادشاہ
شہنشاہ کہا تے کیتئین شب کے کہا
پہر رات جس وقت گئی ہی گذر
کہ رخصت مجہے ہو تو مین جاؤنگا
پری بولی تم آب سے چلے جلد ہو
وہ پہر جوڑے بہجی ہی کشتیون مین لال

وہان جا کے آرام کرکے اُٹہو..
وہان کا مکان بہی سبہی لال تہا
بچہونا بہی وہان سبہی سرخ تہا
پری پاس سے شخص دو آئے تب
نظر بند کیتئین بہی دکہلائے وہ
ہماری پری بہیجی حضرت کو آب
وہ دونو چلے شہ کا سنکر پیام
جو میوی کیتئین اوسمین تہا پائی ہین
نظر بند کہا یا ہے تہوڑا سا تب
پری پاس بہجوا یا ہے پادشا
سب ادنی و اعلی کیتئین سربسر
اوسی طرح سے ناچ ہونے لگا
وہ گہر چلنے کا پہر تہیا کیا
پری کون کرایا ہے شہ نے خبر
میرا گہر ہے کوئی وقت پہاؤنگا
بہلا کل نہین پرسون پہر آئیو
جواہر سے بہجوائی ہے نونہال

پہر ملک کو ہر ملک کے مراتب کر ساتھ — وہ بہیجی ہے ہر یک کہتے ہین تکلفات
نظر بند یہہ دیکہکر خوش ہوا — سب ارکان پری کی کہتے ہین شتا
پری کہتے ہین بہیجا شہ پہر پیام — یہہ تکلیف کیون کہینچی ای نیکنام
پہچہے ڈالے ہو تم بستہ بندگی — ضیافت سے ہوئی مجکو فرخندگی
مجھے حکم ہو وے تو اب جاؤن کا — مین وعدہ پہ پرسون کو پہر آؤنگا
نظر بند پری سے یہہ وعدہ کیا — سوار ہو کے ہاتی کر او پہ چلا
تب عاقل کو بولا کہ تم میری سات — نہ آؤ یہان پر رہو آج رات
بہی میرے طرف سے کہو از پری — تمہین دیکہہ مجکو ہوئی ہے خوشی
پری کو میرا جا کے بولو سلام — ادا خوب کیجو مرا تم پیام
تب عاقل نے آداب لایا بجا — نظر بند نے گہر کو اپنے چلا
جو دار الامارہ مین داخل ہوا — سبہی لوگ کو اپنی رخصت کیا
سمن گہر کو اپنے گیا لے رضا — بچہونے پہ جا شاہ نے سو رہا
نظر بند صبح کو جو ہشیار ہوا — سو پہر تخت پر اپنے بیٹہا ہے جا
سمن اور درباریان سب ملے — پری کا سب احوال کہنے لگے
سمن اور نظر بند دونون نے تب — لگے باتین کرنیکو عاقل کے سب
سمن سے کہا شاہ کر دون وقار — یہہ باجی کہتے ہین کیا ہوا اقتدار
تمامی پریان اسکے ہین ہاتھہ مین — پرستان سب اسکے ہے باتمین

یون پہر شاہ نے وہ سمن سے کہا — کہ یہہ بہی ہے میری طرف سے ہوا
اوسے مار نے بہیجا مین اژدہا — تب یہہ اقتدار اوسکیتئین ہے ملا
بدل اوسکے جانے کوئی وہان اگر — یہہ سب ملتا اوسکیتئین مال و زر
سمن پہر نظر بند سے کہنے لگا — سدا دیکہتا ہو نہین اوسکو خفا
یہہ تہا کل کے دن بانہین بہی خفا — کبہو اوسکیتئین خوش مین نہین دیکہتا
نظر بند یہہ سنکے بولا ہے وہین — کہ اوسکے سبب کو بہی سمجہا نہین
ہماری یہہ جانے سے تہا کل خفا — پری سیتی اوسکا نہ ملنا ہوا
یہان آنے سے ہے جو رہتا خفا — سبب اسکا یہہ ہے جو آپ مین کہا
یہہ آپسمین عاشق ہین بی انتہا — کہ یہہ رہتا ہے اوس واسطے سے خفا
پری کے بچہڑنے سے ہے یہہ اوداس — یقین اوسکے دلمین بہی ہے ہراس
جو انہین عاقل کی آمد ہوی — سہیلی نظر بند سے عرض کی
کہا شاہ اوسکو بلا لاو جا — تب عاقل نے آنشہ کو مجرا کیا
پری کیطرف سے کہا ہے سلام — جہٹ آوکر کہ دئی ہے پیام
نظر بند نے پہر اوسی سے کہا — کریکے تیاری تمہین جلد جا
سواری کا جو ذکر اول ہوا — اوسی طور عاقل تیاری کیا
گیا شام کو عاقل نام دار — پری سے کہا جا یہہ سب کاروبار
سو پہر وہ پہر شب کو عاقل اوٹہا — نظر بند کے پاس گہر سے گیا

بیان رفتن نظر بند شاہ در حصہ مرتبۂ دیگر بباغ پھولپری زمرد

اوسیطرح شاہ کو کیا ہوشیار	ہوئے آگے یا تہہ شہنشاہ اسوار
اوسی دبدبے اور اوسی شان سے	پھری کے چلے گہر کے [illegible] سے
اوسی طرح سے ایک ویسا ہی محل	ہے ایک شخص آیا محل سے نکل
ہتی تہالی تب ایک بات اوسکی ہری	کہ کنجی زمرد کی ایک اوسمین تہی
اوسیطور عاقل کے وہ پاس جا	تب عاقل نے شہ پاس جاکر کہا
پہر وہ شخص نے شاہ کی پاس جا	محل کی یہہ کنجی ہے کر کر کہا
نظر بند پہر اوسکیتئین کو کہا	تو عاقل کے پاس اسکیتئین کو بہجا
کہا جا تب اوشخص عاقل کو دین	شہنشاہ کہا دو یہہ تیری تئین
تب عاقل نے اوس شخص کیتئین کہا	کہ تو باغ کے در کون کرجا کے وا
وہ کھولا ہے جب باغ کے در کو جا	اوسی طرح سے باغ مین شہ گیا
تہا اوس باغ مین سب زمرد کا کام	وہ سرسبز سرتاپا تہا تمام
کہ مین باغ اول مین جو کچھ کہا	اوسی طور سے اوسمین ہی سب ہوا
مگر اوسمین تہا سرخ سب کاروبار	زمرد کا تہا اسمین نقش و نگار
اوسیطرح سے پہر ہوا ناچ و رنگ	سب ارکان شہ کی ہوئی دیکھ دنگ
اوسی طور کہانے ہین ساری طعام	جواہر او جوڑی بٹتے ہین تمام
جو پہر وقت رخصت پری شاہ کو	وہ پہر آئی پرسون کہی شاہ کہ

کبہی کچھ ہمارے تئین مین تعب — مین ایک روز فرصت دئی سکو اب
کہ آرام خاکیان کو تہوڑا سا ہو — کچھ تعب کسہات کا اُٹہو ہو
غرض حکم لیکر چلا پادشاہ — اور عاقل کو بولا تو ہمراہ آ
جو شہ جاکے گہر اپنے داخل ہُوا — سبہی لوگ تئین روانہ کیا
وہ شب جاکے جب دوسرا دن ہُوا — بہی شہ تخت پر اپنے بیٹہا ہے آ
سبہی باغ کا حال کہنے لگے — ثنا باغ کی شہ سے کرنے لگے
جو عاقل نے آ شہ کو مجرا کیا — نظر بند نے اسکو کہنے لگا
میرے تئین عجب سیر دکہلائے تم — نہ دیکہا جیران کو بتلائے تم
تب عاقل نے تسلیم کر کر کہا — یہہ آپے طرف سے سبہی کچہہ ہُوا
نظر بند عاقل سے کہنے لگے — سواری کو تم میرے کل کے لئے
رکہو کرکے تیار جو..... چاہو تم — پری پاس پہر جائینگے کل سے ہم
سو تب جاکے عاقل تیاری کیا — اوسی شان کی پہر سواری کیا

دربیان رفتن نظر بند شاہ مرتبہ سیوم بباغ نیلم و احوال آنجا

غرض دوسرے دن ہُوا شہ سوار — پری سے چلا باغ کو ایک بار
جو دو باغ مین حال مین نے کہا — اوسیطرح یہان سما یا ہُوا
مگر تہا یہہ نیلم کا باغ صفا — سبہی فرش و دیوار سرتا بپا
ہُوا ناچ و رنگ پہر اوسیطرح سے — اوسیطرح سے سب کو کہانا بٹے

خوشی خورمی سے رہی دن تمام — پہر شب کتے سپرن کیا بند بچھڑ یا ہم
اوسی طور پہر سب کو جوڑی تبے — بہو سب کتے تین بہر آہندر ہو ٹے
لکریلے سارون کو جوڑے دئے — بہی سب کتے تین تیلی گہر دھرکے
ہر ایک کو موافق دئے شان کے — جواہر و جوڑی بہی کر دان سے کے
پہری سیتی پہر شاہ رخصت ہوا — پہری اوسیطور دے کر دعا کیا
سب ہنشا نے اپنی گہر کو گیا — وہ پہر دوسرے دن تیاری کیا

در بیان رفتن شاہ نظر بند بباغ چہارم الماس پوش و پیری

اوسیطور پہر شاہ سواری کیا — سواری تو وہ پہر عماری کیا
اوسیطرح سیتی دسیا ایک محل — سے ایک شخص آیا وہان سی نکل
لباس اسکا سرتا پا تہا سفید — وہ الماس کی لیکے آیا کلید
جو عاقل کے نزدیک وہ لے گیا — پہر عاقل نے شہ پاس بہجوا دیا
شاہ عاقل کے نزدیک بہجوا دیا — تب عاقل اوسی کو کہا کہول جا
اونے باغ کا در گیا جا کے وا — سفیدی کا وہان اک سمایا دسا
نظر بند داخل ہوا در محل — اوسیطور دو شخص آئے نکل
بہی ستہے تین شخص اوس محلین بچھے — وہ تینون بہی الماس کے تخت کے
سب الماس کا تہا وہان کاروبار — عجب اوس جگہ پر ہوا ہے بہار
جو باغون احوال بولا گیا — اوسیطرح اوس باغین بہی ہوا

سفید یکا اوس باغ مین تہا بہار
اوسیطرح پر زبان کا تہا اوسکا بار

بتا گہیا الماس کا سب تمام
تہی سارون کے سین تہا سب تمام

نظر بند رخصت ہو گہر کو چلے
اوسیطرح تہوڑے جواہر دئیے

غرض شاہ گہر جا کے داخل ہوا
سب ارکان دولت کو رخصت کیا

خوشی سیتی پہر دن گذرنے لگے
پہر عاقل ہمیشہ مکدر رہے

سمن نے نظر بند سے اکدن کہا
سبب کیا کہ رہتا ہے عاقل خفا

مین دیکہا ہون سب باغ مین سکتیو
خوشی سے نہ دیکہا کہین اوسکو مین

پری سیتی اوسکو لگا ہے لگن
خفا ہے یہہ اوس واسطے بے سخن

ہے شاید وہ اسکے لگی بات نین
سوا اوسکے بالکل کوئی بات نین

وہ ہنے کا ناخوش یہی ہے سبب
کہا ہے یہی ہے یہی ہے سبب

در بیان پرسیدن پہولپری از عاقل شاہ سبب خفگی و گفتن حوال خود

اسیطرح جب کتنے دن گئے
تب عاقل ستی پوچہی اکدن پری

ہمیشہ تجہے دیکہتی ہون خفا
کبہی مین خوشی سے نہ دیکہی ذرا

سبب اوسکا تو بول میرے ستی
نہین تو مین ناخوش ہون تیری ستی

اگر تجہکو یاد آئے ہین باپ ما
ملاقی ہون اکدن مین تجہسے لے آ

اگر تیرے دل مین خیال اور ہو
وہ سب بولدے میرے تون روبرو

مین ایک پل مین تیری کرون دلکو شاد
سبہی دلکی برلاؤن تیری مراد

بدن پر تیرے دن بدن ہے ہزال — ہبا میں دیکھتی ہوں تیرے زرد گال
میں غم دیکھتی ہوں ہبی باہم تیرے — تجھے دستے آنکھہ پُرنم تیرے
سبھی عشق کا حال تیرے میں ہے — توں کسکا ہے عاشق سو کہہ بیگ ہے
جو اپنے کو غافل بناکر پری — وہ عاقل سے اِس طرح باتیں کری
تب عاقل پری سیتی رو کر کہا — کہ چہیتا نہیں میری تئیں بادشاہ
پری اُوسکا دی یوں پھراکر جواب — تیری عقل بیشک ہے دور از صواب
تجھے دل سے چہیتا تیرا پادشاہ — بتاتی ہوں تجکو میں آپ آزما
بلاتی ہوں شہ کو تیری شب کو میں — دکھاتی ہوں چہیتا تیرا سب تئیں
وہ سب پھر کو باغ میں میرے آ — پھریگا جو سب سیر کرتا ہوا
میں دیونکو چہہ میں رکھونگی چھپا — نظر بند کو تو چہہ میں لاکر چھپکا
تو جہا کیجو ہمراہ نظر بند کے — گر کیجو تو اوس چاہ میں جلد لیے
بٹھاؤنگی ایک کوے سمیں چھپا — معلق میرے پاس وہ لائے گا
تیرے تئیں کو کچھ بہی نہوگا ضرر — کہ توں آزماتا اوس وقت پر
پری سیتی یہ بات سن خوش ہوا — نظر بند کو آزمانا...... کہا
پری کچھ نظر بند کو بولی پیام — چلا اوس سے سن کر وہ عالی مقام
کہی بول میرے طرف سے پیام — نظر بند کو بول میرا سلام
کہ میں چار باغونکا دیکھا ہے سیر — تجھے چاندنی کا نہ بتلائے سیر

تمہین سے پہلے کہ میرے پاس آو   کچھ ایک فوج ہمراہ اپنے لے آؤ
کہا شاہ نے پاس وہ وقت پر   سلام پری جا کہا شیر نر
پیام پری کا جو سارا کہا   نظربند اچھا کہا اسکا

در بیان رفتن نظربند شاہزادہ پہولپری برائی سیر چاندنی حال انجا

کچھ ایک لوگ ٹہرا لے پادشاہ   سمن کو بہی لے سات اپنے چلا
پری کے جو گہر شاہ داخل ہوا   عجائب وہان اک سما یا دسیا
سفیدی کا وہان اک ہوا بہار تہا   گل و بلبلان کا عجب شور تہا
غرض شاہ پہنائین پہرنے لگا   جو ہر اک چمن مین او ٹہلنے لگا
تہے پانی کے نہران ہر اک او سجگا   فواری اوچہلتے تہے ہر ایک جا
بہی دیکہا ہے شہ وہان بڑی ایک چاہ   او وہر کہنچی ہے شاہ کی دل کی چاہ
عجب چاہ تہی دلکشا چاہ او   اوسے جو کہ دیکہا واہ ۔۔۔۔ او
غرض شاہ نے گیا از قضا   لگا جا کے وہان جہانکنے پادشاہ
وہ عاقل بہی وہان جہانکنے کو لگا   قضارا پہسل پاؤن ہی گر پڑا
تب اوس چاہ مین دیو بیٹہا جو تہا   وہ عاقل کیتین کو لیا ہے اوٹہا
اوسے ضرب کچہ پوہنچنے نین دیا   پری پاس جلدی اوسے لے گیا
پری اوسکیتین کو رکہی ہے چہپا   نظربند اوس وقت ہوا گہبرا
بہت بیقراری وہ کرنے لگا   اور اُس چاہ مین اوسکو ڈہونڈنے لگا

اوسے ڈھونڈھ حیران ہوا شاہ جب ۔ نہ کہیں اوسکا پتا لگا آہ تب
مبدل ہوا عیش سارا بہ غم ۔ بہت اوسکا شہ پر ہوا ہے الم
نظر بند اسطرح فرمائے ہین ۔ پری کو پیام ایسا کہلائے ہین
کہ اُس باؤڑی مین ہی عاقل گرا ۔ مین ڈھونڈھ پر اوسکا لگا نہین پتا
یہہ سنکر پری نے پرون سے کہی ۔ اوتر باؤ رہین ڈھونڈھ تم سبھی
غرض اونہی ڈھونڈھ کر کہے شاہ کو آ ۔ نہین پائی عاقل کا ہم کہین پتا
یہہ سنکر نظر بند رویا ہے زار ۔ سمن تب لگا رونے زار و نزار
یہہ سنکر بہت شاہ بے تاب ہو ۔ محل کے چلا جلد حجرہ مین وہ
مرصع کا تہا وہان چہپرکہٹ بچہا ۔ نظر بند نے اُسپہ جا سو رہا
لگے آنکہون سے اوسکے آنسو کی تار ۔ نظر بند رونے لگا زار زار
سمن تب لگا رونے ہانک مار ۔ لگا بیقراری وہ کرنے پکار
نظر بند سے اسطرح کہنے لگا ۔ ای عجب کچہہ تہا عاقل مرا
کرون اوسکی کس طرح تعریف مین ۔ کرون کسطرح اوسکی توصیف مین
کہ عاقل کا اب حال مجہسے ذرا ۔ پری نے تب عاقل کے نزدیک جا
کہی آزمانا نظر بند کے تئین ۔ مین کہتی تہی سمجہ ہوا یا نہین
ہوے شاہ کا اب برا ہیگا حال ۔ بہت گہبرا ہو ہوا ہے نڈھال
کہ عاقل پری سے یہہ کہنے لگا ۔ تو بولا عاقل شہ سے مت کر جدا

... ہے میرا بادشاہ ۔ یہ باتون کی نہین تاب اوسمین ذرا
... اسطرح سے اوسکو سمجہا تو جا ۔ نہین تو ابھی مین چلا جاؤنگا
... یہ بات کہنے لگی ۔ زنانہ کر دشاہ کے پاس گئی
... تو کیا کہہ روتا ہے وہ ۔ اور آنسو ستی منہ کو دہوتا ہے وہ
... تہا فی ہجر تب پری ۔ مین بہجوائی ہونگی پرون کو کبھی
تہا ... کی تو یہ چاہو کہ ... ۔ اودہر سے ڈہونڈنے بہیجی ہون سب پریان
بہرا ساتہ اون اتنا کہہ پادشاہ ۔ پہر اوس سے شہ اسطرح کہنے لگا
... سے ... ہون کہا برا ۔ سبہی سلطنت مین خلل آپڑا
... بات کا مجکون آرام تہا ۔ کہ وہ شاہ تہا چپ میرا نام تہا
بہت خیر خواہی وہ میری کیا ۔ کسی بات کا غم مجھے نہین دیا
... سے مین اوسکو چاہنے لگا ۔ وزیری کا منصب مین اوسکو دیا
سمن او سمین بہیجا پری کو پیام ۔ اور احوال دکھ کا کہا ہے تمام
اری ہمشیر صاحب برائے خدا ۔ ملا وہ عاقل کیتئین تم ذرا
کہون اوسکے کیا کیا مین تم سے صفات ۔ سنو مختصر اوسکی کرتا ہون بات
کہ اول تہا عاقل نہایت حسین ۔ نہ ثانی ہے کوئی اوسکا اب بر زمین
دوم ... بہائی صاحب کے خاطر لئے ۔ اوسے ڈہونڈ پیدا کرو جلد ہی سے
سیوم آپ کے گہر مین وہ گم ہوا ۔ چہارم وہ تہا چاہتا آپ کا

ہمین کھنے کی کچھہ نہین احتیاج
کسیطور تم اوسکو پیدا کرو
پری بولی معلوم سب ہی مجھے
نظر بند کیو اسطے پھر پری
تون کھانے کیتئین کھالو ای بادشاہ
تیرا فقط وہ کارکن تھا وزیر
ترے سے مرے پر زیادہ ہے غم
خدا پر توکل کر اے بادشاہ
غرض اوسکو پھسلا کی کھانا کھلائی
مگر شاہ روتا تھا بے اختیار
بہی سمجھا پری تب نظر بند کیتئین
شہ اوسجا پڑا تھا تڑپتا ہوا
پری بولی گھر جا کے عاقل کیتئین
پھر عاقل چھوڑا سا تب مسکرا
یہہ چہتا سو ہے اپنے وہ کام کو
پری نے کہی اوسکیتئین پھر پھرا
کہ تو او دنیا شاہ دونون مر دینا

مگر بیقراری سی بولا وہون آج
نظر بند کی خاطر تسلی کرو
پرون کو مین بھیجواتی ہون اسلئے
طلب کرکے کھانا یہہ کہنے لگی
مین بھیجی ہون ڈھونڈ کیتئین جابجا
میرا بادشاہ تھا وہ ماہ منیر
کریگا میرا رب سبسے پرکرم
تو اوٹھ کھانے کیتئین کو کھالے ذرا
اوسیطور سے تھوڑا پانی پلائی
وہ کھانیکو کھایا ہے ہو زار زار
چلی گئی ہے پھر اوٹھ کر وہ گھر کیتئین
پلنگ پر اتھا آہ کرتا ہوا
نظر بند سمجھے چاہتا یا کہ نہین
پری سیتی اسطرح کہنے لگا
سبھی بات کے اپنے انجام کو
وہ کسطور سمجھے تجھکو چھپاتا
تم ہر ایک آپسمین اک فرد ہین

سہے دردون سے کیا مرد کے تئین کو چاہ
بتا میری تئین کو تو ای رشک ماہ

پری سیتی عاقل یہہ سُن چپ رہا
لگی ہنسنے کہتے تئین پری کہل کہلا

پہر عاقل پری سے یہہ کہنے لگا
میرے شہ کا کہیا حال ہے کہہ ذرا

پری بولی وہ بیقراری مین ہے
تڑپتا ہے اور آہ و زاری مین ہے

ملاؤن گی مین تجہکو صُبح لے جا
صبر کر تو اس رات کہتے تئین ذرا

غرض رات ساری اسی طور سے
کٹی ہے بہت ظلم اور جور سے

تڑپتا تہا عاقل اِدہر بار بار
نظر بند اُدہر تہا بہت بیقرار

اسی طور سے رات ساری کٹی
علامت سحر کی جو ظاہر ہوئی

تب ہوشیار ہو نیند سیتی پری
ہے اسطور عاقل سے کہنے لگی

مین اک دیو اور دو پریان کو بُلا
تیرے تئین کو کہتی ہون لادی اُوڑا

پچہونڈی وہ اِک دیو کے باندکر
لے آوینگے ہمراہ تیرے پکڑ

نظر بند کے پاس جاتی ہون مین
اُوتارینگے شہ پاس لا تیرے تئین

تیرے سیتی پوچہونگی احوال مین
تو اسطرح سے بول اسیرے تئین

پہسل پاؤنمین چاہ مین گر پڑا
مجہے اور معلوم نین کچہ ہُوا

سہے کئے وقت بعد از مجہے یہ دیا
یہی دیو مجہکو اٹہا لے گیا

سہے مجہے آگ مین بہونن کے لئے
یہہ سلگا یا تہا اور آگ اور کوئلے

تیرے حکم پر ڈہونڈتے یہہ جو تہے
میرے تئین دیکہے سو اڑا لے چلے

اور اُس دیو کے تئین کو بند لائی تھی

تو اسطور کی مجھہ سے تقریر کر

پری دیون کو اور پرون کو بلا

یہہ کہکر پری وہان اٹھکر چلی

نظر بند نے یون پری سی کہا

پری نے کہی یون نظر بند سے

گھڑی ایک دو مین ملیگی خبر

یہہ باتو نہین تھے تک اک آیا پرا

یہہ سنکر نظر بند پری خوش ہوی

دہ اوس دیو کے مشکین باندہے ہوے

پری دیکھہ عاقل کے تئین کو وہین

بٹھائی ہے کرسی پہ لاکر اوسے

سنائی انہی باتان پری اسکو جو

یہہ سنکر نظر بند کو رقت ہوئی

پری بعد ازان دیو کو خشم سے

پھر عاقل کو بہی شاہ رخصت کیا

اُدو نے جاکے تہوڑا سا کہانیکو کہا

اسیرے تئین بہی ہمراہ لا [illegible]

قبولا ہے تب عاقل [illegible]

وہی اُن سے بولی جو [illegible]

نظر بند سے [illegible]

کیا عاقل کا اب [illegible]

ابہی لگ تو معلوم نہین [illegible]

سبے اتبہد اقید سے [illegible]

پری سیتی عاقل ہے جا [illegible]

ہین اتنے مین عاقل کو حاضر [illegible]

جو عاقل کے تئین لاکے حاضر [illegible]

گلے سے شتابی ہے جاکر لگی

لگی گذرا احوال سب پوچہنے

کیا دردمندی سے وہ گفتگو

پری شاہ کے ہمراہ رونے لگی

وہان سے چلی اپنے ہمراہ لے

آب آسودہ ہو آو اوسکو کہا

بدل جامے کو آکے حاضر ہوا

سمن اُسکے تئین دیکھکر خوش ہوا ۔ گلے سے لگالو سکے آکر لگا
پری کا وہ پھر حکم لے پادشاہ ۔ لے سب لوگ کو اپنے گھر کو گیا
جو دارالحکومت مین داخل ہوا ۔ بہت عیش و عشرت سو رہنے لگا
یہہ عاقل سے بولا شہ کامگار ۔ روپیہ لے خزانے سے پچیس ہزار
تو خیرات کر یہہ بنام کریم ۔ تیرے تئین بچایا علی العظیم
تب عاقل نے آداب لایا بجا ۔ خزانے سے شہ کے وہ پیسا لیا
پھر عاقل نے اپنے دہی طور سے ۔ خفا اور حیران مکدر رہے

در بیان پرسیدن مرتبہ دگر عاقل شاہ را سبب خفگی و بشدت تمام

پری نے پھر عاقل کا یہہ دیکھہ حال ۔ لگی پوچھنے اوسکو ای خوش جمال
سبب کیا کہ تو پھر بھی رہتا خفا ۔ ترا شاہ تو تجھکو ہے چاہتا
مین یہہ دیکھتی ہون مکدر تجھے ۔ یہہ کلامان تیری خوش نہ آتی مجھے
تیرا حال کہنا تو کہہ میرے تئین ۔ نہین تو مار لیتی ہون مین
یہہ کہکر سہیلی کو اپنے پکار ۔ منگائی ہے وہ خنجر آبدار
لے آئی سہیلی نے خنجر کو وہین ۔ پری چاہی ہے مار لینے کے تئین
یہہ عاقل نے دیکھا سو جلدی اٹھا ۔ لیا چھین خنجر پری سیتی جا
کہا اُسن مین کہتا ہون قصہ مرا ۔ تجھے کہتا ہون دل کا سب مدعا
نہ بولون تو تجھ سے ہی کس سے کہون ۔ سمجھتا تجھے دوست مین دل سے ہون

تیر جیسے چھو اڑاں میں قوت تھا — نہ پورا کیا جستہ جستہ گیا
جو میں کھیلنے کو گیا تھا شکار — چلا راہ کو بھول کر ایک بار
پیاسا ندا ہوا رہ جو بھٹکر چلا — مجھے رہ میں ایک جہاں گشتہ ملا
اوتر کر وو کنٹھے میں پانی پیا — اور اوس جہاڑ کے نیچے جا بیٹھا
کہیں سیتی اک چڑیا کا جوڑا آ — اوسی جہاڑ پہ بیٹھا وہ ایک جا
وہ دونو نے باتوں کیتے سیں پھر کر — نظر بیٹھ کے جو ... کی جو پتھر
جہاں کے سبھی جانور کے سخن — مجھے ہوتے معلوم ہیں ہر سخن
سب اوسنا کہتا ہوں میں تیرے تئیں — تہا مہرہ دیا باپ اک میری تئیں
وہ مہرہ کی یہہ خاصیت ہے تو سن — ہو معلوم سب جانور کے سخن
پھر عاقل نے بازو سے مہرہ نکال — پری کو دکھایا ہے وہ خوشخصال
میں سن چڑی کی بات عاشق ہوا — ہوا آکے نوکر نظر بند کا
پہرندی کے باتوں کتیئیں — بفضل الٰہی سمجھتا ہوں میں
یہہ عورت کے اسپر میں عاشق ہوا — بھٹکتا ہوں اوس دن ستی میں سدا
یہہ قصہ کو سنکر پری مسکرا — کہی اب میرا سن تو قصہ ذرا
کہی میں بھی جب روم داخل ہوئی — بلائی ہوں تب میں دو قاصد پری
کہی ست کیتیں دیکھو تم جا کے اب — خبر اوسکی آکر کہو مجھ سے سب
تب وہ بہکر آکے بولے مجھے — بہت اوسکی تعریف کرنے لگے

که صورت مین کیا خوب صورت ہے وہ — نہین مرد ہے لیکن عورت ہے وہ
بھی بیٹھا ہے کوئی اوسکے نزدیک مرد — سب عورت ہین یک مرد ہی اونین فرد
مین اوسوقت یہہ سنکے حیران ہوی — ترے سے تی یون بعد کہنے لگی
ترے شہر کے مین ہوؤنگی رو برو — قبولی ہونمین اوسکے سن حال کو
سہل بات یک دلین ہیگی میرے — مین بھجواتی ہون یہہ پیام اب اوسے
که عاقل نگر یہان کا ہے بادشاہ — تم ہو شاہزادی نہین بادشاہ
مناسب ہے اب اوس سے شادی کرو — نصیحت کے تئین تم میرے مان لو
یہہ عاقل نے سنکر ہوا کہا برا — پری کو کہا از براے خدا
که اسطورت بھیجنا تون پیام — یہہ عقل و تردد سے کرنا ہے کام
نہ معشوق کا دل دوکھانا کہین — یہہ کامون کو آہستہ کرنا یقین
پری بولی پھر کیون تو رہتا خفا — تیری خفگی میرے تئین نین روا
کسی طور سے تی تب عاقل کہا — اوسے چھیڑ کر دیکھتا ہون ذرا
یہہ باتون کے تئین کرکے وہ سو رہا — سو پھر وقت پر اپنے اوٹھ کر چلا
منظر بند عاقل سے کہنے لگا — شکار اب بہوت دن سے مین نین گیا
تیاری کر آؤ تم اب جلدی جا — علی الصبح پر سون سوار ہوؤنگا
پھر عاقل نے تیاری کرنے لگا — شکاریان کے تئین سب بولا کر کہا
شکاریان کئے عرض اے نامدار — شکاری ہریک جانور ہین تیار

کہ چیتا ہے بہری ہے اور ہینگا باز / بھی شکرا ہے اور جتنے ہین اوسکے ساز
تب عاقل نے اوسسے بہت خوش ہوا / جہان بھیجنا تھا سو بھیجوا دیا
وہ ڈیرے وہ پردے قناتان تمام / سرانجام وہ باورچی اونکا تمام
ضرورت کی جو چیز تھی سو سبھی / اوسی وقت بھیجوا دیا وہ سبھی
وہ بخشی کے تئین کو بولا کر کہا / کرو فوج تیار تم جلد جا
جو شہ کے سواریان تھے خاصے تمام / کرایا ہے تیار وہ نیک نام
کیا اِس لئے سب سواریان تیار / کہ شاہ جسپہ چاہے ہوا وسپہ سوار
وہ بعد از نکالا جواہر کتئین / بھی تیار خلعت نکالا ہے وین
اوڑا خوان پوشان وہ کشتیان مین دہر / دیا بھیج شہ پاس صاحب ہنر
نظربند نے دیکہکر خوش ہوا / سبھی خوابگاہ مین او رکھوا دیا
وہ دن جاکے جب دن ہوا دوسرا / تب عاقل نے تیاری سب کرچکا
وہ شہ کے سواری کو تیار کر / کیا شاہ کو آ خبر شیر نر
پھر اسطرح سے شہ سے کہنے لگا / مین اوٹھ سے پہر رات سے آونگا
غرض ہوکے رخصت وہ گھر کو گیا / سمن ہے نے نظربند سے کہنے لگا
کہ اے بھائی صاحب کہون تمسے کیا / عجب یہہ تماشا مین ہون دیکھتا
کہ رہتا ہے عاقل ہمیشہ خفا / یہہ اسرار پایا نہین مین ذرا
تعجب مجھے بات یہہ ہے لگی / سب ادنا و اعلی وجین وہ ری

مین خوش دیکھتا ہون او تو سب کے تئین — پر عاقل کو دیکھون تو کچھ خوش نہین
کسی بات کی اوسکو نہین ہے خوشی — برابر ہے اسکو خوشی ناخوشی
نظر بند یہہ سنکر سمن سے کہا — وہی بات ہے نین تفاوت ذرا
یقین جانو جو تم سے بولا ہون مین — ذرا بھی کچھ اوسمین تفاوت نہین
یہہ باتون کے تئین ترکے سویا ہے جا — بھی پر خوست دربار سارا ہوا
پھر عاقل وہان سےتی گھر کو گیا — پری سات اسطرح کہنے لگا
نظر بند چلا کھیلنے کل شکار — مین آیا ہون سب کام کر کر تیار
خبر اس لئے مین تیرے تئین کیا — تو کھانے پرستان کے سب بہجا
یہہ عاقل سے سنکر پری نے کہی — تجھے اور تیرے شہ کو مین بہیجون گی
تب عاقل کہا مین کرونگا سو کیا — سیرے تئین تو ایک خوان بہجوا دلا
پھر عاقل پری سے یہہ کہنے لگا — کہ کل رات کو مین نہین آؤنگا
ترے دو پرون کو میرے کر تعین — مین دیکھون ذرا چھیڑ شہ کے تئین
بھی تجویز اب تک تو ٹھہری نہین — مین ٹھہر سکنگی کچھ چھیڑونگا اوسکے تئین
مبادا کچھ آوے میرے سر بلا — حفاظت لئے دو پرے تون دلا
بہت سی تون تاکید کر اون کے تئین — کہ پوری حفاظت کرے سیر تئین
پری نے کہی ہے تب عاقل کے تئین — کہ کرتی ہو نہین دو پرونکو تعین
یہہ عاقل نے باتین ہی کر سو رہا — وہ پہر سے پہر رات سیتی اوٹھا

پری بھی اوٹھی ہے تب عاقل لئے ۔ کئے ناشتا پھر اودونو برے

پری نے پھر عاقل سے کہنے لگی ۔ کہ مین شب کیتئین دو پہر بھیجونگی

تب عاقل کہا شب کو بھیجوا دلا ۔ مجھے کام نین دن کے تئین کو ذرا

پری سے پھر عاقل نے رخصت ہوا ۔ نظر بند کے پاس اوٹھہ کر چلا

وہان جاکے دیکھا تو سب ہے تیار ۔ مگر شاہ کی سب کو ہے انتظار

جو ایسے مین آئے محل مین سے شاہ ۔ کئے جھک کے مجرا امیر و سپاہ

اور عاقل سمن دونو مجرا کئے ۔ سبھون کا نظر بند مجرا لئے

در بیان رفتن نظر بند بادشاہ روم برائے شکار و سمن شاہ و عاقل وزیر وغیرہ

نظر بند بیٹھا ہے گھوڑے اوپر ۔ چلا ہے گا شاہنشہ تخت ور

پھر ارکان سارے ہوے ہین سوار ۔ چلے سب کمر باندکر ہوشیار

جو شہ جاکے جنگل مین داخل ہوا ۔ سحر کی علامت ہوی اوس جگا

لگے کھیلنے لوگ سارے شکار ۔ کئے جانور مارے ہین بے شمار

بکاول کو بلوا کے سارے لئے ۔ پکا کر لے آ جلد جا کر کہے

وہان جاکے دیکھا تو کیا بادشاہ ۔ کھڑے ہین گے خیمے ہر یک جا بجا

خصوصاً جو خیمہ نظر بند کا ۔ طلا کا تہا اسباب اوس کا لگا

سمن اور لوگون کے خیمے تمام ۔ کھڑے تھے ہر ایک جا پہ با احترام

لگے وہان تھے دو کان دو راستہ ۔ نظر بند نے دیکھکر خوش ہوا

کئی اقسام کے پکتے تھے وہان طعام ۔ تھے نان اور کباب اور چٹنیان تمام
لگے سارے تب کھیلنے کو شکار ۔ وہ شکرون کیتئین چھوڑ کر ایکبار
بھی ایک طرف سے چیتونکو چھوڑ کر ۔ لئے خوب ہرنیان شکار یہان پکڑ
نظر بند پھر کھیل کر سب شکار ۔ چلا خیمے کیتئین شہ بختیار
کہا عرض بیگی نے یہہ شہ سے آ ۔ پری خاصہ بھیجی ہے ای پادشاہ
اور وہ خوان سب ملکے ہین پانچہزار ۔ طلا اور نقرہ جواہر نگار
اور عاقل کے نزدیک اول یہہ جا ۔ لے آئے تہے اوسکو یہہ کہانا بتا
وہ شہ اونکے تئین دس ہزار اشرفی ۔ تب عاقل کو کہلا یا دیو ا بھی
نظر بند یہہ سنکر منگایا تمام ۔ وہ تہوڑا سا کھا کر بتا یہ طعام
پری کے تئین شاہ بولا سلام ۔ کہا خوش ہوا کرکے بولا پیام
پھر عاقل نے یک جہاڑ کے نیچے جا ۔ وہ بیٹھا بچھا زین پوش اوس جگہ
پری پانچ خوان بھیجی تھی اوسکے تئین ۔ کہا دیکھہ وہ کیا کرون اسکو مین
غرض اون نے تھوڑا سا کہا نیکو کہا ۔ اونون کے حوالے وہ باسن کیا
سبھی خلق پر اسجگہ تھی خوشی ۔ مگر ناخوشی ایک عاقل پہ تھی
وہ اس جھاڑ کے نیچے بیٹھا جو تھا ۔ و لکھتا تھا احوال کچھ ملک کا
سمن یہان شہنشہ سے کہنے لگا ۔ کہ عاقل ہے رہتا ہمیشہ خفا
سبب اوسکا معلوم نین کچھ ہوا ۔ کہا شہ نے وہ ہے جو مین اونسے کہہ

سمن نے کہا بھائی صاحب یہین
جیسے حکم دیوے تو جاتا ہون مین
غرض شاہ سون یہہ رضا لے چلا
سمن کو ملا ہے پھر اوسکا پتا
سمن سنکے یہہ بات حیران ہوا
تب عاقل کے تئین کو یہہ پہنچی خبر
یہہ عاقل نے سنکر ہوا ہے خفا
ہے تعظیم تب اوسکو عاقل دیا
کہا اوس نے آیا ہون مین اس لئے
کہا اون نے مین تو نہین ہون خفا
سمن تب کہا بھائی عاقل نہین
جو کچھہ حال ہے سو کہو تم مجھے
تمہین چھپتے ہین بھائی صاحب زیاد
اگر ہو تو آزار بولو ...... ذرا
تب عاقل نے بولا کہ کچھہ بھی نہین
تمہین جاؤ لکھتا ہون اب مین جواب
یہہ سنکر سمن نے تو پھر کر چلا

جو دیکھا تو معلوم ہوا [illegible]
اب عاقل نے تئین دیکھا آتا ہوا
لگا پوچھنے عاقل ہے کس جگہ
کہ او بیٹھا ہے چھت کے نیچے جا
پھر عاقل کے نزدیک جب یہہ گیا
کہ آتا سمن شاہزادہ ادھر
سمن اوسکے تئین پوچھا ہے نزدیک آ
کہا آئے ہو کیون تمہین اس جگا
خفا رہتے سو تم سبب پوچھنے
مین اچھا ہون تمکو سمجھہ لون ہوا
مین خفگی تماری تو سمجھون یقین
کراؤن گا مین یہہ نسکو بول کے
بہت اس لئے اب رہو تم بھی شاد
مین اوسکی دوا تم کو دلواؤنگا
اسیطرح ہے میری صورت یقین
کہ وہ بھیجنا ملک کو ہے شتاب
عجب رہ مین اوسکو تماشا دسیا

دیکھا پانی را کھے ہین دور استا	ہجوم یک وہان عاشق کا نہ تھا [illegible]
تھے کئی قسم کے اور شربت پئے	وہ وے خلق شربت کے پیتے تھے
وہ گرمی کا اور دہوپ کا وقت تھا	بہت خط اوٹھاتے ہین عاشق جفا
سمن نے لیا مول شربت کتین	گیا پھر نظر بند کے پاس وہ
کہا بھائی صاحب عجب ہے شکار	یہہ عاقل کیا ہے عجب کار و بار
کہ پہلے ہی آپ آئے تھے جو شکار	تمہین دیکھے اوسوقت بھی کار و بار
اب عاقل کا کیا ہین سلیقہ کہون	یہہ شربت کتین مول ہین لایا ہون
جو کئی قسم کے بن کے سب شربتان	وہ بکتے ہین بازار ہین مہربان
گہڑے پانی کے ہینگے دور استا	وہ پانی کو پیتے ہین سب خلق جا
نظر بند سے پھر سمن نے کہا	اب آیا ہون عاقل کے نزدیک جا
بہت آج دیکھا ہون اوسکو خفا	کبھی اوسکو اسطور دیکھا نتھا
کہ کچھہ جہاڑ کو لک کے لکھتا تھا وہ	کبھی روتا تھا اور کچھہ جہکتا تھا وہ
جو کچھہ پوچھنا تھا سو پوچھا ہون مین	غرض اون نے بولا نہ کچھہ میرے تئین
مجھے کچھہ خبر اپنی اونین کہا	جو تم دیکھتے ہو سو حال ہے میرا
یہہ سنکر نظر بند سمن سے کہا	یہہ صورت ہین تو ترش رو ہے سدا
کبھی اوسکو ہنستا نہ دیکھا ہون مین	کبھی مسکراتا نہ دیکھا ہون مین
مگر خیر خواہ ہے میرا دل ستی	یہی بات اوسکی مجھے خوش لگی

ہین ہوں خلق میں دیکھنے پادشاہ | یہہ باطن میں عاقل ہے بیشبہ شاہ
سمن پھر نظر بند سے کہنے لگا | میں اب دل میں سمجھا ہوں یک مدعا
کیا نیں پری کو یہہ شادی مگر | کہ ہے منتظر آپ کے حکم پر
تمیں بھائی گھر جا کے اوسکے تئیں | کرادیوں ترا بیاہ پری سے تی ہیں
میں عاقل طرف ہوں گا ای پادشاہ | پری کے طرف تم ہو اے پادشاہ
کرو اوسکی شادی کہو اسطور سے | جو دل بیچ اپنے وہ لئی خوش ہوے
یہہ سنکر نظر بند سمن سے کہا | کہے خوب تم میرے دل کوں لگا
یہہ تقریر گھر جا کے کرتا ہوں میں | وہ بے شبہ خوش ہوگا سن اوسکتیں اب
غرض دو پہر کو وہ سو کر ..... اوٹھی | جو گھر چلنے کا پھر تہیہ کئی
سواری ہوئی شاہ کی سب تیار | اور حاضر ہوا عاقل نامدار
کہ جب وہ گھڑی دن ہی باقی رہا | ہے اوسوقت شہ نے سواری کیا
اوسی طور سے دیکھہ دو کانوں کو | کہ بکتے ہوے کھانے اور نان کو
پھر عاقل کو دیکھا ہے شہ نے بغور | سمن جو کہا تھا سو ویسے ہی طور
غرض شاہ گھر جا کے داخل ہوا | تب آدھی گھڑی دن تھا باقی رہا
سبھوں کے تئیں گھر کو رخصت کیا | کہ گھر جا کے پہنچا ہے جب پادشاہ
تب عاقل نے کہلائے شہ کو حضور | ہوے حکم تو آواں کچھ ہے ضرور
سہیلی کہی ہے نظر بند سے جا | کہا شاہ جا کر بولا کر لے آ

سمن تب کہا ہے نظر بند کے تئین ۔ کہو آپ عاقل سے اوس پند کے تئین
پھر اتنے مین عاقل لے آیا ہے خط ۔ کیا مہر شہ اوس اوپر خوش نمط
نظر بند بولا ہے عاقل سے یون ۔ تمہاری مین شادی کیا چہتا ہون
پری سے تری شادی کرتا ہون مین ۔ تری خانہ آبادی کرتا ہون مین
کہ دلہن طرف جا کے ہوتا ہون مین ۔ سمن کو ترے طرف دیتا ہون مین
یہہ سنکر تب عاقل نے غصہ مین آ ۔ ہے باہر چلا شہ سے کچھ نین کہا
وہ گئے بعد شہ نے سمن سے کہا ۔ میرے پر یہہ غصہ دیکھو پاجی کا
میرے کہنے سے غصہ مین آ گیا ۔ بلا گئی جو میری پڑا مجھکو کیا
میرے سے تی آخر یہہ کرنے لگا ۔ یہہ نفرے کے تئین یون مناسب نتھا
سمن تب کہا ہے نظر بند سے ۔ کہ مت سمجھو ای بھائی ایسا اوسے
یہہ ہے مرد عاقل بہت ہوشیار ۔ ہے باہر گیا شرم سے ایکبار
سکئے تہے مین اور آپ تجویز جو ۔ کہ شاید غلط ہینگی تجویز او
نظر بند تب یون سمن سے کہا ۔ کہ یہہ بات نرمی ستی کہنا تھا
یہہ غصے سے پاجی سچلے جائے گا ۔ میرے رو برو سے ٹلے جائے گا
بہت آج مین اوس سے ناخوش ہوا ۔ کبھی نین سو یہہ کام بے جا کیا
سمن شہ سے بولا مین اب جاؤنگا ۔ مفصل سبب اوسکا پوچھہ آؤن گا
سمن نے یہہ بولا سو اٹھہ کر چلا ۔ تب عاقل جہان تھا سو ہان وہ گیا

تھا عاقل کھڑا انتظا کو دیتا ہوا
ایک پہر کا رستہ ستی بات کرتا ہوا

پھرا ستی نہین وہان جو سمن نے کیا
تب عاقل سے اس طرح کہنے لگا

کہ ای بھائی تم کو مناسب تھا
تمہین جو گئے آج بیجا ہوا

کہ شہر ماسکے گر تم کہے نہین تو کیا
ایک عرضی تو لکھکر کے بھیجو انا تھا

تب عاقل سمن سے تی کہنے لگا
کہ نہین درد سر سے تی بیہوش تھا

نہین اسواسطے پھر کے آیا چلا
نہین تو کہو سیری مقدور کیا

سمن سنکے پھر شہ ستی جا کہا
وہ اوسوقت بے طاقت و تاب تھا

غرض شاہ اوٹھکر محل مین گیا
تناول جو خاصہ تہا کر سو رہا

جو جو ہاں رہے ماندے تہے لوگان تمام
کہ سو سو گئے جا بجا خاص و عام

اور عاقل نے اوس رات گھر نہین گیا
وہ دیوان خانے مین ہی سو رہا

جو کوئی اوسکو پوچھا سو انکو کہا
بہت مین ہون ماندہ نہ گھر جا سکا

وہ لیٹا تہا اپسجا تڑپتا ہوا
چپ ایک سونے کا تہا بہانا کیا

بہی بھیجی پری دو پرے سے تب
وہ عاقل کے تئین آکئے ہین خبر

کہے وہ کہی ہے ہمین یون پری
کہ کرتا ہم حضرت کی فرمان بری

وہ پھر بھیجی ہمنا حفاظت لئے
کہین آپ کون کچھہ ضررنا ہوے

اب ہم حکم مین آپ کے ہین تمام
جو چاہے سو اب لیو ہم ستی کام

یہہ عاقل نے سن ان ستی خوش ہوا
کہا اون کو حاضر رہو اس جگا

کہ جب دو پہر رات کا وقت تھا	جو عاقل تھا اوسے جا تڑپتا ہوا

دربیان رفتن عاقل در محل نظر بند شاہ وقت شب

توکل خدا پر وہ کر ایک بار	محل مین چلا شہ کے ہو کر تیار
وہان جاکے دیکھا تو سوئے ہین سب	وہ یکبارگی ہوش کھوئے ہین سب
جو پھر آکے دیکھا تو عاقل ہے کیا	نظر بند پلنگ پر ہے سوتا پڑا
چھپر کھٹ جواہر کا تہا وہ تمام	سب اسباب پر تھا جواہر کا کام
سرانے قلمدان تھا شاہ کا	سب ہتیار اور پاندان تھا دہرا
وہ سوتا تھا اس طور سے نوجوان	جسے دیکھہ بے تاب ہو سب جہان
جوانی کا اوسپر شروع تھا بہار	سبھی چیز کا تھا وقوع بہار
پڑے تھے پلنگ پر بکھیر اوسکی بال	جو وہ دیکھے سو اوسپہ ہووے وبال
یہہ عاقل کے تئین دیکھہ نین آئی تاب	وہ چاہا لپٹ جاؤن اوسکو شتاب
پھر اُن اپنے دلمین تامل کیا	کہین مارنا لیوے اوٹھہ پادشاہ
سنبھال اپنے کے تئین تب عاقل گیا	ستم اپنے اوپر .. گوارا کیا
وہ پھر پاندان مین سے جا کھایا پان	جو کھولا ہے بعد از جا قلمدان
سو یک شقہ اسطرح سیتی لکھا	ای شہزادی کر مہربانی ذرا
تون غافل میرے حال سے کب تلگ	تری رحم کی میرے پر کر کمک
وہ چیٹی کو ڈالا ہے ور پاندان	سرہانے رکھا پھر لیجا قلمدان

وہان سے پھر عاقل نے باہر چلا | پری کے محل کو وہ سیدھا گیا

پری کے تئین دیکھا ہے بے قرار | تڑپ تے پڑی ہے وہ ہو زار زار

پری نے اوٹھی دیکھہ عاقل کیتئین | لگی پوچھنے سبکی حاصل کیتئین

وہ بولا نہ پوچھو میرے سے ابھی | مین سوتا ہون اب اوٹھہ کہونگا سبھی

چھپر کھٹ پہ عاقل نے جا سو رہا | پری سوئی اپنے بچھونے پہ جا

وہ پھر صبح کو دو نو ہوشیار ہو | پری کو لگا بولنے حال او

یہہ سنکر تب عاقل سے بولی پری | یہہ جنجال مین تو پڑا کیون تبھی

نظر بند کون پیغام ہون بھیجتی | جو یا جاتی ہون اوسکے گھر کو ابھی

مین کہتی ہون یون بات میری سنو | کہ شادی میرے شاہ سے تم کرو

یہہ کہتی ہون ہم تجھکو سمجھے ہین زن | مین کہتی ہون سن تو میرا اب سخن

ہے سوگر یاں کا شاہ میرا پادشاہ | یہہ تیرے تئین خوب جوڑا ملا

ای شہزادی تون شادی کر اوسکون ابھی | مین مانباپ اوسکے بولاؤن ابھی

سہل بات ہے یہہ میری بات سن | میری بات مان اور میرا سن سخن

تب عاقل کہا یہہ نہین زینہار | صبر کر ذرا دیکھہ تون کار و بار

کہ معشوق کا دل دوکھانا نہین | صبر پھر بھی مین چھیڑونگا اوسکیتئین

پری نے کہی اب ہے مختار تون | جو کہنا سو مین کہدئی تیرے سون

ہے القصہ وہان جو نظر بند اوتھا | کہی پاندان کی سہیلی سنے آ

اب یہہ چھٹی تھی پاندان مین پڑی
اوٹھا لیے کے اوسکو مین آئی چلی

نظر بند اوسے دیکھہ غصہ ہوا
پھر اس طرح سے اپنے دلین کہا

کہ شاید پری کو لکھا کوئی یقین
میرے پاندان مین پڑی آکہین

غرض پانی منگوا دہولایا ہے وہ
یہہ سب کام اپنے کیا رو برو

تب عاقل نے تیار ہو کر گیا
نظر بند کے تئین جا کے مجرا کیا

اوسی طرح سے پھر وہ دربار کر
گیا دوپہر کے تئین اپنے گھر

جو کھانے کے تئین کھا کے جا سوہا
او ہوشیار ہے سہ پہر کو ... ہوا

پری سے وہ اس طور کہنے لگا
کہ مین آج کی رات نین آؤن گا

اوسی طور سے دو پرے بھیجنا
نظر بند کے تئین چھیڑتا ہون ذرا

پری نے کہی خوب ہے اب تو جا
مین کھانیکو بھیجواؤن گی شام کا

غرض اُن چلا لے پری سے رضا
نظر بند کے دربار کے تئین گیا

اوسی طور دیکھا ہے سب کام جا
جو دربار برخواست شب کو ہوا

ہے عاقل بھی اوس رات کو نین گیا
وہان کی سہیلی اوسے پوچھی آ

سب کیا کہ تو آج گھر نین گیا
تب عاقل نے اس طرح کہنے لگا

کہ ہے پیٹ مین درد میرے اوٹھا
مین اس واسطے گھر نہین جا سکا

سہیلی نے سن کر یہ خاموش ہوی
پری نے پھر اپنے پرے بھیجدی

پری بھیجی کھانے کو عاقل کے تئین
تب عاقل نے کھانے کتئین کھایا وہین

جو باقی رہا سو روانہ ... کیا | وہان اوس نے کسکو نہین پھر دیا

تڑپ تا تھا عاقل نے اوس جا پڑا | ہوے دو پہر رات سون وہ اوٹھا

در بیان رفتن عاقل بار دیگر در محل نظر بند و حایل شدن سہیلی

توکل کر خدا کی ذات پر | محل مین چلا شاہ کے بیہ نڈر

تھے عاقل کے سات اوپری پرے | سوا اوس کے دستے نہ تھے وہ کسے

جو القصہ عاقل محل مین گیا | محل مین تب اون جاکے دیکھا تو کیا

[illegible] سہیلیان تھے چار | وہ چوسر کے ہی کھیل مین خوش نگار

[illegible] سہیلی [illegible] | [illegible] اب سکی

[illegible] دیکھکر | اوتار اپنی دستار [illegible]

[illegible] چھپا | وہ اوٹھا [illegible] چادر [illegible]

[illegible]

اگر تم کہے تو ہمین شہ کو جا
ابھی عرض کرتے ہین یہہ ماجرا

تب عاقل نے بولا ضرورت نہین
چلا بول عاقل وہ گھر کے تئین

پھر اسباب کا وہان تو چرچا ہوا
وہ باتان لگے ہونے سب جا بجا

یہہ چارون نے دیوان خانیمین جا
وہان کی سہیلی سے بولیان بولا

وہ بولیان پوچھی تھی عاقل سے جا
سبب کیا جو تو رات کو یہان رہا

جواب اوسکا ان نے مجھے یہہ دیا
کہ ہے سر منے درد نین جا سکا

سخن اوس کا اُن نے مجھے یہہ دیا
خبر نین کئے تم کو میری خطا

میرے سے یہہ تقصیر ہوی ہے کلان
معاف اب کرو تم سبھی اے سکیان

سہیلیان پھر آپس مین کہنے لگیان
بہتر اور رہنا یہان اے سکیان

کہ شاید ہمارے یہہ شہ کے تئین
یہہ آیا تھا وہ مارنے کو یقین

وزیری کا اوسکو تو ہے مرتبہ
بچاتا ہے شاید کہ ہون پادشاہ

یہہ بے وقت آنا ہم یہہ سمجھے ہین
خدا ہی بچایا نظربند کے تئین

بڑا اوسکے سرپر سے گنڈم ٹلا
نمک پر حرام ہیگا عاقل بڑا

پھر عاقل کے باتان یہہ ہونے لگے
غرض صبح کو شاہ نے جو اوٹھے

شہنشاہ بیٹھے ہین مون ہاتھ دھو
نماز وہ پڑھے صبح کی کر وضو

نظربند نے پہن کپڑون کے تئین
جو جانے کو باہر چلا چاہے ہین

سہیلیان کئے عرض تب شاہ سے آ
سبھی رات کا جو کہ تھا ماجرا

نظر بند یہہ سُن کر مکدر ہوا
کہ شہ یہہ دل مین تجویز اپنے کیا
مجھے مار کر لیوے شاہی کو چھین
کہا یہہ عدو تھا سرا بے حیا
اگر مار نا ہون بولا اوسکے تئین
شہ ہون تو میرے پلے مین ہے یہہ برا
مگر خوب ہے اب کرون قید مین
بولایا ہے شہ یک سہیلی کے تئین
یہہ کہکر نظر بند اوٹھ کر چلا
سمن اور لوگان سبھی خاص و عام
سمن دیکھ کر شہ کے تئین جو خفا
کہا شاہ جب سے گیا مین شکار
طبیعت میری اس لئے ہے خفا
وہ اوسدن نہ آیا ہے عاقل وزیر
نظر بند تب پوچھنے کو لگا
شتابی سے کوی چوبدار ایک جا
گیا حکم پر شاہ کے چوبدار
وہ بیٹھا ہے جانے کو تھا جو اوٹھا
کہ یہہ مار نیکو میرے آیا ہتھا
ہوی شہ کو یہہ بات معلوم یقین
میرے تئین تو معلوم ہرگز نہ تھا
پری چھینے تا دیوینگی میرے تئین
میرے دشمنی مین رہیگا سدا
اسے بعد مارونگا کر قید مین
کہا جہاڑ جا قید خانے کو ہین
جو وہ تخت پر اپنے بیٹھا ہے جا
شہنشاہ کو مجرا کئے اور سلام
سبب شاہ سے پوچھنے کو لگا
میرے سر مین ہے درد بے اختیار
بھی باقی سبھی خیریت ہے کہا
لگا یا ہے عمدا وہ آنے کو دیر
نہین آیا عاقل جواب تنگ ہے کیا
بولا کر میرے پاس اوسکو لے آ
بولانے کو عاقل کے تئین اکبار

شتابی سے کوئی چوبدار ایک جا — بولا کر میرے پاس اوس کو لے آ
گیا حکم پر شاہ کے چوب دار — بولانے کو عاقل کے تئین ایکبار
تب عاقل نے پہنا تھا کپڑون کتئین — وہ جانے کو دربار او تھا تھاوین
جو تب چوبدار آن کر شاہ کے — کئے یادشاہ آپکے تئین کہے
تب عاقل نے بولا پری سیتی جا — کہ کچھہ آئی ہے میرے سرپر بلا
خداواسطے لوگ دے میرے ساتھہ — اگر مارنے چاہے تو بات بات
بچالیوے مجھکو وہ جلدی سیتی — مجھے مارنے نا سکے وہ سبھی
پری نے تب عاقل سے کہنے لگی — تو خاطر جمع رہ ای میرے دہنی
ضرر تجھہ کو نا ہونے دیونگی کبھی — ملا دیونگی خاک بین مین ابھی
بہت لوگ ہمراہ دیتی ہو نہین — نہ ڈر کر تو لے سات جا اون کتئین
ہمیشہ تیرا ہیگا حافظ خدا — تو اندیشہ مت کر کسی بات کا
تیرا جان میرے سے ہیگا لگا — ہمیشہ ہے تیرا نگہبان خدا
غرض دس دئی ہے پر اوس کے ساتھہ — کئی اون تاکید یون نیک ذات
کہ عاقل کے ہمراہ تم سب رہو — ضرر اوسکو ذرہ نہ کچھہ ہونے دیو
بہت اون کو تاکید کر کے پری — سبے عاقل کے ہمراہ روانہ کئی
کبھی بھیر ہمین دیو خبر مجھکو آ — اب عاقل کے اوپر جو کچھہ ہووے گا
تب عاقل گھوڑے پہ چڑہ کر چلا — وہی اپنے معمول پہ وہ گیا

نظر بند پوچھا ہے پھر کئی بار … اور عاقل کے بیٹھا تھا وہ انتظار
پھر اتنے مین عاقل نے شہ پاس جا … اوسی طور پر اپنے تئین سرا کیا
نظر بند نے نزدیک اوسکو بلا … ہے اس طور سے اوسکو کہنے لگا
کہ یک قیدی ہے باپ کے وقت کا … مین چھپتا ہون اوسکے تئین چھوڑتا
تمہین نیک نام ہونا چہتا ہون مین … چھوڑا قید سے لاؤ جا اوسکے تئین
تب عاقل نے آداب لایا بجا … کہا مجھکو بتلاؤ ہے کس جگہ
مگر اپنے دل مین وہ سمجھا یقین … کہ یہہ قید کرتا ہے اب میرے تئین
سہیلی نے ہمراہ اوسے لے چلی … اوسے قید خانے مین ہے لے گئی
پرن سکے پرے سات عاقل کے تھے … وہ سب حال سارا اوتنے دیکھتے
دیکھا کوٹھری ایک ہے اوس جگہ … ہے قالین ایک اوسپہ ہمیشا بچھا

در بیان قید کردن نظر بند شاه عاقل وزیر را از سبب غصہ

نظر بند کی سہیلی کہی اوسمین جا … تب عاقل نے اوس کوٹھری مین گیا
سہیلی نے دربند کی آکے وین … کہا یون بہی عاقل پکارا اوسکے تئین
کہی جا نظر بند کو آداب جا … یہہ پیغام لیجائیو .. تم .. ذرا
غرض اوسنے دروازہ کو بند کر … نظر بند کو جا کے کہی ہے خبر
سہیلی سے پوچھا ہے تب پادشاہ … وہ دیکھہ اپنے حالت کسینے کیا کہا
کہی اودن نے اندر خوشی سے گیا … اور حضرت کو آداب و کورنش کہا

میں دروازے کو بند کر آئی ہوں
خبر آپ کے پاس بھجوائی ہوں

نظر بند اس طرح کہنے لگا
دیکھو ڈھیٹ کہتا ہے یہہ بیحیا

ابھی فرمایا شہ یوں سہیلیاں کے تئیں
خبر کچھہ یہہ مشہور نا ہووے کہیں

اگر کوئی سُنے تم سزا دیوں گا
یہہ مشہور تم مت کرو کہیں ذرا

غرض شاہ اوسدن بہت تھا خفا
خردمند کو نزدیک بُلا کر کہا

اونے خوش ہو تسلیم کر کر کہا
سبھی اہل دربار کو خوش لگا

نظر بند اوس بہت تھا خفا
ہے جلدی سے برخواست اوسنے کیا

وہیں خوابگاہ میں نظر بند گیا
بہت فکر وغصہ میں تھا بادشاہ

کہ پاجی نے کیا مجھہ سے جرات کیا
مجھے مارنے شب کے تئیں آیا تھا

اسے مار لیکر میں ہوں پادشاہ
یقین اوسکو یہہ فکر تھی سو سدا

دویم یہہ کہ بدکار دولت تمام
پڑے ملک کے سارے ابتر ہو کام

بہت خوب میری وہ شاہی کیا
بہت یہہ میری خیر خواہی کیا

سیوم یہہ مجھے شاہزادی لکھا
جو رقعہ مجھے پاندان میں ملا

یہہ پھر دل میں اوسکے خیال یہ کیا
کہ شاید پری کو تھا رقعہ لکھا

میرے پاندان میں پڑا کہیں سے آ
میرے تئیں یہہ بھیجا نہیں ہویگا

چہارم وہ صورت میں ہیگا حسین
کوئی اوسکی صورت کا ثانی نہیں

ہے پنجم مجھے ڈر پری کا یقین
سنی تو دباوینگی سب کے تئیں

غضب سے اگر وہ کرے یک نگاہ — تو ہم جل کے ہوینگے سب روسیاہ
اگر حکم کیجئے تو وہ دیوان کے تئین — وہ سب کھاوینگے آ کے انسان کتئین
یہہ جنجال مین آکے مین ہون پڑا — یہہ سختی مین مین آن کر ہون پھنسا
نہ جنجال مین آکے مین ہون لقین — نہ مین چھوڑ سکتا ہون اوسکے تئین
غرض شاہ نے تب بڑی فکر مین — یہی حول مین اور یہی فکر مین
کوئی مصلحت اوسکو ٹھہری نہین — یہی فکر تھی تب نظر بند کتئین
غرض وقت جب سہ پہر کا ہوا — نظر بند دربار کو نہین گیا
میرے سر مین ہے درد نہین آونگا — یہہ کہلا یا دربار مین بادشاہ
جو کچھ کام کرنا سو تم لیو چلا — مجھے اطلاع دیجیو تم .... ذرا
سمن سن کے کہلا یا ہے شہ کتئین — کہ تم نہین سو جاتا ہون مین گھر کتئین
نظر بند کے خاصے کا جب وقت ہوا — بکاول نے خاصہ ... آ کر کہا
کہ حاضر ہے خاصہ کہو شہ کو جا — سہیلیان نے شہ سے کہے جلد جا
یہہ سن شہ کہا حکم لائے کتئین — منگا کر چنا یا ہے کھا ... کتئین
نہین فکر سے کہانا کہا ئے گیا — تناول وہ تھوڑا سا کر بس کہا
پہر عاقل پوچھ تھی سہیلی تعین — نظر بند بولا کر کہا ہے وہین
دو وقتہ تو عاقل کو کہانا کہلا — میرے خاصے سے تو دو خوانان لیجا
نظر بند کو یہہ ہوا ہے خیال — پری سن کے کرتی ہے کیا میرا حال

کہا دیوان آتے ہین اوسکے تمام / وہ کہانے سبھی شہر اور خاص و عام

بہت دلمین اوسکے یہی تھا خیال / اسی فکر سے وہ ہوا تھا نڈہال

سہیلی کو آتے ہوے دیکہنا / نظر بند لگا تا نظر اوس جگا

کہ لاتی یہہ ہیگی خبر تو یقین / اب آدیو کہاتے ہین جسکے تئین

اسی فکر مین شہ تڑپتا جو تھا / شب ہونے سے شاہ ہو گیا کہا برا

کہا شاہ دل مین پھر افسوس کہا / کہ پاجی کے تئین مین بڑا نا نہ تھا

نصیحت بزرگون کی سچہ ماننا / بزرگان جو بولے سو سچہ جاننا

یہہ پچھتانیکا اب نہ کچہ سود ہے / کہ کام اب وہ کرنا جو بہبود ہے

پری کا تو احوال اب سُن ذرا / پروان نے پری کو خبر جون دیا

پری سُن کے روتی ہوئی زار زار / گئی قید خانے مین وہ ایک بار

جو دیکھی ہے عاقل وہ بیٹھا ہوا / پری کے تئین دیکھہ عاقل اوٹھا

وہ دونون نے اپس مین گلہار ہوے / وہ ہر ایک آپسمین بلہار ہوے

پری نے پھر عاقل سے رورو کہا / تو ای پادشاہ کیا دیوانہ ہوا

خدا واسطے بات تو میری سُن / میرا مان لے یہہ تبی اب سخن

نظر بند کتین بہیجتی ہون پیام / نہین تو مین جاتی ہون ای نیکنام

تم عورت ہوا ای شاہزادی یقین / کرو شادی اب میرے شاہ کے تئین

میرا شاہ موگریاں کا پادشاہ / بہت تمکو ہے خوب جوڑا ملا

تب عاقل نے بولا برائے خدا — نہ معشوق کو اس طرح بولنا

مین یکطور کی اب تو ڈالا ہون چال — دیکھین اسکا کیا رب کرینگا ایتال

پھر عاقل ستی یہہ پری نے کہا — بھلا اب مین لاتی ہون کھانیکو کہا

اونے بولا میرے تئین بھوک نین — پری نے کہا ہے تب عاقل کے تئین

یہہ سچ بولے ہین سگلے بزرگان سبھی — کہ عاکی پہ عاشق نہونا .. کبھی

یہی عمر مین ہوی میرے سے خطا — میرا دل جو تیرے پہ اٹکا ہے جا

پری کے تب عاقل نے باتونکو سن — کہا لاؤ کھانے کے تئین یہ سخن

منگائی پری خوان ہاے طعام — تب عاقل لیا دو نوالے تمام

پری بھی نوالے دہ کھائی ہے دو — جو کچھ کھایا عاقل سو کھائی ہے او

غرض وہان سے گئی ہے پری اپنی گھر — ہے عاقل پڑا تھا تڑپتا ایدھر

سہیلی جو عاقل کی رکھوال تھی — وہ دروازہ آ صبح کو کھولتی

دو وقتہ لیجاتے تے کھانیکے تئین — اور عاقل نہ کھاتا تھا کھانے کے تئین

جو اس طرح ستی گئے دن گذر — نظر بند کو گئی ہے سہیلی خبر

کہ عاقل تو کھانیکو کھاتا نہین — اور وہ روبرو بھی منگاتا نہین

ہے کہتا کہ لیجاؤ یہہ سب طعام — نمی بات کر کھا لیو اسکو تمام

کیا نین نظر بند دربار تھا — یہہ سن غم ستی شاہ دل فگار تھا

پھر اوسکے گیا دل مین یہہ ہی خیال — کرے گی پری میرے تئین پایمال

اگر جان کا اوسکو اب	پری میرے اوپر کرینگی غضب
بہت دل مین ہو گیا برا پادشاہ	سہیلی کو بولا قلمدان لا

در بیان نوشتن رقعہ نظر بند بعاقل

تب عاقل کے تئین کو رقعہ لکھا	تو اپنے کو ای پاجی سمجھا ہے کیا
سبب کیا کہ کھانا تو کھاتا نہین	مین بھیجا ہون خاصہ اول تیری تئین
قسم میرے سر کی تو بہر خدا	میری بات کو مان کھانیکو کھا
لکھ اس طرح مضمون تب پادشاہ	سہیلی کے ہمراہ کھانا ... دیا
وہ رقعہ دیا ہے سہیلی کے ہات	کہا رقعہ لیجا دے کھانیکی سات
سہیلی گئی کہول اوس در کو تب	کہی شاہ رقعہ دئیے تجکو اب
اولس اپنی بھیجی ہے اب پادشاہ	سہیلی سے عاقل نے رقعہ لیا
جب اوسکے سرا پا مطالعہ کیا	وہ بے اختیاری سے رونے لگا
دو آنکھون کے تئین لیا ہے لگا	سہیلی کے تئین اس طرح سے کہا
کہ کھانے کے تئین لا تو جلدی ستی	وہ کھایا ہے خشکے کو میٹھے ستی
کہا اب تمین بات لیو اوسکو جا	دوات اور قلم مجکو لا دو ذرا
سہیلی نظر بند کو بولی ہے جا	وہان قصہ عاقل کا گذرا ہوا
کہی پھر کے مانگا قلمدان ... وہ	کہا شاہ لیجا کے جلد لیسے دو
نکال اوس سے قینچی و چاقو کتین	قلمدان لیجا کے دیو اوس کتین

گئی ہے وہ فرمان پری شہ کی وین	لیجا دی قلمدان عاقل کے تئین

رقعہ عاقل وزیر بہ نظر بند شاہ

تب عاقل نے اس طرح سیتی لکھا	کہ ای بادشاہ زادی سن تو ذرا
مین کھانیکو ہرگز نہین کھاؤنگا	یکہفتہ مین آخر تو مر جاؤن گا
جو معشوق میرا مجھے نا ملے	یہہ جینے سے مرنا ہے بہتر مجھے
وہ اس طرح سیتی جو رقعہ لکھا	سہیلی کو بولا کہ دے تو لیجا
سہیلی نے دی شاہ کو جلد جا	نظر بند اوسے دیکھکر غش کیا
کبھی اپنے کو نین تھا عورت سنا	یہہ شقہ کتئین دیکھہ حیران ... ہوا
یقین عاشقی کے یہہ سب کام ہین	کیا میرے لیے یہہ عشق باندھا تو نیز
سنبھل دو گھڑی بعد پھر بادشاہ	ہے عاقل کے تئین ایک رقعہ لکھا

رقعہ نظر بند شاہ بعاقل وزیر

ای پاجی تیری ہوش تو کھو لیا	جو شہزادی کر میرے تئین لکھا
تو مردون تہمت جو عورت کیا	تری ہوش مین کچھہ تفاوت کیا
تو مت بار دیگر یہہ باتون کو کر	ذرا رحم کر اپنے تو حال پر
پتا مین کتا نقرہ روپیہ پانچ کا	بڑا کر تجھے مین [illegible] ...
میری طرف سے تیرے تئین پھولری	یقین ہے دگر مین [illegible] سب ملے
تجھے مارنے بھیجا مین اژدہا	کہ تیری فتوح اس [illegible] یہہ ہوا

سہیلی کو پھر یہہ نظر بند کہا ۔۔۔ یہہ رقعہ تو عاقل کو دے جلد جا
نظر بند کے خط کو سمجھتا وہ تھا ۔۔۔ دیکھا خوب پڑکر سو رونے لگا

رقعۂ عاقل وزیر بہ نظر بند شاہ

قلم کو اوٹھایا ہے پھر وہ بدست ۔۔۔ جواب یون لکھا ہے بصد بند و بست
بنا مین جو پاجی کے بیشک تھا مین ۔۔۔ روپے پانچ مجکو نہ ملتے تھے کین
بڑا کر دئی تو مجھے مرتبا ۔۔۔ مین یہہ دیسے اپنی نہین ہون بھلا
مین اول تیرے پاس آیا جو تھا ۔۔۔ تجھے دیکھکر مین نے تھا غش کیا
تو کہنے مین بولا کہ بہو کا تھا مین ۔۔۔ بہت دن سے اب کھانا کھایا ہون نہین
کبھو پھر مین اوسدن سے صورت تری ۔۔۔ نہ دیکھا اوٹھا آنکھہ سورت تری
تو جب جا اوپر کھیلتی تھی شکار ۔۔۔ وہان نکلا جو باگ انسان خوار
تو ارکان کو حکم اپنے کیا ۔۔۔ کہ مار آوے اوس باگ کو اوس جگا
مین دیکھا نہین بات اب ہاتھہ مین ۔۔۔ مین جا شیر کو مارا ایک ہات مین
گئی سیر خاطر تو جب دوسرے بار ۔۔۔ گئی حکم سب کو کہ کہیو شکار
گئے کھیلنے چھوڑ کر تجکو سب ۔۔۔ گیا مین ہو نین تیرے تئین چھوڑ تب
مرصع سکی ہرنی دسے در شکار ۔۔۔ تو گھوڑے کو دوڑائی بے اختیار
سہیلیان سبھی پیچھے ہی رہ گیان ۔۔۔ مین تھا سات کوئی سات نین آسکیان
بہت اوس جگہ مین ترددو کیا ۔۔۔ وزیری کا منصب کئی تو عطا

تو نکلا ہے جب بیچ سے وہ اژدها
اوسے مار نے مین جو پھر دگیا

کوئی حاکم تیرا نہ لائے سجھا
تیرے واسطے مین یہہ محنت اوٹھا

کہ پھرسے کو مین بات یک مین گیا
مین مارا ہون اوسکو بفضل خدا

تیرا مین نہ دیکھا کوئی خیر خواہ
دغل باز ارکان ہین اور روسیاہ

ہین انفزود تیرا خزانہ کیا
مین دولت کو تیرے سہانہ کیا

اے شہزادی میری قدر کو پہچان
ذرا خیرخواہی کو میری تو جان

غرض اسطرح سے وہ رقعہ لکھا
سہیلی کو دیکہ دستے تو بھیجا

سہیلی نے شہ کو دئی ہے لیجا
نظربند دیکھہ اوسکو ناخوش ہوا

کہی دلمین میرا یہہ مفتون ہوا
لگا عشق مین دل سے مجنون ہوا

پری شیشہ کو آئی تھی عاقل کے پاس
اور عاقل سے کرتا تھا باتان اوداس

ہمیشہ تب عاقل کا یہہ طور تھا
نظربند کا حال اب سن ذرا

کئی قید عاقل کو جس روز سے
گیا نہین ہے دربار اوس روز سے

سمن ایکدن اپنے گھر مین کہا
کہ آتا نہین شہ سو دربار کیا

سہیلا پوچھون مین اب تو عاقل سی جا
وہی بولی یا تجھہ سے یہ ماجرا

سمن نے جو یہہ قصد کر کر چلا
سمن سن کے یہہ آ میان اوس جا

کہ پتا کین عاقل کا دستا نہین
مگر لوگ یہہ کہتے ہین اوسکے سنین

سمن نے یہ سنکر ہوا بیقرار
چلا جلد گھوڑے پہ ہو کر سوار

یہہ اول وہ دربار اندر گیا
سمن سارون کو خوش دیکھا او سجگا
سمن سے وہ آہستہ بولا ہے آ
وہ ہے قید مین تین دن سے پڑا
یہہ سنکر سمن کو لگا ہے برا
وہان جاکے بولا سہیلیان کتئین
نہین دیکھا ہون جو تمہارے تئین
خدا او اسطے تم بلاؤ .. ذرا
کیا تقصیر میں سے کچھہ ہوی ہے تو
سہیلیان سے اُن نے کیا عاجزی
سہیلیان نے پھر شہ سے بولیان ہے جا
وہ کہتا ہے دیکھونگا حضرت کتئین
یہہ سن پہنے پوشاک سب پادشاہ
سمن کو سہیلی بلائی ہے جا
تمہین تین دنسے جو دیکھا نہین
یہہ سنکر سمن سے کہا پادشاہ
ہے اوس دن ستی درد سر سے تئین

تفحص جو عاقل کا کرنے لگا
اور ایک دوست منشی کین عاقل کا تہا
کیا قید عاقل کے تئین پادشاہ
خدا او اسطے تم چھوڑاؤ ذرا
جو خلوت کی وہ راہ لیکر چلا
کہ تم جا کہو بھائی صاحب کتئین
مجھے چین و آرام تو کچھہ نہین ہے
مجھے اپنی صورت دکھاؤ ذرا
خدا و اسطے تم معاف اب کرو
کہا شہ کو بولو خبر تم میری
سمن عاجزی کرتا ہیگا کھڑا
سبھی اوسکے باتان کیان شہ سے ہین
کہے اب سمن کو لیؤ جا... بلا
سمن آکے شاہ پاس رونے لگا
برا حال میرا ہوا ہے یقین
کہ جس دن ستی مین شکار رہون کیا
مین باہر اسی واسطے آیا نہین

سمن شہ سے بستی پھر یہہ کہنے لگا | بدو سے حکم تو بات بولون ذرا
کہا شاہ بولو جو ہے مدعا | سمن نے کہا اس طرح مین سنا
کئے قید ہین آپ عاقل کو تین | مین بالکل سبب اوسکا سمجھا نہین
بہت خیر خواہ دوست تھا آپ کا | بہت عزت و خوبی کا شخص تھا
کسی بات کا شوق اوسکو نتھا | مگر دل سے بیہودہ دوست تھا آپکا
مین دیکھا ہون ہر یک جلتا ہوا | تمھین کسکی چغلی کہہ نامان نا
بھلا اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا | مجھے بھیجو اوسکو مین لاؤن بلا
پھر آہستہ شہ سے سمن نے کہا | حمایت مین اوسکے پری ہے سدا
مبادا یہہ سنکر خفا ہو یہ بات | مبادا کرے وہ کہین دن کو رات
نظر بند تب اپنے دلمین کہا | کسی وضع عاقل کو ہے چھوڑنا
بولانا سمن کے تئین بھیجکر | سوا اسکے کوئی سنکر نہین ہے دگر
کبھی اوسکو خدمت نہ دیونگا مین | کوئی کام اوس سے نہ لیون گا مین
یہہ تجویز دلمین مقرر کیا | قلمدان منگوا کے رقعہ لکھا

رقعہ نظر بند شاہ بعاقل وزیر

ای پاجی مین اب مہر کر بیقیاس | سمن کے تئین بھیجا ہون تیری پاس
تو ہمراہ سمن کے میری پاس آ | گناہ عفو سارا مین تیرا کیا
جو بیہودہ باتان تو مجھ سے کہا | کچھ وہ ذکر مت کر سمن سے ذرا

سہیلی ستی اک بلا کر کہا
یہہ رقعہ تو عاقل کو دے جلد جا

سمن سے کہا شاہ تم جلد جاؤ
اب عاقل کو ہمراہ بلا لیکر آؤ

تھا پیش از سمن کے وہ رقعہ گیا
پڑھ عاقل نے اوسکے تئین کو کہا

دوات و قلم دیو مجھکو لے آ
سہیلی کہی تب سمن آگیا

تب عاقل نے رقعہ کے تئین کو چھپا
سہیلی کو بولا کہ لاؤ بلا

دربیان رفتن سمن از حکم شاہ در قید خانہ برائے برآوردن عاقل و نیامدن او

سمن نے جو اوس گھر مین داخل ہوا
وہ عاقل کے تئین دیکھہ رونے لگا

کہا تم سے کیا چوک ہوی بھائیجان
جو غصہ مین آیا شہ مہربان

بہت چاہتا تھا تمہین پادشاہ
وہ کم سن ہے تم مانیو مت برا

سمن سے تب عاقل یہہ کہنے لگا
مین نوکر ہون وہ ہے میرا پادشاہ

کچھہ البتہ ہوی میرے سیتی خطا
شہ اسواسطے قید مجھکو کیا

سمن نے پھر عاقل ستی یہہ کہا
کہا شہ نے مجھے تم کو لاؤ بلا

میرے ہوکے ہمراہ تم اوٹھ چلو
نظر بند سے جاکے خوش ہو ملو

بہت نیک ہیگا نظر بند شاہ
بہت خلق و اخلاق کا پادشاہ

تب عاقل سمن سے یہہ کہنے لگا
ہے آرام مجکو مین نین آون کا

مین بیٹھا ہون آرام سے اس جگا
میرا چھوڑ پیچھا برائے خدا

سمن نے بہت پر بجدی کیا　　اور آخر نہ سمجھا سکا تھک گیا
گیا ہے سمن وہان سے پھر شہ کے پاس　　لگا شہ سے کرنے کے تئین التماس
کہ ای بھائی صاحب کہون تم سی کیا　　مین دیکھا ہون عاقل کو غیرت بھرا
وہ میرا سخن تو نہین مانتا　　کہا مجھ کو آرام ہے اس جگا
تمہارا نہین دوست کوی اوس ہوا　　رکھو یاد میرا سخن پادشاہ
بھی کئے وقت کے بعد ازان پادشاہ　　بھی رخصت سمن کے تئین کو کیا

دربیان نوشتن رقعہ نظربند شاہ بعاقل وزیر

پھر عاقل کو رقعہ نظربند کہا　　ای پاجی تجھے منع تھا مین کیا
نکرنے کے باتین سمن سے کہا　　نہین آیا میرے طلب پر سو کیا
سمن کے جو ہمراہ آیا نہین　　سبب کیا یہہ کہدی تو میرے تئین
یہہ لکھکر سہیلی کو بولا لیجا　　یہہ رقعہ تو عاقل کو دے جلد جا
سہیلی نے رقعہ کو لیکر گئی　　اور عاقل کے وہ ہاتھہ مین جا دئی
تب عاقل نے پڑھ دیکھ بولا اوسے　　قلمدان کو میرے تئین لا کے دیے
سہیلی نے لے حلم جا شہ کا وین　　اونے لا دئی ہے قلمدان کے تئین

دربیان رقعہ نوشتن عاقل وزیر بہ نظربند شاہ

تب عاقل نے اس طور کاغذ لکھا　　سمن بہت تو یہ سے تئین کام کیا
نہ بولون گا ہرگز سمن سے کبھی　　اگر وہ کہا تو دروغ ہے سبھی

ای شہزادی کی تھی تو مجھ کو طلب — نہین آنیکا ہے یہہ میرے سبب
یہہ آرام مجھ کو کہین نہین ملا — وزیری مین یہہ سکھ نہ پایا ذرا
مجھے چین و آرام ہے اس جگا — کوئی چین کو چھوڑ کیون آئیگا
کہ جسوقت کرتا ہون مین آنکھ بند — تو کرتا ہون اوس وقت تجھ سے انند
وزیری مین مجھکو نہ تھا یہہ مزا — کہ معشوق مجھ پاس ہے اس جگا
مین جس وقت کرتا ہون تیرا خیال — ہے اوسوقت مین تیرا میرا وصال
بہت اب تباہ حال ہے گا میرا — میرا حال تیرے سوا ہون سب کہا
وہ رقعہ کو لکھ کر کے عاقل تمام — سہیلی کو بولا لیجا خوش خرام
سہیلی نے اوس رقعہ کے تئین لیجا — دئی شاہ کے تئین سو شہ نے پڑھا
وہ شہ دیکھ رقعہ ہوا کہا برا — اوسے بہت وہ غصہ باہم ہوا
ہے اس بات سے کہا یا [illegible] شاہ — خطر اوسکو کچھ جان کا ہوئے گا
پری خاک مین مجھ کو دینگی ملا — ہے غصہ ہوا شہ کو اس بات کا
یہہ پاجی کے تئین عشق کیون ہے مرا — میرا فاش یہہ بھید کیون کر ہوا
سہیلیان کو بھی میرے معلوم نہین — یہہ سمجھا ہے کس طور سے کیسر تئین
ہے اس بات کا اوسکے تئین غم ہوا — نظر بند کا دل ہے برہم ہوا

دربیان رقعہ نوشتن نظر بند شاہ بعاقل وزیر

پھر عاقل کے تئین خط لکھا پادشاہ — فراموش اپنے کو تو کیون کیا

بلاتا تو آتا نہین کیا سبب — مین تقصیر کو تیرے بخشا ہون سب
سمن کو مین بھیجوایا تھا تیرے پاس — سبب کیا تو آیا نہین میرے پاس
نظر بند اس طرح سی خط لکھا — سہیلی کو بولا کہ دے جلد جا
سہیلی نے عاقل کو دی ہے لیجا — سب عاقل نے اوس خط کتین کو پڑا

در بیان رقعہ نوشتن عاقل وزیر بہ نظر بند شاہ

تب عاقل نے اوسکا لکھا یہہ جواب — کہ اے میرے حق مین بہ از آفتاب
تیرے پاس کس طرح سے آؤن نہین — یہان چین و آرام ہے میرے تئین
دلاتا ہون اور ایک مین بات یاد — تو بھولی پن ہے یا مجھکو زیاد
مین معشوق کی بات بھولا نہین — اے شہ زادی سُن یہہ تو قصہ کتئین
کہ جس دن سمن تیرے پاسے ہے ملا — وہ معشوق کا حال اپنے کہا
تو بھولی تھی اور وہ مجھے یاد تھا — مین آخر تو اوسکا لگا یا پتا
تیری بات کا پاس ہے میرے تئین — تو بھولی مین بھولا نہین تیرے تئین
وہ لکھہ رقعہ شہ کو اوبھیجوا دیا — اوسے پڑھہ نظر بند غصہ ہوا
دھولایا ہے سب رقعہ کو پادشاہ — کٹورے کے درمیان پانی منگا
گئے ہینگے دو تین دن جب گذر — نظر بند سے بولا سمن آن کر
کہ ای بھائی تم نا مناسب .. کئے — یہہ جو قید عاقل کو تم اب کئے
بڑا بھائی صاحب مجھے ہیگا ڈر — پری کا نہایت ہے خوف و خطر

مجھے علم ٹھہراؤ تا جا کے مین | ملا تا ہون حضرت سے لا اوسکتین

در بیان رفتن سمن بار دیگر نزد عاقل و نیامدن او

منظور شد اوسکو دیا ہے رضا | سمن قید خانہ مین جب وہ گیا

وہ عاقل کا دیکھہ حال وہ زرد ہے | او غمگین ہے صاحب درد ہے

پھر عاقل سمن سے یہ کہنے لگا | کہ تعظیم کو ہے نہ طاقت ذرا

سمن تب کہا از برائے خدا | کہ بیٹھے رہو مت اٹھو تم ذرا

سمن پھر تو باتان وہ کرنے لگا | جو کچھہ بولنا تھا سو وہ کہہ دیا

پھر عاقل نے اوسکو جواب یون دیا | مین اول مین بولا تھا جو ماجرا

پھر عاقل ... سمن سے یہ کہنے لگا | کہ تم شہ سے جسدن ملینگے آ

دکھائے تجھے تم زخم ہرنی کہتین | لگایا تھا مرہم لیجا اوس کو مین

وہ بھولا ہے یا ہیگا تجھکو یاد | سمن تب کہا ہان کہ ہے مجکو یاد

منظور شد تمہارا جو قصہ سنا | تمہارے تئین سات آؤ کہا

میرے ذمہ ہے کرکے شہ نے کہا | کسی طور سے اوسکا لیونگا پتا

فراموش دو ہو گئے اوسکو ہین | مگر بات یہہ یاد تھی میرے تئین

مجھے شاہ کے بات کی پاس ہے | مگر زندگی ہے تو اب آس ہے

پھر عاقل کے پاوان پکڑ وہ لیا | ہے پھر بات موہنہ کو لگا کر کہا

کسی طرح سے سات لیکر تو آ | میرا کام کردے برائے خدا

تب عاقل کہا مین تو جیتا نہین
چپ احوال ایک بولا تیہ سہین

بہت جب بجدی سمن نے کیا
تب عاقل نے بولا کہ تا آوڑ گا

اوٹھا وہان سے لاچار ہو کر سمن
چلا شاہ کے پاس بسر کرہن

نظر بند نے دیکھ ہوا گہبرا
وہ سمجھا کہ عاقل ہے کیا مریا

سمن کے لگا دیکھنے مونھ کتئین
سمن نے جو نزدیک آیا ہے دیہا

لگا پوچھنے اوس کے تئین پادشاہ
تمہارے یہ رونیکا ہے وجہ کیہ

سمن نے کہا کیا کہون تمسے مین
بُرا حال دیکھا ہون عاقل کتئین

یہہ سُن شاہ کا ہوش برجا ہو
سمن حال پھر اوس کا کہنے لگا

دربیان نصیحت کردن سمن بہ نظر بند شاہ

کہا اوس کی حالت بہت ہے تباہ
کیا ہون مین تجویز ایک پادشاہ

اوسے آپ سمجھے مناسب اگر
تو کرنا ہے تجویز وہ خوب تر

وہ کیا ہے کہ آپ اوس جگہ جائی
اور عاقل کو ہمراہ بُلا لائیے

وزیری کا جو تم دئیے مرتبہ
اوسے قید کرنا مناسب نتھا

تمہارا مین دیکھا اوسے خیر خواہ
فدا دل سے تیرا ہے ای پادشاہ

مناسب ہے جانا تیرا اوس جگا
بولا لائے تو دل سے خوش آئیگا

نہین تو میرے تئین پری کا ہے ڈر
وہ ضایع ہوا تو بہت ہے خطر

کہ اب اوسکا تو حال اچھا نہین
جو پہلے تھا اب اوسکا آدھا نہین

وہ اور ایک بولا ہے میرے سے بات — سلوک وہ کیا ہے عجب میرے ساتھ
وہ کہتا ہے نرگس پری کا پتا — لگا کر سراغ اوسکا مین ہون رکھا
مین جیتا تو اوسکو ملاتا یقین — تیرے سے تو لا کر ملاتا یقین
جو تمنے میرے سے تہے وعدہ کیا — وہ پاس آپ کی بات کی ہے رکھا
تمہین ایسا نوکر ملیگا نہین — نہ دیکھا سنا مین نہ ایسا کہین
جو پاجی تمہین کہتے ہو اوسکتئین — یہ پاجی نہین ہے سمجھتا ہونئین
وہ صورت مین تو ہے نہایت حسین — وہ اشراف زادہ ہے بیشک یقین
یہ آخر کو تو بات نکلے گی کہین — بتاؤن گا اوس وقت حضرت کو مین
غرض آپ تشریف لیجائے — اور عاقل کو ہمرہ بلا لائے
نہین تو پریگا ہے میرے کو ڈر — وہ آخر کو دستا ہے ہم پر خطر
دل و جان سے اوسکی عاشق ہوئے — کرینگی وہ ہم سب کو بے آبرو
یہہ باتون کو سن شاہ نے چپ رہا — بہی سکئے وقت بعد از سخن گہر گیا
نہایت تفکر مین تہا پادشاہ — یہ آخر کو انجام کیا ہوویگا
نہ دربار جاتا تہا اوس ذکر سے — وہ بے چین تہا گہر مین اوس فکر سے
سبہی اوٹھ گیا شہ کا آرام و چین — ہوا خواب و خور تلخ بے ربط شین
پہر اس پہ جو دو تین دن گئے گذر — سہیلی نے شہ کو کئی آ خبر
کہ عاقل تو کہانیکو کہتا نہین — نقاہت زیادہ ہے اب اوسکتئین

در بیان رقعہ نوشتن بادشاہ بعاقل وزیر برائی خوردن طعام

تفکر یہ سن شاہ کو پھر ہوا
ای پاجی تو اب کیا دیوانہ ہوا
خطابخش تیری بلا تھا مین
تو کہانیکو کہاتا نہین کیا سبب
اگر تو مرا تو میرے گئی بلا
میرے سر کی مین اب قسم ہون دیا
وہ رقعہ کے ہمراہ کہانا منگا
سہیلی نے جو گئی ہو عاقل کے پاس
سہیلی نے ہوشیار کی اوس کو جگا
لگا رقعہ پڑھ کر وہ رونے کتئین
اوسی طرح سے ایک نوالہ لیا
سہیلی سے بولا مجھے بھوک نہین
پھر عاقل قلمدان کے تئین منگا
سمن سے تیرا حال بولا مین نہین
ای شہزادی جو مین تجھے تھا لکھا
سن اب حال میرے مین کچھ نہین رہا

یہ رقعہ تب اسنے قلم کو سنبھل لکھا
سمن کو میرے ساری باتین کہا
سبب کیا سمن ساتھ ذرا باتین
ارادہ تیرا کیا ہے سو بول اب
تو کہانا نہ کھا کر ڈراتا ہے کیا
کہ تو اس وقت جلدی کہانیکو کہا
سہیلی کے ہمراہ دیا پادشاہ
دیکھی ضعف سے وہ ہے لیٹا اودہاں
دتی اوس کے تئین رقعہ پادشاہ
منگا خوانچہ بعد کہانے کہا وین
بھی تھوڑا سا پانی منگا کر پیا
ذرا کہانا اس واسطے کہایا مین
منظر نید کو اس طرح سے رقعہ لکھا
مگر بولا نرگس کا احوال .. مین
وہی حال مین اوسکو بھی کہدیا
ای شہزادی مین اب تو نہین جیونگا

نصیحت کچھ اک یاد ہے تیرے تئین
مین بھیجونگا لکھ کر سبھی تیرے تئین

مین دیکھا ترا خیر خواہ کوئی نہین
دغاباز دیکھا مین ساروں کے تئین

تب عاقل نے اس طرح رقعہ لکھا
نظر بند کے پاس بھیجوا دیا

اور رقعہ مین کر یہہ غزل مندرج
ہے شہ پاس بھیجوا دیا بے خرچ

غزل فارسی از عاقل بنظر بند برسد

ہمین آرزو بود دایم مرا
شوم بر تو قربان ای مہ لقا

بفضل خدا و بفضل رسول
کہ الحال آن وقت آمد مرا

شدم سرخرو پیش خلاق خلق
چنین داشتم آرزو از خدا

کہ ہستیم چندی ترا میہمان
سفر میکنم من ز دار فنا

مگر آرزو ہائے دل میبرم
ہمین است شہزادی افسوس ہا

گہی قدر ما را تو نشناختی
نگشتی بہ من ملتفت بیوفا

کہ از جان و عزت گذشتم یقین
چنین عشق تو کرد آخر مرا

بود عاقلان را ہمین نکتہ بس
ترا ہست حافظ رسول خدا

کہ باشند حافظ بہر دو جہان
محمد و آل محمد مرا

نظر بند پڑھ کر ہوا ہے خفا
بھی پھر کہا بر اشہ زیادہ ہوا

سمن ایک دن شاہ کے پاس آ
کہا فکر عاقل کی تا تم کیا کیا

نظر بند بولا کہ ٹھہرائے نین
کرون فکر عاقل کی کس طرح مین

سمن پھر تو اس طرح کہنے لگا | کہ عاقل میں نہیں حال باقی رہا
وہ اندیشہ ہے تم کو میں جو کہا | میں جاتا ہوں گر حکم ہو تو ذرا

در بیانِ رفتنِ سمن بارِ سوم نزدِ عاقل و بیہوش دیدن او را

دیا حکم پھر اوس کے تئیں بادشاہ | سمن نے وہاں جاکے دیکھا تو کیا
وہاں ہیگا بیہوش عاقل پڑا | جواب وہ پکارے تو بھی نہیں دیا
سمن کھڑا ہو کے نزدیک جا | دیکھا بات عاقل کہتے تھے وہ لگا
دیکھا ہیگا عاقل نے ہوشیار ہو | سمن رونے کے تئیں لگا زار ہو
سمن سے تب عاقل نے کہنے لگا | بہت خوب تم آئے سو اب ہوا
ضرورت کا کہنا تمہارے سے تھا | تمہیں کان رکھکر سنو اب ذرا
یہہ کہتا ہوں تم کو کہ جیتا ہیں میں | تمہارے سے اک بات کہنا ہو تمہیں
نظر بند کو دوست ہے کوئی نہیں | تمہیں دیکھ بیہوش کے کام کچھ نہیں
نہونے کو دو شاہ کو تم اداس | میرے ہوتے مت دیو اوس کو ہراس
میرا جان و دل اوسپہ قربان ہے | کہ اوس پاس مجھ سے غلطیات ہے
بہت نازک ہیگا میرا بادشاہ | تمہیں چھوڑ کر اوسکو مت ہو جدا
سمن پوچھا معشوق کی اپنی بات | تب اُن بولا وہ کیسے پوچھنے کی بات
نہیں جیتا تو تم سے ملاتا لے آ | نہیں تو محالات ہے یہہ کہا
سمن اوس سے یہہ بولکے روتا اوٹھا | نظر بند کے پاس روتا گیا

بیان نصیحت کردن سمن بار دیگر پادشہ را

نظر بند کو بولا کہ اے پادشاہ ۔ ہین آج اوسکا احوال دیکھا برا
تمہاری ... بات مجھہ سے کہا ۔ جو کچھہ بولا اون سون یہہ شہ سے کہا
کہا بھائی ہے وہ بڑا خیر خواہ ۔ نہ ثانی کوئی اوسکا ہے پادشا
ہین عاقل ... احوال دیکھا تباہ ۔ تمہین جا بلا لاؤ اب پادشاہ
پری کا میرے تئین نہایت ہے ڈر ۔ اوسی سے ہے ہم سب پہ آخر خطر
سمن کر یہہ باتون کتئین گھر گیا ۔ شہنشاہ تب فکر مین بھر گیا
پری آتی تھی شب کے تئین اوس جگا ۔ وہ کھانا کھلاتی تھی عاقل کو لا
پری کے جو خاطر سے کہاتا تھا وہ ۔ وہ کھانے کے لقمہ اوٹھاتا تھا وہ

در بیان آمدن پری نزد عاقل و بیقراری و آہ و زاری کردن او

جو اوس شب کو بھی آئی ہے وہان پری ۔ وہ عاقل سے اس طرح کہنے لگی
تھے میلے ہو کپڑے پری کے تمام ۔ کئے دن سے نہین نہائی تھی نیکنام
تیرا ضعف مجکو یہہ بہاتا نہین ۔ تیرا حال یہہ دیکھے جاتا نہین
بزرگان ہمارے کہے واقعی ۔ کہ خاکی پو عاشق نہونا کبھی
میرا حال تیرے سبب یہہ بنا ۔ کہ کیسے عدو کو ڈوباوے خدا
نہین تو ہمین خوش رہین ہر جگا ۔ تیرے عشق مین حال یہہ ہے بنا
ہمین سبزے اور پانی کو دیکھکر ۔ خوشی خورمی سے رہین اپنے گھر

بھلا اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا
نصیحت ہین کرتی ہون ہوش ذرا

نظر بند کے پاس جاتی ہو نہین
پیام اوس سے کہ نرم آتی ہو نہین

اگر تو خوشی سے کہے جاؤن گی
وگر تو ہو ناخوش تو رہ جاؤنگی

اوسے منع اول تو عاقل کیا
پھر آخر کو ناچار راضی ہوا

کچھ ایک مصلحت کی کئے بات وہ
جو کرنیکی تھی شاہ کے ساتھ او

پھر عاقل سے لی ہے پری نے رضا
تنہا عاقل تڑپتا یہان تنہا پڑا

ہوی صبح جو آدمی ایک پری
نظر بند کے پاس بھیجوا دی

سلام پری وہ کیا ہے ادا
کہی دیکھنے آتی ہون کر کہا

نظر بند یہہ سن کے کہنے لگا
میرے تئین بہت دن ستی شوق تھا

ولیکن مین اب تو ہون کچھ کاہلا
تمہین وقت دیگر ملو مجھ سے آ

معًا آدمی پھر پری کا ایک آ
پری کی سواری یہہ آتی کہا

ہوناچار یہہ سن نظر بند اوٹھا
ستغض وہ کپڑون کو پہنا منگا

وہ پھر اپنے سند پہ بیٹھا ہے آ
بچھایا ہے یہہ ایک سند منگا

جو اتنے مین اتری پری جلد آ
نظر بند تعظیم دیکر ..... ملا

دربیان آمدن پری از نزد نظر بند پادشاہ برای رہانیدن عاقل وزیر

پری کے تئین اُن نے دیکھا غزال
دیکھا کپڑے میلے بُرا ہیگا حال

پری بیٹھی ہے آکے سند پہ جب
شروع کی ہے عاقل کا احوال سب

کبھی آئی ہون کچھہ مین کہنے کتئین
یہہ عاقل ہے موگریان کا پادشاہ
یہہ شہر و شہر پھر بھٹکتا ہُوا
پدر اوسکا موگریان کا ہیگا شاہ
ہے مسعود شہ باپ کا اوسکی نام
اوسے بعد بصرے کو تم بھیجوا
وہ تھا دیو برتے مین تھا سانپ کے
میرے باپ مین اوسمین تھی دوستی
پدر میرا حال اوسکا یہہ دیکھہ کر
میرا باپ اس طرح سے وہ ہُوا
حقیقی پدر ہے سو جیتا ہے وہ
غرض اون نے اوس دیو کو مار کر
اوسے دیکھکر مین نے تب غش کیا
مین عاشق نہوتی تو سُن فی المثل
مین اوس سے تو چھپنے لگی اوسکتئین
کبھی کھانا کھایا نہین سپت بھر
مگر اوسکو مین دیکھتی تھی خفا

سُنو کان دھر کر جو کھتی ہون مین
اونے راہ یکبارگی بھول جا
وہ تم پاس آکر ہے نوکر ہوا
وہ ہے صاحب تخت و صاحب کلاہ
بھی مان اوسکی شہزادی ہے لاکلام
جو فرمائے ہین مارنے اژدھا
سو پایا نہین وہ تھا میرے باپ کے
غمین ایک اولاد کی اوسکو تھی
مجھے گود مین اوسکے دیا سر بسر
میرا باپ ہے شاہ جنات کا
خوشی ملک مین کرتا بیٹھا ہے وہ
میرے گھر مین آیا ہے جب شیر نر
میرا جان و دل اوسپہ غش کیا
اوسے مارتی اژدہا کے بدل
نہ دیکھی ہون خوش مین کبھی اوسکتئین
کبھی سویا مجھہ پاس نین آن کر
سبب اوسکا میرےسے کچھہ نین کہا

کئی دن کے بعد از میرے لیے کہا
کبھی مین تعجب سے اوسکو سنا
تیرے شہر مین ہو گرا ہے زیاد
یہہ کہ مجھ سے ہے کون تیرا بادشاہ
تب عاقلنے ہنسکر میرے سے کہا
میرے لیے وہ تب اپنا قصہ کہا
کہا اون نے مجھکو مراتب دیا
ہے کم سن نظر بند میرا بادشاہ
مین تعریف اوسکی کرون تیسی کیا
ہمیشہ مکدر رہے ہے اور خفا
غرض اوسکے ہمراہ مین ہو چلی
مین دو آدمی اپنے بہیجوا دیا
وہ میرے تئین دیکھ بولی ہین آ
تیرا حال سب میرے سے آکے کہے
مین اس طرح بولی تھی عاقل کے تئین
مین عاقل سے یہہ حال بولی نہین
تیرا جب کہ احوال مین سب سنی

کہ مین شاہ کے پاس اب جاؤنگا
کہ تون ہویگا ہو گریبان کا بادشاہ
ہمین آکے اوس جا پہونچی شاد
تو جاؤنگا اوس پاس جو بولتا
نظر بند ہے روم کا بادشاہ
کہا پاس مین اوسکے نوکر ہوا
پھر آخر وزیری کا منصب دیا
ہے صورت تیری مانند خورشید ماہ
تمہین دیکھے تو بیچکر اوسکو جا
ہوا مین کسی بات مین خوش بڑا
مین جب روم مین آکے داخل ہوا
تمہارا سب احوال دیکھو کہا
کہے دیکھے ہم تخت کے پاس جا
بھی باقی کا احوال جو تھا کہے
نظر بند کے مین روبرو ہونگی نیز
نہ عاقل بھی بولا ہے کچھ میرے تئین
نکلنے کے تئین تب مین راضی ہوئی

تجھے جب ضیافت کو بلوائی مین ‏ تیرے تئین طلسمات دکھلائی مین
یہہ جب قید عاقل کو تمنے کیا ‏ خیر یہہ ہوی نین میرے تئین ذرا
کہ جب وہ میرے پاس آیا نہین ‏ ہو تب گھباری جستجو کی ہو نین
پری اور جنات دیوان تمام ‏ روانہ گئی ہر جگہ ہر مقام
تیرے پاس اور ساری ملکونین مین ‏ دہونڈانے لگی ہر جگہ اوس کتئین
سبھی دہونڈ کر آکے بولی ہین سب ‏ نہ کہین اوسکا پتا نکلتا ہے اب
کہی ان سے تب گھباری ہو مگر ‏ لگا دیونگی مین جواہر کے پر
اگر تم لگا دینگے اوسکا پتا ‏ رہون گی تمہارے سے مین خوش سدا
نہین تو لگا دیونگی تم کو آگ ‏ مین کھاؤن گی تم سب کو نچا کی باگ
گئے ہین وہ پھر دہونڈنے جابجا ‏ گیا قید خانے طرف اک پرا
اک عورت نے وہان کہولکر و تئین ‏ کھڑی دیتی تھی کھانا عاقل کتئین
وہ دیکھا سو بولا ہے میر لیسے آ ‏ مین باور نکر کر گئی اوس جگا
وہان واقعی اوسکو دیکھی ہو نین ‏ یہہ مین پوچھنے کو لگی اوسکتئین
تیرے تئین کیا قید کیون پادشاہ ‏ نظر بند کی تقصیر تون کیا کیا
تب عاقل نے میر لیسے کہنے لگا ‏ مین نوکر ہون ہے وہ میرا بادشاہ
اگر چوک میر لیسے شاید ہوا ‏ شہ اس واسطے قید مجکو کیا
تب اس طرح مین اوس سے کہنے لگی ‏ مین اب شہ کو پیغام ہون بھیجتی

میرے تئین تب عاقل نے سمجھا کہا — میرے شاہ کے بیچ مین قوت نہ آ
وہ خاوند ہے چھوڑیگا آخر مجھے — مناسب یہہ کامان نہین ہین تجھے
مین اوسوقت توگہر کو گئی از ہراس — مین پہر آئی دو چار بار اوسکے پاس
کہ ہر روز بدتر دسے مجکو حال — مگر اب تو وہ ہو گیا ہے نڈھال
مین آج اوسکی حالت کو دیکھی تباہ — نہین طور جینے کے ہے پادشاہ
یہہ مین اوس سے اب بولکر آئی ہون — کہ تحقیق اپنا کیا پائے ہون
تیرے سے جو دل کو لگائی ہون مین — کیا خوب اوسکا یہہ پائی ہون مین
کہ سب قوت و قدرت ہے میرے تئین — تیرے کام جو ہین سو کراؤن مین
معاف اب کراؤن تیرے سب گناہ — نظر بند سے ہوکے مین عذر خواہ
یہہ سن میرے سے اُن نے کچھہ نین کہا — میرا جان و دل تو بتنگ ہو گیا
تیرے پاس آئی یہہ کہنے کے تئین — کہ اب اوسکے ہمراہ مرتی ہون مین
میری شاہی بھی تجکو دیتی ہون لے — یہہ مخصوص کہنے کو آئی تجھے
تو جن اور انسان کی ہو پادشاہ — مبارک تیری تئین کرے یہہ خدا
پہر عاقل مجھے یہہ نصیحت کیا — کہا میرے سے از برائے خدا
میرے بعد تو شہ کو نا چھوڑ نا — نظر بند سے مون کو ناموڑ نا
حمایت مین دہرنا نظر بند کو تو — کبھو نا بسرنا نظر بند کو تو
کوئی اوسکا دستا نہین خیر خواہ — بہت ہیگا نازک میرا پادشاہ

ہے اُن یہ نصیحت تیرے تئین کیا　　تنگ اب میرا دل نہایت ہوا

مین اب مُہر کنجیان کو دیتی ہون لا　　مبارک تیرے پر رہے یہ سدا

اب یہ کام گھر جاکے کرتی ہو نہین　　بھی بعد از ستی اوسکی مرتی ہو نہین

یہ جینے سے مرنا مجھے خوب ہے　　کہ مرتا پڑا میرا محبوب ہے

میرے حال کو تم ذرا دیکھیو　　میرا حال کیا ہے بنا... دیکھیو..

پری بولتی تھی یہہ ہو زار زار　　نظر بند یہہ سُن رویا ہے نعرہ مار

نظر بند پری کو جو دیکھا بغور　　جو بولی سو تھے واقعی اوسکی طور

دیکھا آنکھہ مین میلے کپڑے ہین شاہ　　بہت دبلی ہوئی ہینگی مانند کاہ

پری سیتی تب یہہ نظر بند کہا　　سمن کو کئے بار بھیجوایا تھا

میرے پاس بالکل وہ آتا نہین　　سمن کا کہا دل پولاتا نہین

مگر جانا میرا ہے باقی ...... رہا　　مناتا ہون مین اوسکے تئین آج جا

تم یہہ مُہر کنجیان رکھو اپنے پاس　　بفضل خدا خوش رہو بے ہراس

یہہ باتان سبھی مت کرو یک ذرا　　پری کے پکڑ ہات کوشر لیا

کہا از برائے خدا و... رسول　　کرو مت تمہین اپنے دلکو ملول

پری نے جواب اوسکا شہ کو دئی　　کہ مین بندوبست کرتی ہون جا ابھی

نظر بند تب پھر پری سے کہا　　یہ باتان کرو مت برائے خُدا

پری پھر کہی شاہ کے تئین پھرا　　کہ عاقل مین نین حال اب کچھ ذرا

یہہ باتون کو کر گھر گئی ہے پری
نظر بند پہ ہنس کر تازی ہوئی

نظر بند کے تب دلمین آیا خیال
پری اوسکو سمجھائی سب پیار عال

نہ تو بہید سیرا یہ کیا جانتا
مجھے کون ایسا تھا پہچانتا

پری وہان سے گئی سید ہا عاقل کے پاس
کہی اوسکو بیٹھا ہے کیون تو اداس

ہے معشوق آشنا تیرا آج رات
جو کچہہ اوس سے کرنا سو کرلی تو بات

بہت اوسکے تئین نرم کی آج مین
بہت اوسکے تئین شرم دی آج مین

یہہ باتان کو کرکر پری نے ہنسی
پہر عاقل بہی اوس دن ہنسا از خوشی

پری نے پہر عاقل سے کہنے لگی
نظر بند کا حال بہی ہے یہی

مین دبلا اوسے پائی روتا ہوا
یقاین تجھکو چہپتا تیرا پادشاہ

نظر بند سہیلی کے تئین ایک بلا
کہا دیکھہ عاقل کا اب حال جا

سہیلی چلی حکم لے شاہ کا
دیکھی قیدخانے مین عاقل کو جا

بہی نزدیک عاقل کے بیٹھی پری
سوا اوسکے پہر کسکو دستی نتہی

سہیلی جو عاقل کو دیکھی ہے جا
وہ عمدا بہانہ سے لیکر پڑا

پکاری ہے نزدیک جاکر اوسے
لگائی ہے پہر نات آکر اوسے

تب عاقل نے کروٹ لی کھولا ہے انکھ
اونے خیریت پوچہی ہے جہانک جہانک

تب عاقل کہا خیریت دیکھہ تو
جو تم حال دیکھہ وجا بول دو

سہیلی گئی بعد بولی پری
رضا ہو تو جاتی ہون عاقل ستی

تب عاقل پری کو دیا ہے رضا — گئی ساتھ پری نے رضا اُٹھ کے پا
نظر بند سے جاکر سہیلی کہی — بُرا حال اوسکا ہے تُو آکر کہی
نظر بند زیادہ ہوا گہا برا — بہت سنکر دل پیچ کرنے لگا
کہ جب وقت ہے سہ پہر کا ہوا — نظر بند نے عاقل کو یہہ خط لکھا
بہیجوایا ہون جو کہ کہانے کتئین — قسم میرے سرکی تو کہا اوسکتئین
سہیلی کو بولا کہ کہانا لیجا — اور ہمراہ اوسکے وہ خط بہی دیا
غزل بحر تازہ مین یہہ لکھکے تب — شہ عاقل کو بہیجوا دیا ہیگا جب

غزل ہندی از نظر بند شاہ

ارے عاقل مجہے تو ست خفا کر — سمجھ لے مین جو لکھتا ہون مناکر
قسم ہے میرے سرکی ای شاہزادے — مین کہانا بہیجا ہون تو جلد کہاکر
تیرے سے اطلاع کرواکے مین بہی — بہت بہیجا کہا ہون کہ اونگا سنگا کر
اگر تو کہانیکے تئین کو نکہاوے — نہین کہاؤن گا مین بہی ست خفا کر
تیرا جو حال ہے اوس سے بدتر شہ — یہہ میرا حال ہے مجہکو دعا کر
ڈوبایا ہاتھ سے اپنے کتئین مین — رکہا نوکر جو تیرے تئین بلاکر
نہین تو تون کہان اور مین کہان تہا — ڈبایا تونے میرے تئین دغا کر
نظر بند پر کرم کر یا الٰہی — کرم سیتی ہمارا تو بہلا کر
محمدؐ کے تصدق سے خدایا — میرے آزار کی اب تو دوا کر

سہیلی نے عاقل کے نزدیک جا ۔ ہے مشکل سے اسکو اٹھائی تب آ
تب عاقل نے اوس خط کتین کو لیا ۔ سراسر وہ خط کھول سارا پڑا
سہیلی سے عاقل نے پھر یہ کہا ۔ کہ کہانیکا خوان اب تو نزدیک لا
وسٹھی سے خشکے کتین کو اٹھا ۔ ہے تھوڑا سا کھا کرکے پانی پیا
سہیلی سے پھر وہ قلمدان منگا ۔ دنی ہے سہیلی نے اوسکو لے آ

غزل ہندی از عاقل وزیر

شاہ مسعود کا مین ہون فرزند ۔ مجھہ سوا کوی اوسکا نین دلبند
آج ہے وہ شہنشاہ دوران ۔ ہیگا مو گریال مین تخت بلند
ناز ونعمت سے مجکو وہ پالا ۔ دیا بازو پہ میرے مہر بند
اوسکے بندنے سے جانوکے سخن ۔ ہون مین پہچا ناتا زیست پابند
العرض حکم لے مین بابا . . . کا ۔ ہو چلا جو شکار کا پابند
سن کے اوس جا پہ چند باتین ۔ ہو گیا عشق مین تیرے پابند
پھر تو احوال تجھکو ہے معلوم ۔ آج تک جو ہوا میرے دلبند
پھر تو وہان سے بھٹکتا نکلا ہون ۔ ہوا نوکر تیرا مین ہو خورسند
اب تو میرے مین کچھ نہین احوال ۔ جلتے جلتے ہوا ہون جون اسپند
تھوڑے دن مین یقین مرتا ہون ۔ رب ہمیشہ رکھے تجھے خورسند
پر یہہ افسوس رہ گیا مجھہ کو ۔ نا قدردان کے ہات ہوا دل بند

مین مرا تو بلا گئی ..... تیری
گرُھ تو ست اور ہمیشہ رہ خورسند

حال سارا لکھا ہون رقعہ مین
اُوس سے معلوم ہوگا اے دلبند

مین کیا ہوگا ختم کر یہہ بات
عاقل ہے نظر بند کا دل بند

اب محمدؐ کے صدقہ سے اللہ
مجھ پہ کر کر کرم رکھا خورسند

نظر بند کو اس طرح عاقل لکھا
مین فرزند ہون شاہ مسعود کا

میرا باپ سوگریال کا پادشاہ
اکیلا مین ایک اوسکو بیٹا ہوا

مجھے نازو نعمت سے پالا سدا
وہ بازو پہ ایک میرے قُہرہ بندا

وہ قُہرے کو بازو پہ جو کوئی سندے
سخن جانور کے وہ سمجھا کرے

غرض باپ سے لے مین ایکدن رضا
سوار ہو کے گھوڑے کے اوپر چلا

میرے ساتھہ شہ فوج دے بیشمار
روانہ کیا تھا برائے شکار

ہرن اک بیابان مین مجکو دسا
مین القصہ آہو کا پیچھا کیا

ہرن غیب ہوا اوس بیابانین جا
مین جنگل مین رہ بھول جاکر پڑا

کئے وقت کے بعد وہان سیر تئین
دسا جھاڑ و گنتھہ عیان میرے تئین

مین گنتھے مین جا تھوڑا پانی پیا
پھر اوس جھاڑ کے نیچے ہی سو رہا

کہین چند کا جوڑہ ایک از قضا
اوسی جھاڑ کے ڈال پر بیٹھا آ

مین چھپتا تھا سونے کتئین اوسجگہ
دیکھا چند کو سو نہ سویا ذرا

لگا مین اونکے طرف کان کو
نہین کان کو بلکہ دل جان کو

ای شہزادی تیرا لگے کہنے حال
انھون نے طرف تیرے باندھا خیال

سنا اون کے باتون کو عاشق ہوا
اوسی طور سیتی مین اٹھ کر چلا

خرابیان بہت راہ کے بیچ ... پا
غرض روم مین آ کے داخل ہوا

مین دربار مین آ جو حاضر ہوا
تجھے دیکھ غش کھا زمین پر گرا

سہیلیان تیرے مجھ سے پوچھے جو آ
یکایک تو کیون یون زمین پر گرا

لکھا جو بہت دن سے بھوکا تہا مین
سو کھایا ہون کچھ آج کھانے کتین

ہے اسواسطے میری تئین غش ہوا
تجھے دیکھ در اصل مین گر پڑا

مین دیکھا نہین پھر تجھے آنکھ اوٹھا
رکھی پیار کر مجھکو نوکر بلا

تو پاجی جو کہتی ہے سچ واقعی
یہی امر در اصل ہے واہ جی

ای شہزادی تو تجھ سے ایکدن کہی
پری ساتھ شادی کرا دون تری

میرے دل مین کچھ نہین ہے عشق پری
میرے جو نہیان جہان تک وہ پری

سن عاشق ہین مخلوص ہون سچ تیرا
کسی ... نہین کام ہے کچھ ذرا

پری سے سروکار کچھ نہین مجھے
میرا حال لکھتا ہون اب سب تجھے

محل بیچ دو بار آیا تہا مین
بہی ایکبار جینی کو ڈالا تہا مین

سیوم بار سپڑا ہون جو کی مین مین
جو تو سن کئی قید میرے تئین

وہان مستعد ہو جو آیا تہا مین
کہ تو مار ڈالیگی سمجھا تہا مین

مجھے مارنا تہا ای شہزادی جان
عبث قید کر کیون چلائے یہان

کھلا کر تو ماری ہے کیا میرے تئین
امید اب میرے جینے کی نہین رہی
نہین دیکھا تیرا خیرخواہ کوئی نہین
مگر ایک دشمن ہے تیرا خیرخواہ
سخن کو جو کہنا سو مین ہون کہا
پری سے بھی تیری سفارش کیا
ہمیشہ پری سے تو رکھہ دوستی
وہ جنات دیون کی ہے پادشاہ
اگر تیرے پر کوئی عدو آوے تو
تو وہ اپنے دیون کو بھیجوائیگی
میرے باپ کا حال ہیگا تباہ
یہہ میری خبر کو وہ جب پائیگا
مبارک تجھے وہان کا ہی تخت و تاج
ہے معلوم اُن کو کہ مین گم ہوا
میری مُہر بھیجا ہون اب تیری پاس
میرا باپ بیشک کہ مرجائے گا
تجھے چار میری نصیحت ہے سُن

نصیحت یہہ کرتا ہون سُن [illegible]
نصیحت میری مان لے دل استی
یہہ سب لوگ ہین لوٹ کھانے کے تئین
نہین عقل مین اوسکے تئین کچھ بھی ذرا
تیرے تئین بھی اب اطلاع ہون کیا
تیرے لیے بھی کہتا ہون سُن تو ذرا
بہت کام آویگی تیری پری
سمجھہ دل سے تو اوسکے تئین خیرخواہ
پری کے تئین اطلاع کیجیو
تیرے دشمنون کو وہ کھا جائیگی
خبر کر میرے حال کی اوسکو آہ
یقین سمجھیو وہ کہ مرجائیگا
تو اوسکی بھی خاوند ہو لیوے وہانکا راج
سمجھتے ہین وہ مجھہ کو جیتا ہوا
خبر کر میرے باپ کو بے ہراس
ای شہزادی وہان کی تو ہو پادشاہ
یہہ ہرگز میرا بھولیو مت سخن

خزانہ کو ہمیش رکھہ تون بھرا — سیرے وقت مین جسطرح ہے کہ تھا
دویم فوج کا اپنے دل شاد رکھہ — تو دل مت دکھا انکو آباد رکھہ
رکھیجو سیوم تو رعیت پہ پیار — انہون سے بہت تجکو ہوگا روبار
چہارم تو شیرین رکھہ اپنی زبان — ہمیشہ تو رہ خلق پر مہربان
یہ خط سیرا آخر مین تجکو لکھا — ای شہزادی ہی تجکو حافظ خدا
مین سونپا تجھے پر خدا و رسول — ہمیشہ تو خوش رہ نہو تو ملول
سہیلی کو بولا کہ یہہ تو لیجا — نظر بند کو آداب بھی کہہ مرا
سہیلی نکے تئین مہر کو بھی دیا — کہا یہ نظر بند کو دے لیجا
سہیلی غرض لی نظر بند کو دیا — نظر بند خط پڑھہ کے رونے لگا
زیادہ ہوا اوسکے تئین غم پتا — نظر بند رونے لگا از الم
خیال یہ نظر بند کے تئین ہوا — کہ مین جب کہ عاقل کے وہان جاونگا
وہ شاہزادی میرے تئین بولیگا — یقین حال میرا تباہ ہوویگا
نہین جاتا ہون تو پری کا ہے ڈر — نہایت پری سے ہے مجکو خطر
یہ مشکل مین ہون آنکر مین پڑا — ای اللہ میرے پر تو ہو رہنما
یہ باتون کو کرکے لہین روتی تھی وہ — اور آنسو سے منہہ اپنا دہوتی تھی وہ
بھی اوس روز کھانیکو کھائی نہین — رہی ہوکے اوسدن نہایت غمین
پھر اتنے مین شہ کو خبر یہہ ہوی... — سمن آیا باہر سہیلی کہی

دربیانِ آمدنِ سمن نزدِ نظر بند و نصیحت کردن

نظر بند منھ دھویا پانی منگا — بھی بعد از سمن کو بلا لیو کہا
سمن آکے بولا کہ ای پادشاہ — تیرا حال کیا ہے مجھے کہہ ذرا
نظر بند نے خیریت ہے کہا — سمن شہ سے اسطرح کہنے لگا
آپ عاقل کو تم جاکے لاؤ بلا — بہت سخت آسیب ہے پادشاہ
پری کا سیرے تئین ٹرا ہے خیال — کہ جنگی پری سب کے تئین پایمال
سمن کے تھا دلمین کچھ اور ہی مگر — ہے عاقل کے چھٹنے سے کار دگر
ملا دونگا معشوق کو تھا ... کہا — ہوا تھا وہ اس واسطے گھبرا
سمن شہ سے پھر تھوڑے باتین کہا — لے بعد از رضا اپنے گھر کو گیا
نظر بند اوسدن نہ کھایا طعام — تڑپتا تھا بے حد شہ نیک نام
سہیلیون کو پھر یہہ کہا بادشاہ — کہ دربار برخواست جب ہوئیگا
کرو اطلاع مجھہ کو اوسوقت آ — یہہ بولا سو پھر شاہ رونے لگا
مکدر تھا اوسدن بہت بادشاہ — ہے سون سو جا روتے پہر شاہ کا
کہ جب ایک پہر رات گئی ہے گذر — سہیلیان گئے .. شاہ کو آ خبر
ہے دربار برخواست سارا ہوا — نظر بند یہہ سن کے رونے لگا
غرض شاہ نے پھر تہیہ کیا — کہا دو سہیلیان کتئین کو بلا
کہ ہمراہ تم آئیو اب سیر کے — یہہ کہکر نظر بند اٹھ کر چلے

نظر بند پہر یہین کر چارقب | لیا ہاتہہ مین دہوپ ایک اپنی تب
سہیلیان بہی قندیلے آئیان | ہو ہمراہ نظر بند کے جا دریان
نظر بند تب تہا بہت گہبرا | نہتی ہوش بلکہ دیوانہ ہوا
جو شہ قید خانہ کے نزدیک آ | سہیلی کو بولا کہ در کہول جا
سہیلی نے دروازہ کی جا کے وا | نظر بند پیش و پس کرنے لگا
کہ کس طرح مین جاؤن اوس پیش اب | ابہی آتا ہے مجکو بڑا کچہہ حجاب

دربیان رفتن نظر بند نزد عاقل و ہمراہ آوردن او

غرض قید خانہ مین شہ نے گیا | سہیلی کو بولا کہ اندر نہ آ
پری آکے بیٹہی اتہی اوس جگا | کسیکو وہ دستی نہ تہی یک ذرا
نظر بند وہان جا کے دیکہا تو کیا | کہ عاقل کا احوال سچ ہے بُرا
تہا بیہوش عاقل جو لیٹا ہوا | پکار اوسکے تئین شاہ نے یہ کہا
ای عاقل تو ہوشیار ہو جلد تر | کہڑا ہون لیجانے کو مین آن کر
نہ ہوشیار آوازہ یہ سن ہوا | ہے تب دہوپ سے شہ اشار کیا
وہ جب دہوپ سے بہی نہ ہوشیار ہوا | نظر بند بیٹہا ہے ہو گہبرا
زمین پر وہ بیٹہا ہوئے اختیار | اشارہ کیا دہوپ سے بار بار
وہ ہوشیار ہو دیکہہ جو شہ کے تئین | رکہا پاؤن پر شہ کے وہ سر کتئین
تب عاقل بہت دکہہ سے رونے لگا | کہا یہ قدم اب میسر ہوا

میرے دہڑ سے جب جان آدہا گیا
نظر بند روتا تھا بے اختیار
تب عاقل نظر بند سے کہنے لگا
وہ تو سب نصیحت کتئین یاد رکھ
مسیحائی تو میرے پر ہے کیا
ای شہزادی میرا گیا جان تھا
یہ سنکر نظر بند رونے لگا
یہ سنکر نظر بند سنے عاقل کہا
مجھے جان اپنا تو نوکر مدام
سہیلی تو یک مجھکو اپنی پچھان
زبان اپنی عاقل بدل کر کہا
تیرے پاؤن نازک دکھینگے کہا
نظر بند روتا تھا جب زار زار
کہ تم رؤ مت ای شہ خاص عام
پھر عاقل ستی یہ نظر بند کہا
تب عاقل سہیلی کو جاکر کہا
سہیلیان نے کہا نارے آیان یہیں جا

جمال اب میسر مجھے یہ ہوا
پھر عاقل بھی رونے لگا زار زار
ای شہزادی مین تیری تئین جو لکھا
ہمیشہ تو دل کے تئین شاد رکھ
گویا مردہ مین جان تازہ پھرا
تجھے دیکھکر پھر وہ سب آگیا
کبھی نین سنا مین جو تو نے کہا
کہ تو آج سے ہے میرا بادشاہ
تو ہے میرا شاہ مین ہون تیرا غلام
مجھے خادمون مین سے یک اپنی جان
کہ ای شاہ بیٹھو یہ قالین پہ آ
غرض بیٹھے قالین پر آ بادشاہ
تب عاقل نے کہنے لگا ہے پکار
تمہارے لیے ہے خلق کو فیض عام
مجھے بھوک سے غش ہے آنے لگا
تو جاکر نظر بند کا خاصہ لے آ
وہ بولیان ہے عاقل کتئین کو بلا

تب عاقل نے خود لیکے کھانا گیا
وہ پھر طشت اور آفتابہ لیے آ

نظر بند کے ہاتھہ کے تئین دہلا
وہ بعد ازسے دستر کھیا یا ہے لا

نظر بند تھوڑا سا کھانیکو کھا
وہ بعد ازسے عاقل کو کہنے لگا

کہ تم اب بھی کھاؤ یہہ کھانے کُتین
تب عاقل نے تسلیم کر شاہ کو وین

وہ خوانون کے تئین یکطرف لیگیا
فراغت ستی کھانے کو کہا لیا

بھی وہو ہاتھہ سون خوانون ستئین اُٹھا
سہیلیون کے سارا حوالے کیا

ہوا پھر وہ شہ پاس حاضر بھی وین
نظر بند بولا ہے عاقل کتئین

بہت دیر ہوی گھر کے تئین جاؤنگا
تب عاقل نے شہ کو مبارک کہا

نظر بند روتا تھا اور تھا خفا
غرض وہان ستی اٹھکے گھر کو چلا

پھر عاقل طرف دیکھہ کر پادشاہ
تمہین بھی ہمیرے ساتھہ آؤ کہا

پری یہ حقیقت کے تئین دیکھکر
گئی وہان ستی اوڑھہ کر وہ اپنی گھر

غرض جو نظر بند گھر کو گیا
اور عاقل بھی ہمراہ اوسکے ہُوا

سہیلیان تب آپسمین بولیان یہہ بات
کہ عاقل پڑا تھا وہ بھانے کیساتھہ

اور اُن مین سے تھوڑے یہ بولی ہین بات
کہ خاوند کی ہے مہربانی کے سات

یہہ خاوند تھا قید اوسکو کیا
سو وہ آپ آکر بُلا لے چلا

سہیلیان نے دیکھہ اوسکتئین خوش ہویان
وہ ہنس ہنسکے عاقل سے باتان کیان

تمہارے ہمین قید سے چھٹے ملول
ہوا مدعا اب ہمارا حصول

تب عاقل بھی انکو جواب ان دیا
نظر بند آ گھر میں داخل ہوا

نظر بند بیٹھا بچھونے پہ جا
سو بے اختیاری سے رونے لگا

تب عاقل نے نزدیک جا کر کہا
یہ رونا مناسب نہیں پادشاہ

چھپر کھٹ کو شہ کے وہ جھاڑے اچھا
اور آ کر کہا شہ کو ای پادشاہ

چھپر کھٹ ہے تیار اٹھکر چلو
فراغت سے آرام اوسپر کرو

اطوعاً و کرہاً نظر بند اوٹھا
چھپر کھٹ پہ آرام جا کر کیا

تب عاقل نے جا ایک طرف سو رہا
سہیلیاں بھی سویاں ہیں سب جا بجا

وہ شہ رات ساری تڑپتا ہوا
بچھانے پو تھا صبح یوں ہی کیا

جو چوکی کے تھے سہیلیاں تمام
وہ جگتیاں خبردار ہتیاں والسلام

غرض اس طرح سے گئی ہو وہ رات
ہوی صبح فضل الٰہی کے سات

نماز فجر اوٹھ پڑا پاتشاہ
مکدر تھا روتا ہوا تھا خفا

بھی عاقل نے جلدی سے ہوشیار ہو
نماز فجر پڑھ کے تیار ہو

نظر بند کے پاس حاضر ہوا
بھی معمول پر اپنے مجرا کیا

دیکھا شہ کو عاقل نے روتا ہوا
تب عاقل نے نزدیک شہ کی گیا

کہا تیرے رونے کا کیا ہے سبب
خفا ہے تو کس بات سے بول اب

اگر میں تجھے خوب لگتا نہیں
تو جلدی سے کر قتل میرے تئیں

نہیں تو تجھے قید خانہ میں بھیج
کہ تا دل تیرا صاف ہووے نہ پیچ

اگر نین تو کیا ہے سبب مجھ سوں بول — کہ ہرگز تو اپنے کو ستا کر ملول
تیرا دل نہ دکھنا کر اسطور نین — خرابی مین ڈالا ہوں اپنی شتابی نین
وگر نین تو مین باپ سے بولتا — تیرے پاس پیغام تھا بھیجتا
کہ تو مرد نین ہے ولیکن ہے زن — مین شادیکا کرتا تیرے سخن
اگر نین تو کہتا پری ستی مین — ملاقی وو میرے لا تیری نہین
مناسب نہ سمجھا یہ باتان کو مین — اوٹھایا ہون اسواسطے دکھہ تیرہ
پھر اسپر تو روتا ہے ای پادشا — میرا جان تیرے ہیگا لگا
اگر میرے تو خفا ہے تو بول — رہونگا مین باہر نہو تو ملول
یہہ بولا سو شہ کے گرا پاؤن پر — لگا رونے کتین وو منہ کھول کر
پھر عاقل نے یون شہ سی کہنے لگا — ہووے حکم تو لیون خاصہ منگا
کہا شاہ نے خوب ہے لیو منگا — تب عاقل نے کھانا منگا و کہا
سہیلیان نے لایان ہین کہانی کنیز — نظر بند کھانے لگا ہیگا وین
اور عاقل کتئین یون کہا پادشاہ — کہ تو ساتھ کھانا میرے آکے کہا
تب عاقل نظر بند سے کہنے لگا — یہ مقدور کیا میری جرات ہی کیا
جو شہ کہا کے کہانیکو دہویا ہے ہات — سہیلیان اوٹھائے ہین جا ہاتھ بات
تب عاقل نے وہ شہ کا جھوٹا اوٹھا — تناول کیا ہیگا دالان مین جب
نظر بند پوچھا کہ عاقل کہان — سہیلیان اولس کھاتا ہے بولیان

جو عاقل نے کھانے کتئین کھا چکا ‌ ‌ ‌ نظر بند کے پاس حاضر ہوا
نظر بند روتا ہوا دیکھکر ‌ ‌ ‌ تب عاقل نے شہ کے گرا پاؤن پر
وہ پھر شاہ کا لیکے آپاندان ‌ ‌ ‌ نظر بند کے تئین کھلایا ہے پان
بہت شہ کے گر ہات اور پاون پر ‌ ‌ ‌ لگا ہے وہ سمجھانیکو سر بسر
نظر بند عاقل سے کہنے ... لگا ‌ ‌ ‌ جہان مین کوئی مرد تیرے سوا
لگایا نہین ہات میرے تئین ‌ ‌ ‌ تیرے ہات لگتے یہ جو مجکو ہین
میرے تئین نہایت ہی لگتا برا ‌ ‌ ‌ بہت دل ہو جاتا ہے بیکل میرا
تب عاقل نے بولا کہ ای پادشاہ ‌ ‌ ‌ لگاؤنگا نین ہات تجھہ کو ذرا
نظر بند کئے وقت کے بعد تب ‌ ‌ ‌ ہے فرمایا اس طور عاقل کو جب
بہت دن سے ابتر ہین باہر کے کام ‌ ‌ ‌ ذرا جا کے دیکھو تمہین اب تمام
تب عاقل بہت خوب کر کر کہا ‌ ‌ ‌ کیا عرض پھر یون کہ ای پادشاہ
وہان سے پری پاس مین جاؤنگا ‌ ‌ ‌ ذرہ نہا کے جامہ بدل آؤن گا

در بیان رفتن عاقل وزیر از حکم پادشہ برائی بندوبست کار خود

یہہ بولا سو عاقل نے باہر گیا ‌ ‌ ‌ خردمند سے اس طرح کہنے لگا
تم اتنے دنون کا میرے تئین حساب ‌ ‌ ‌ دیؤ سہ پہر کے تئین لا شتاب
سبھی لوگ عاقل کتئین دیکھکر ‌ ‌ ‌ کوی خوش ہوے اور جلی کوئی مگر
خفا اوسکتئین دیکھتے تھے مدام ‌ ‌ ‌ خوشی دیکھہ اوسکی کئے یہہ کلام

کہ چھپتا تھا اپنا نظر بند اوسے
خفا اوسکتے تب تھے ہم دیکھتے

دیکھو قید سے چھٹ کے یہ بچیا
خوشی خورمی سات پھرتا ہے کیا

یہ نفرے کا نفرا ہی آخر رہا
عبث چاہا اوسکے تئین پادشاہ

یہ پاجی تو تھا اوسوقت مین خفا
دیکھو قید کے چھٹ تے ہی خوش ہوا

بڑا بے حیا ہے یہ نفرا غلام
یہ آہستہ باتان کیئے وہ تمام

سہیلی جو عاقل کی تھی آشنا
تب اُن آکے عاقل کی لی ہے بلا

کہی جب کہ تو قید مین تھا پڑا
میرا جان تجھہ پاس تھا سب لگا

سہیلی سے مین خیرت پوچھہ کر
بہت غم مین ہو رہتی تھی بے خبر

تب عاقل کہا تم تو ہو میری جان
تمہین فکر مین تو ہے کسکو کہان

غرض اُن نے دربار کا دیکھہ کام
پری کے گیا گھر کتئین نیک نام

در بیانِ رفتنِ عاقل وزیر نزدِ پھولپری

پری نے وہان صدقے لیکر تمام
کھڑی منتظر اوسکی جیون غلام

لے ہاتی وہ گھوڑے اوا اونٹون کتئین
اوتاری ہے عاقل کے اوپر سے وین

اوتاری ہے پھر تو جواہر و زر
اناج اور شالان دوشالے گھر

محل مین جب عاقل ہے جانے لگا
پری آئی ہے اوسکے تب پیشوا

پھر ہنسنے کے باتان کئی ہے پری
وہ بعد ازسے اس طرح کہنے لگی

ملاقات دونون کی ہم دیکھے سب
کھڑے تھے ہمین آنے اوس جاپہ تب

غرض تیری معشوق تجھ سے ملی ۔ پری نے یہہ بولی سو ہنسنے لگی
پری نے کہی اوسکو دے یہ مثال ۔ جو عشق نظر بند مین تھا تیرا حال
اوسی طور تیرا او میرا شال ۔ تون اپنے سر پکا سمجھ سب کا حال
پھر عاقل نے جا کر حجامت لیا ۔ ہے نہا پہنا یک جامہ وہ دوسرا
غرض میوہ اور شربتان وہ بنا ۔ تب عاقل کتین وہ کہلا دی ہے لا
پھر عاقل پری سے یہہ کہنے لگا ۔ نظر بند کو اسمین سے کچھ بھیجنا
کہی خوب اسمین سے بھیجواونگی ۔ یہہ بولی سو کرنے لگی ہے پری
جو پھر لیٹ کر تھوڑا عاقل اُٹھا ۔ وہ جانے کا پھر تو تہیا کیا
پری پوچھی عاقل سے کب آئیگا ۔ پری سے کل آؤن گا عاقل کہا
پری نے تب عاقل سے بولی ہنس ۔ ملی تجھ کو معشوق یہ تجھ کو بس
میرے گھر مین سونے کے گئی رات دن ۔ کہ اب آگئے ہین اور ہی رات دن
یہہ عاقل نے سُن کر پری سے کہا ۔ کہ تیرے طرف سے مجھے یہہ ہُوا
پھر القصہ گھوڑے پہ ہو کر سوار ۔ چلا شاہ کے پاس وہ نامدار
وہ پھر عرض کروا یا ہے شہ کو جا ۔ کہ عاقل وزیر ہیگا حاضر کھڑا
ہمیشہ وزیری سے تھا یہہ خفا ۔ وہ اوس دن بہت خوش ہو کر کہا
سہیلیان نے بولیان نظر بند کو جا ۔ نظر بند بولا کہ لیو .. بُلا
نظر بند کے پاس عاقل گیا ۔ ہے دیکھا نظر بند کتین خفا

تب عاقل نے جادو رسے یہ کہا   لگاتا نہین ہاتھ ہون پادشاہ
مین اب پاؤن پڑتا ہون تیرے تو آ   مگر ذرہ رہ تو میرے پادشاہ
پھر عاقل نے اس طرح کہنے لگا   پری بھیجے میوے تیری تئین ای شاہ
بہت ہین مزے کے سبھی شربتیان   تب اوس خوان کو وہ منگایا ہے وہان
نظر بند تھوڑا سا کہا کر کہا   مجھے بس تمہین کہاؤ اوسکو کہا
تب عاقل کہا کھا کے آیا ہو نہین   سہیلیان کو تب بولا لیجاؤ کہین
یہہ باتو نہین تھے تک خبر شہ کو ہوی   سمن بھی کھڑی ہے سہیلی کہی
تب عاقل ادب سے بہت دور جا   ہے بیٹھا نظر بند کہے لیو... بلا
سہیلی نے لائی سمن کو بُلا   سمن شاہ کو آکے مجرا کیا
سمن کے تئین وہان جو عاقل دسا   وہ دوڑا سو عاقل کے گلے لگا
گلے لگ کے رویا ہے بے اختیار   کہ جس طرح سے برسے ابر بہار
سمن پھر نظر بند سے کہنے لگا   کہ تم جاکے لائے ہوا ہی بھائی کیا
نظر بند بولا کہ ہان مین گیا   سمن بولا مین بھائی اب خوش ہوا
سمن سے پھر عاقل نے کہنے لگا   کہ مین آج کا دن بہت خوش ہُوا
تمہارے یہہ آنیسے ہوی مجکو صید   بہت بات کی ہے تیرے تئین امید
سمن بیٹھا پھر شاہ کے پاس جا   تب عاقل نے دربار اوٹھ کر گیا
جو بولا تھا لاؤ حساب و کتاب   وہ سب جاکے دیکھا ہے سارا حساب

سمن یہان نظر بند سے کہنے لگا
کہ نرگس پری کا لگا کیا پتا
وہ آیا تو پوچھو کہا بادشاہ
بھی دربار کے کام عاقل نے کر
سمن نے یہہ عاقل سے کہنے لگا
تب عاقل سمن کو یہہ بولا ہی ہنس
کہ اپنے کو نین کام معشوق سے
تمہارے تئین کام نین کچھہ ذرا
یہ عاقل نے دیکھا کہ شہ نے ہنسا
تب عاقل سمن کو کہا بار بار
بھی کئی وقت بعد از سمن گھر گیا
تب عاقل نے سمجھایا جا شہ کتئین
وہ خاصہ کے پھر وقت ہی جب ہُوا
کیان اطلاع وہ سب عاقل کو آ
نظر بند بولا کہ لیو .... منگا
وہولایان سہیلیان نے آشہ کا بات
نظر بند کھانیکو کہا کر اوٹھا

کہ ای بھائی عاقل کتئین پوچھنا
ہوی جاکم تو پوچھتا ہون ذرا
سمن اپنی دلہین بہت خوش ہُوا
نظر بند کے پاس آیا ہے سر بسر
کہ نرگس پریکا لگا کیا پتا
عجب عشق ہیگا تمہارا تو بس
مگر پوچھتے ہو تمہین ہر کسے
نظر بند یہہ سُن سکے ہنسنے لگا
پھر اوس بات کے تئین وہ رنگین بنا
وہ دونو نین باتان ہوئے بے شمار
نظر بند پھر رونے کے تئین لگا
لگایا ہے دل شہ کا باتون مین مین
سہیلیان نے کہا نالے آشام کا
نظر بند کو آکے عاقل ... کہا
ہے تب خاصہ آکے سب حاضر ہُوا
رکھیان ہین وہ کھانے کی آہاتی بات
تب عاقل نے کہایا اولس لے کے جا

غرض وہ رات بھی اس طرح سے کٹی ‏ — کہ جس طرح اوّل کی شب گذری تھی
یہہ معمول ہر روز عاقل کا تھا ‏ — کہ شہ کے تئین صبح خاصہ کہلا
اپلے بہی اولس لے کے کھاتا تھا وہ ‏ — بھی بعد ازان سے دربار جاتا تھا وہ
پری پاس دو پاس کو جاوے وہ ‏ — بہی شہ پاس ہر وقت رہتا تھا وہ
یہہ جب شاہ کو دیکھتا تھا خفا ‏ — تو سمجھاوے ہر طرح سے اوسکو جا
نظر بند کے آوے جب کہہ سمن ‏ — تب عاقل تہا جاتا کہین ہر کدہن
یہہ معمول اوسوقت باندہے گیا ‏ — مگر رہتا تہا پہلے عاقل خفا
یہہ عاقل مین اتنا تفاوت ہُوا ‏ — جو پہلے خفا تہا سو اب خوش ہُوا
نظر بند دربار جاتا نہ تھا ‏ — کیا قید جس دن سے عاقل کو تہا
تھا عاقل سبھی کامون کو دیکھتا ‏ — نظر بند تھا نام کا پادشاہ

در بیان ہمیشہ مکدّر بودن نظر بند و فہمانیدن عاقل وجواب و سوال عاقل و سمن و خندیدن نظر بند

اِسی طرح کئے دن گئے مہینے جب ‏ — سمن ایکدن شہ سے بولا ہے تب
کہ ای بھائی نرگس پری کا پتا ‏ — تم عاقل سے پوچھو برائے خدا
نظر بند نے تب سمن سے کہا ‏ — بہت خوب عاقل سے مین پوچھونگا
جب عاقل نے آیا ہے دربار سے ‏ — سمن پوچھنے کو لگا ہے اوسے
ذرا حال نرگس پری کا کہو ‏ — تب وہ ہنسکے بولا کہ یہ خوب ہو

تم عاشق تو بیٹھے ہو آرام سے — بھی معشوق کو کوئی ڈھونڈا کرے
یہہ سنکر نظربند ہنسنے لگا — کہا ہیگا عاقل اوسے پھر پھرا
سمن نے گیا وقت پر اپنے گھر — اوسی طور وہ رات گئی ہے گذر
وہ شب جاکے جب دوسرا دن ہوا — تب عاقل نظربند کو دیکھا خفا
یہہ سمجھانے کے تئین لگا شہ کو جا — عجائب حکایات کرنے لگا

بیان کردن عاقل سرگذشت خود در ضمن حکایات پیش نظربند بطور خوش طبعی

لگا حال نرگس پری بولنے — لگا راز دل شاہ سے کھولنے
کہا اژدہا مار بعد از ستی — گیا ہت مین مجکو ملی یہہ پری
مجھے دیکھکر اُس نے عاشق ہوی — مجھے اپنے وہ گھر مین رکھنی لگی
بھی یکدن نھانے کی لی ہے رہنما — کہی دیکھہ پھرکر مجھے جا بجا
پھر ایک کوٹھری کھولیو مت کبھی — مین جا پچھلے کھولا وہی کوٹھری
مین دیکھا کہ جھولا ہے اوس جائے پر — ہے یک اوسمین بیٹھی زن خوبتر
یہہ ہے طوق زنجیر در دست پا — حفاظت لئے لوگ تھے اوس جگا
مجھے دیکھہ سارونے غش کھا گیان — بہت اپنے دلمین وہ غش کیان
گلاب اوس کے جھولے کی نزدیک تھا — مین اوس قیدی عورت پہ چھڑکا ہو بجا
تب اُن ہوش مین اپنی آئی ہے — لگا اوسکا احوال مین پوچھنے

کہی وہ میرا نام نرگس پری — نہین بھولن گی مین کچھہ اے پری کہا کہی
یہہ سنکر مجھے یاد آیا تمام — سمن اوس پری نے لیا تھا جو نام
اونے میرے سے قصہ کہنے لگی — کہ مین ایک خاکی پہ عاشق ہوی
کہ اوسکا سمن شاہزادہ تھا نام — یہہ سنکر مری اقربا جل تمام
بہن پاس مجکو دئے وہ بہجا — بہن اس طرح قید مجکو کیا
پری پھول کو جا کئے کوئی خبر — وہ آئی ہے نہانے کو موقوف کر
مین دیکھا پری کے جو آنے کیتئین — یہہ نرگس پری سے نے بولا بہین
کہ تو اپنی خاطر جمع رکھہ سدا — سمن شہ کے پاس ہمارے کہا
مگر مانگ تو رب کے پاس یہ دعا — بر آوے گا میرا اگر مدعا
مین عاشق سے دیونگا تیرے ملا — کہی مجکو نرگس پری نے پھر آ
کہ تو ہیگا موگرمال کا پادشاہ — تیرا شاہ اور کون ہے دوسرا
یہہ سن بولا عاقل نے اوسکے تئین — قریب آ بہن تیری پہنچی یقین
پھر اتنے مین پونچھی ہے آ پھول پری — بہت غصہ سے بہن پہناتی ہوی
بلند کرکے آواز مجھہ سے کہی — کہ مین منع کتی تیرے تئین نہین گئی
ہے پھر کیا سبب کھولا تو اوس کو جا — کہا مجکو معلوم ہرگز نتھا
مین سمجھا کہ وہ حجرہ ہے دوسرا — اگر یہہ سمجھتا تو نا کہولتا
جو اس طرح اوسکا پتا ہے لگا — مین یہہ نقل حضرت سے اب ہون کہا

نظر سید یہہ عاقل سے سنکر کہا — وہ ملنا سمن سے ہی دشوار تہا

تب عاقل کہا سچ کہ مشکل ہی تہی — مگر ایک تجویز اوسکی ہے یہی

اوسے آپ کی خاطر اب ہے زیاد — اوسے حضرت کے دل کو کریگی وہ شاد

مین اب اوسکو دیتا ہون جا کر جتا — کہ شاہ آیا تو اوسکو مت کر خفا

یہہ سنکر نظر سید ناخوش ہوا — اور عاقل کو بولا ہے ہو کر خفا

کہ باہر تو ہرگز مین نہین جاؤنگا — یہہ سن بولا عاقل برائے خدا

یہہ کیا بات کرتے ہین حضرت آج — سواری چلو دہوم سے پہن تاج

غرض شاہ نے سنکے یہہ چپ رہا — کہ چپ رہنا بیشک ہے آدہی رضا

تب عاقل نے پہر اپنے معمول پر — چلا گہوڑے پر چڑہ کے وہ اپنے گہر

پری سے یہہ عاقل نے کہنے لگا — نظر سید تیرے گہر کو کل آئیگا

میرا شاہ ہیگا بہت مضمحل — کسی بات سے اوسکو مت کر خجل

بہت اوسکے خاطر لے آ تو بجا — کسی طور مت کر تو اوسکو خفا

جو کچہہ وہ کہا سو تو سن اوسکی بات — برائے خدا تون یہہ سن میری بات

پری بولی وہ کیا ہے سو بولدے — نظر سید جو پوچہیگا میرے سے

وہ بولا اگر بولونگا مین تجہے — یقین سے تو غصہ کریگی مجہے

اگر شرط کرتی ہے تو میرے سے — مفصل کہونگا مین تب تیرے سے

پری نے خدا کی قسم کہائی ہے — پہر عاقل کے سر کی قسم کہائی ہے

که مین تجهه کو غصه کرونگی نهین — جو کچهه هے سو تو بول دے میرے تین
تب عاقل نے دل مین ڈرا بولنے — پری بولی نا ڈر کے تو بولدے
قسم رب کی اور مین تیری سر کی کهائی — بدی نا کرون کی تیرے سے کبهی
تب عاقل نے بولا میری شاه نے — تیرے گهر کو آتا هے اس واسطے
که نرگس پری کے چهڑنے کتئین — سمن سے تی نسبت کرانے کتئین
پری نام نرگس پری کا سنی — سے غصه سے بیهوش وه هوگئی
پری نے پهر عاقل سے بولی هر وین — که نرگس پری نامی مجهه پاس نین
پری سے تب عاقل نے کهنے لگا — تجهے یاد کیا وه نهین ماجرا
که جس دن نهانے کیتین تو گئی — مجهے کوٹهریان سارے کهولو کهی
تو بولی تهی مت کهول اک کوٹهری — مین کهولا هون جا کوٹهری کو وهی
تو سنکر خبر یهه نهانے کو چهوڑ — میرے پاس آئی هے غصه سے دوڑ
پری سے وه قصه گذشته کها — پری سن کے بولی هے یه ماجرا
که وه تو کسی اور سے هے لگی — تب عاقل نے هنس کر کها از پری
اوسی کا وه معشوق هیگا سمن — بهت خوب هے آدمی گلبدن
پری اتنے مین آپ کهنے لگی — یهه تحقیق بولے بزرگان سبهی
که بیٹی کا هونا بهت هے خراب — یهه مر جائے تو خوب هیگا شتاب
تب عاقل پری سے یهه کهنے لگا — مین اک بات کهتا هون سن تو ذرا

که مین اور تو کون ہے بولدی ۔۔ ذرا رازِ دِل میرے سے کھولدی
پری سُنکے یہہ بات ہسنے لگی ۔۔ اور عاقل سستی پھر یہ کہنے لگی
میرا غصہ ایک بات مین تو اُتار ۔۔ میرے تئین ہنسایا ہی بے اختیار
تیری مجہہ کو خاطر بہت ہی بڑی ۔۔ قبولی یہہ مین تیرے خاطر سستی
مگر جب کہے یہہ نظر بند مجھے ۔۔ مین تب یہہ کہونگی نظر بند سے
مین خاطر سے تیری قبولی یہ بات ۔۔ مگر میری نسبت کر عاقل کے سات
اگر تو یہ مانے میرے بات کو ۔۔ تو تب مانونگی مین تیری بات کو
که بولونگی مین یہ نظر بند کے سات ۔۔ وگر مین تو مین نا سنونگی یہ بات
ہوا ہیگا لاچار عاقل نے جب ۔۔ وہ ناخوش ہو راضی ہوا ہیگا تب
پری بھی بہت خوب کر کر کہی ۔۔ تب عاقل نے شرط اوس سے مضبوط کی
ذرا کر تو موقوف اب یہان کا حال ۔۔ نظر بند کے دربار کا بول حال
بہت دن سے باہر جو شہ آئے نئین ۔۔ لگا ہے بُرا یہہ تو سارون کتئین
کہے دلمین عاقل نے کچہہ ہے کیا ۔۔ جو نئین شہ کو باہر نکلنے دیا
یہہ رہتا تھا پہلے ہمیشہ خفا ۔۔ که جب یہہ چھٹا قید سے خوش ہوا
یہہ اوس سے ہمین اب تو معلوم ہُوا ۔۔ که یہہ دام مین اپنے شہ کو لیا
یہہ ہم بھیجنا شاہ کو سب پیام ۔۔ زبان پر ہمین کس کا لانا نہ نام
تب وہ اہل دربار مل کر تمام ۔۔ کئے اِس طرح شاہ کتئین پیام

نکلتے نہین آپ باہر سو کب — بہت اس سبب ہمکو لگتا برا

نہ دیکھا آپ کو ہم تو اندھے ہوئے — ہمارے پرے حال سب کے ہوئے

اب حضرت قدم رنجہ فرمائیے — سر دشمنان کنجہ فرمائیے

ہمارا جو جان ہے نکل کر گیا — کہ حضرت کے آنے سے پھر آئیگا

سہیلی یہہ بولی ہے جا شہ کہتین — یہہ فرمائے سن شاہ سہیلی کہتین

میرے طرف سے بول جا سب کہتین — مین اس واسطے باہر آتا نہین

کہ رہتی ہے سست اندنون مزاج — نہین سر پہ رکھہ سکتا ہون اپنے تاج

مین تھوڑے دنون مین بفضل خدا — رہو جمع خاطر کہ مین آؤن گا

سہیلی کہی جا کے شہ کا پیام — یہہ سنکر سبھی چپ رہے خاص عام

اب عاقل کے احوال کو بول تو — یہہ مطلب ہے ڈھانپا ہوا کھول تو

بھی پھر وقت پر اپنے عاقل نے آ — پری کے چلو گھر کو شہ کو کہا

یہہ ناخوش ہوا سنکے تب بادشاہ — رضامند کچھہ نارضامند ہوا

وہین عاقل نے دربار مین تب گیا — سواری کی شہ کی تیاری کیا

بڑی دھوم سے اور بڑی شان سے — بڑی ایک حکومت وہ فرمان سے

دیا ہیگا عاقل سبھونکو پیام — سحر سے آ حاضر رہو تم تمام

شہنشاہ کل ہوتے ہینگے سوار — سب حاضر رہو آ صغار و کبار

اور عاقل نے یہہ حکم اوس دن کیا — کہ دربار برخواست ہو آج کا

پھر عاقل کہا شاہ کے پاس آ
سواری کی ہے سب تیاری کیا

نظر بند تب ہو کے ناخوش کہا
مجھے جانا اوّل مناسب نتھا

تو چلتا ہے لیکر مجھے خواہ مخواہ
تو سُن بات میری کہا پادشاہ

سواری مجھے ہو جہاں ڈول کی
چھوٹے اوسپہ سب موتیونکی لڑی

یہہ عاقل نے سُن شہ سی کہنے لگا
تمہیں کیا خیالات ہے پادشاہ

یہہ حضرت کے طوران مناسب نہیں
نہ کرنا یہہ کاہان مخصوصاً تمہیں

بہی مین تابع امر ہون آپ کا
کرون لگا ہین جیسا کہیہ پادشاہ

سمن یہہ خبر سُن کے جلدی سی آ
کہان جاتے ہو شہ سے کہنے لگا

تب عاقل سمن سے یہہ کہنے لگا
کہ نسبت تمہاری کے تئین پادشاہ

پری پاس تشریف لیجاتے ہین
قدم اسلئے رنجہ فرماتے ہین

سمن سنکے یہہ بات تب خوش ہوا
وہ پہر شہ سے اس طرح کہنے لگا

مجھے بھی چلو لیکے ای بھائیجان
تب عاقل نے بولا ہے ای مہربان

تمہارے لئے جاتے ہین پادشاہ
تمہین چلنا نہین ہے مناسب کہا

سمن سے نظر بند بہی وہ کہا
سمن سے تی عاقل نے بولا جو تھا

یہہ سنکر سمن تو گیا اپنے گھر
گئی سے پہر رات جب کہ گذر

تب عاقل نے جلدی سے ہوشیار ہو
گیا آکے بیدار وہ شاہ کو

کہا شہ کو ہے سب سواری تیار
چلو جلدی سے ای شہ نامدار

سو شہ نے بڑی جلدی ہوشیار ہو — چلیا پہن کپڑے وہ منھہ ہاتھہ دہو
وہ لے ہاتھہ مین دہوپ باہر چلا — کئے شہ کو مجرا سب ارکان آ
اور عاقل سے یہہ شاہ کہنے لگا — مہاڈول نزدیک لیؤ منگا
کہ چلنے کی طاقت نہین ہے مرے تئین — مہاڈول آخر منگایا ہے وین

در بیان سوار شدن نظر بند پادشا با تجمل تمام برائے نسبت سمن و نرگس پری ہمشیرہ پھولپری

شہنشاہ مہاڈول پر ہو سوار — چڑھایا ہے اوسپر سے موتی کی ہار
بھی گھوڑے پہ عاقل ہوی ہین سوار — ہوے شہ کے ہمراہ صغار و کبار
غرض صبح ہوتے نظر بند گیا — پری کے جو گھر جا کے داخل ہوا
پری کے محل مین گئے شاہ جب — پری آئی ہے پیشوائی کو تب
پری نے نظر بند کے تئین لیجا — دئی تخت پر شاہ کے تئین بٹھا
پری بیٹھی ہے تخت پر اپنے جا — بھی بیٹھا ہے کرسی کو عاقل منگا
پری شکر لائی ہے شہ کا بجا — میرے بات کا پاس تم جو رکھا
تمہین قید سے چھوڑی عاقل کے تئین — کئے ہینگے احسان مجھہ پر یقین
نظر بند اوسکا دیا پھر جواب — وہ دونون مین باتا ہوی بیحساب
بھی جب خاصے کا شاہ کے وقت ہوا — پری شہ سے بولی کہ ای بادشاہ
کہ خاصہ ہے تیار حاضر تمام — تناول کرو چل کے ای نیک نام

پری کی یہ سن بات شہ نے اٹھے
وہو لایاں سہیلیاں نظر بند کا تات
وہ دونو نے کھانیکو جب کہا چکے
تب عاقل نے بیٹھا ہے کھانیکے تیئں
وہ پھر وہاں سی عاقل نے باہر گیا
پری اور نظر بند مین باتان ہوے
کہ اک بات کہنے کو آیا ہوں آپ
یہی تم شرط مضبوط مجھسے کرو
یہہ ناچ موقوف کرواؤ ابھے
پری بولی تم سے نہین کچھ زیادہ
پری نے کہی عاقل سے اول سنا
کبھی مانگ تو میری وہ ات کتئین
نظر بند سنکر کہا پھر اوسے
یہ عاقل کی سر کی قسم کہائے تو
پری نے یہ تب سنکے کہنے لگی
اگر جان بھی تم منگوگے بہم
تم ایسے کی مجھکو قسم ہے دیا

پری کا پکڑ ہاتھ شہ نے چلے
ہے بیٹھی پری تب نظر بند کے سات
وہ پھر تخت پر اپنے اوٹھ کر گئے
گیا کھانیکو کھاکے شہ پاس وین
پری پاس پھر ناچ ہونے لگا
نظر بند پری سے یہ کہنے لگے
اگر تم وہ سنکر برا مانے .. نین
تمہارے بسے بولونگا تب بات او
وہ مجلس کو خلوت سے بنوای ہے
جو مانگے سو تم دی کرون تمکو شاد
او بیٹھی تھی اپنے کو انجان بنا
یہ پہلے ہی لیوا اوسکو بولی تھی ہین
اگر تم خدا کی قسم کہاؤگے
مین بولونگا احوال تب تم سنو
کہ تم سے زیادہ نہین کچھ کہی
مین حاضر کرون گی خدا کی قسم
بلا عذر وہ کام کرنا پڑا

نظر بند نے یہ پری سے کہا
مگر ایک نسبت مجھے کرنے کے تئین
پری تب نظر بند سے کہنے لگی
نہ اولاد مجھکو کہی نا تیرے تئین
نظر بند پری سے یہ کہنے لگا
پری بولی اور کس کی ہے تم کہو
تمہاری جو نرگس پری ہے بہن
زبانی تو عاقل کے یہ تھی سنی
کئے وقت کے بعد بولی پری
مین اس واسطے یہہ قبولی ہون بات
پری پھر نظر بند سے کہنے لگی
یہہ دیکھا تھا جو قید مین اوسکے تئین
پری نے نظر بند سے کہنے لگی
جو تم بولے سو بات ہے وہ بڑی
نظر بند بولے کہو میرے سے
پری یہ نظر بند سے کہنے لگی
گر عاقل سے میری تو نسبت کرے

کہ جان کو تمہارے ہے حافظ خدا
یہ گھر مین تمہارے جو آیا شہزادہ
کہ وہ کس کی نسبت کہو تم ابھی
ہے پھر کس کی انسبت کہو سے تیرہ
کیا نسبت نہیں اور اون کے سوا
نظر بند بولا کہ اب تم سنو
سو نسبت کرو اوسکی تم از سمن
ہے عمدا وہ اپنے کو ناخوش کئی
کہ خاطر تمہاری ہے مجھہ کو بڑی
میرے تین بھی اک کام ہے آپ سات
یہہ فتنہ میرے شاہ کا ہے کہی
سو فتنہ اوتھا ہے یہ آخر یقین
مین اک بات کہتی ہون سن تو ذری
مین کہتی سو ویسے نہین ہے کبھی
مین البتہ مانون گا تم جو کہے
کہ مین تو ہون عاقل یہ عاشق ہوی
تو مین مانون گی بات کو یہ تیرے

اگر مانتا ہے تو یہہ میری بات
تو نرگس پری کی قبولونگی بات

نظر بند پری سے یہہ کہنے لگا
مبارک ابھی لے لکھا تو.... لکھا..

قلمدان منگا شاہ جلدی لکھا
بھی کر مُہر اوسکے حوالے... کیا...

پری نے کہی ہے نظر بند سے
کہ عاقل تو نہین مانتا یہہ اسے

اگر تم بولا کر اوسے اس... جگا
منائے تو شاید تمہین مانیگا

نظر بند بولا کہ کوئی جلد جا
بُلا لاؤ عاقل کو جلدی کہا

سہیلیان نے اوسکو بلا لائے جا
تب عاقل نے کرسی پہ بیٹھا ہے آ

نظر بند عاقل سے کہنے لگا
تمہاری پری سے ہین نسبت کیا

تمہین لکھہ کے کاغذ کتئین مُہر کر
مجھے جلد لا دیو اس وقت پر

تب عاقل نظر بند سے کہنے لگا
کہ نوکر فقط آپ کا ہون کہا

ہنین آپ کا ہون خریدہ غلام
رہون حکم مین آپ کے جو مدام

یہہ سنکر نظر بند نے چپ رہا
پھر عاقل سے اس طرح کہنے لگا

کہ مین لکھہ دیا ہون یہ کاغذ کتئین
ہنین تو سمن کی یہ نسبت یقین

خلل اوسمین آکر پڑا ہے بڑا
کہ مین اس لیئے اوسکتئین لکھہ دیا

بخاطر میرے لکھہ دیو تم بھی اب
کہا شہ کو عاقل بہت خوب تب

پھر عاقل نے کاغذ کے تئین لکھہ دیا
پری کو مُہر کر حوالے.... کیا...

پری سیتی پوچھے ہین پھر پادشاہ
شروع کب ہوویگی یہ شادی کہا

پری بولی میں پہچان تو جہان [illegible]
میں جاتی ہوں شادی کے کرنیکے تئیں
کہ وہاں میرے ہیں اقربا اب تمام
بھی میں قید سے اوسکتین چھوڑ کر
ای شاہ میرے ہمراہ تم بھی چلو
کہا شاہ میں کچھہ تو طیار نیں
کہ میں بیٹھی اب کچھہ طیاری کرون
پری خوب ہے بولی تب شاہ کے تئیں
سفر کی تمہیں اب طیاری کرو
تب عاقل بہت خوب کرکر کہا
غرض جب وقت سہ پہر کا ہوا
چلو سیر کرنے کو ای پادشاہ
چلی ہے نظر بند کو لیکر پری
پھر اوس وقت کا وہان سماں یا ہوا
پھر یہہ دونو جب آگے چلنے لگے
ہے چوسر کے تئیں کوئی وہان کھیلتیان
کوئی ہیگی شطرنج کتئیں کھیلتیان

[illegible]
[illegible]
[illegible] راضی [illegible] اونکو کرونگی [illegible]
میں شادی کرونگی تو اوسکو [illegible]
[illegible] اوسکا [illegible] پر اوسکی شادی کرو
[illegible] بہت [illegible]
کہ [illegible] میں [illegible] تمہارے [illegible]
نظر بند بولا تب عاقل کے تئیں
کہ جلدی سے پیرتی سواری کرو
پھر عاقل نے تب اوس شہر کے باہر گیا
[illegible] سے [illegible] پری نے کہا
کہ یہہ سیر کا وقت ہے [illegible]
وہ چمنون میں جاکے پھرنے لگی
عجب راگ و رنگ اوس جگہ تھا
تماشے وہان اوسکو دسنے لگے
کوئی کہتیان [illegible]
کوئی [illegible]

کوئی دوڑتیاں ہنسگیاں چھپنو مین جا ‌ نہاتیاں اتر کوئی حوضون مین آ

ہے کہاتے کوئی اور پکاتے کوئی ‌ بھی ہنستی لگا پان کھاتے کوئی

کوئی بیٹھیاں وہان راگ گاتیاں ہویان ‌ کوئی ڈہول لیکر بجاتیان ہویان

یہہ تب دیکھکر شہ کا دل خوش ہوا ‌ بہت انسے تہا دل جو شہ کا خفا

غرض شام کا وقت ہوا ہیگا جب ‌ نظربند نے بولا پری سے ہے تب

اگر حکم ہووے تو گھر جاؤن گا ‌ پری نے نظربند کو دی ہے رضا

پری کا نظربند نے حکم پا ‌ محل سیتی باہر نکل کر گیا

ہوا پھیر ہاڈول پر وہ سوار ‌ چلا گھر کے تئین کو شہ نامدار

نظربند جو گھر مین داخل ہوا ‌ شہ عاقل کو اس طرح کہنے لگا

کہ اب جلد جانا سفر ہے مجھے ‌ سفر کی تیاری کرو جلدی سے

بہت خوب ہے کرکے عاقل کہا ‌ یہ پھر عرض عاقل نے شہ سے کیا

رضا ہو تو جاؤن پری پاس مین ‌ سفر کی جو کچھ بات کرنے کتئین

بھی کل صبح کو حاضر ہوؤنگا مین ‌ نظربند دیا ہے رضا اوسکتئین

پھر عاقل نے گھر کو پری کے گیا ‌ پھر وہ ماجرا پوچھنے کو لگا

جو تھا اوس نے روداد سارا کہی ‌ اونے بھی ہنسا اور انے بھی ہنسی

پری بولی تون اپنے مادر پدر ‌ بولا بھیج خط لکھہ کے ای نامور

پری سے تب عاقل نے کہنے لگا ‌ ذرا صبر کر مین بلاؤن کہا

پھر عاقل نے وہان رات ساری رہا	دو شہ پاس آ صبح حاضر ہوا

در بیان تیاری سفر کردن عاقل وزیر از حکم نظر بند شاہ

لگا دیکھنے کام دربار... کا	سفر کا سرانجام کرنے لگا
سبھی عہدہ داروں کے تئین کو بلا	وہ ساروں کے تئین کام فرما دیا
مرمت کرو بولا ڈیروں کے تئین	بھی بخشی کو بلوا کے بولا یہ یون
کہ سب فوج کے تئین رکھو تم طیار	ارادہ سفر کا کیا شہریار
پھر عاقل نے کوتوال کو یون کہا	کہ بازار ہمراہ چلنا کہا
بھی مشعلچیان اور کہاروں کے تئین	بھی ہاتی و گھوڑے و اونٹوں کے تئین
طیاری سبھی بات کی یہ کیا	نظر بند کے پاس بعد از گیا
کہا جا کے اوسکو کہ ای پادشاہ	ہین یہ یہ طیاری کے تئین سب کیا
پھر عاقل نظر بند سے کہنے لگا	کہ کیون کروئے مہر میری کہا
ہین راضی تنہا ای شہ نام دار	میری مہر ناحق کئے شہریار
یہ سنکر وہ بولا شہ نیکنام	ہنین تو بگڑتا سبن کا دہ کام
ہین اس واسطے مہر کو کر دیا	یہ عاقل نے سنکر غرض چپ رہا
جو پھر بعد از ان شہ کو کھانا کھلا	اوٹھا سو وہ دربار کے تئین گیا
پہر اوسدن سمن دس گھڑی دن چڑھے	یہ عاقل سے دربار مین آ کہے
کہو تم جو گئے تھے سو وہ کیا ہوا	تب عاقل نے اس طرح کہنے لگا

تمہین یہ نظر بند سے جا کہو ٭
یہ سنکر سمن سے گیا شہ کے پاس
لگا کل کا وہ ماجرا پوچھنے
سمن سے نظر بند کہنے لگا
کہا اب جو عاقل ملی تہی مجہے
نظر بند تب ایک سہیلی بولا
تب وہ جا بلائی ہے عاقل کتئین
یہ سنکر سمن بیقراری ... کیا
کہا جاکے ای بہائی جان تم چلو
غرض اون نے ہمراہ اوسکے ہوا
نظر بند عاقل کے تئین کون کہا
تب عاقل نے کہنے لگا ای سمن
یہ محنت کے تئین شاہ فرمائے ہین
یہ تعب کام بیشک تمہارا .... ہوا
سمن نے یہ سنکر شتابی اوٹھا
وہ پھر آکے عاقل کے لگ کر گلے
سمن نام لے پھول پری کا کہا

وہ تم سے کہے گا مفصل سنو۔
نظر بند بلوائے ہاں اپنے پاس
پری پاس تشریف لیگئے جو تہے
کہ عاقل کو پوچھو تو وہ بولیگا
وہ میرے ستی کچھ بھی تو نہین کہے
کہا جاکے عاقل کو بلواکے لا
وہ بولا کہ کر کام آتا ہون ہین
اپنے اوٹھ کے اوسکو بلائی گیا
برائے خدا حال مجھ سے کہو
نظر بند کے پاس عاقل گیا
کہ کل کا انہون سے کہو ماجرا
ہے نسبت کا اوس سے کیا ہی سخن
تیرے کام کی راہ کروائے ہین
نہین تو کبھی بھی نہوتا ذرا
نظر بند کے پاؤن پر گر پڑا
خوشی سے لگا پوچھنے پھر اوسے
یہ نرگس پری کے ہے ناتی یہان گیا

تب عاقل نے یہ سنکے ہنسنے لگا
عجب اوسکی عاشق ہو تم تو عجب
کوئی اور نسبت کو کرتا ہے جا
تمہاری ہے سالی کہا پھولپری
یہ سنکر نظر بند ہنسنے لگے
بھی عاقل سمن کو کہا ایک خط
سمن سنکے پھر یہ لگا پوچھنے
نظر بند نے عاقل سے ہنس کر کہا
سمن نے پھر عاقل سے کہنے لگا
تب عاقل نے اس طرح کہنے لگا
کہ معشوق کی خود کو نہیں ہے خبر
اور آرام سے بیٹھے ہو گھر میں تم
ہم عاشق کو ایسے نہ دیکھے کبھو
یہ سنکر نظر بند ہنسنے... لگا.
سمن بے قرار ہو کے کہنے لگا
تب عاقل نے ہنسکر کہا ایک خط
مقرر جو نسبت ہوی ہے سو سب

بھی اوس کا جواب یہ کہہ کر دیا
کہ گھر بیٹھے ہو تم بہت بے ادب
ہے عاشق خوشی سیتی گھر میں رہا
حقیقی بہن اوسکی نرگس پری
یہ باتاں تعجب سمن کو دیکے
لکھو اپنے ماں باپ کو خوش خط
ہے کیا بات خط کی کہو میرے لیے
کہ کہہ دیو آپ تم سمن سے ذرا
کہو بھائی صاحب وہ کیا ماجرا
عجب ہے کہ عشق آپ کا وہ کہا
مگر پوچھتے پھرتے ہو گھر یہ گھر
کرے جستجو جا کے معشوق کی ہم
عجب کچھ تمہاری ہے یہ گفتگو
تب عاقل بھی وہ بات پھر کر کہا
کہو بات خط کی برائے خدا
لکھو اپنے ماں باپ کو خوش خط
لکھو اور اُن کو بلا بھیجو اب

سمن نے یہ عاقل سے کہنے لگا — بہت دور ہے کون بھیجا ئیگا
تب عاقل دیا ہے یہ اوسکا جواب — کہ تم خط کو لکھہ دیو مجھہ کو شتاب
کہ پونچا دلاتا ہون اوس خط کو مین — جواب اوسکا منگوا دلاتا ہو نمین
سمن بولا یہ ہے تو لکھتا ہون خط — اگر مسودہ کوئی کرے خوش نمط
پھر عاقل نے سن اوس سے ہنسنے لگا — یہہ روداد سارا لکھو سب کہا
تب عاقل کو شہ نے کہا مسکرا — پہلا خط کا تم کر دیو مسودہ
کیا ہیگا عاقل نے تب مسودہ — سبھی حال لکھکر حوالے کیا
پھر عاقل کہا اوسمین یہ بھی لکھو — یہہ خط آج پونچیگا تم مت ڈرو
یہ بھیجا ہون جنات کی ہات سے — نہ گھبرائیو تم کسین بات سے
سمن بولا خوب ہے لکھونگا کہا — بہت اپنے دلمین سمن خوش ہوا
بھی کئے وقت بعد از سمن گھر گیا — کہا خط مین سے پھر کو لاؤن گا
نظر بند کا پھر حکم عاقل لیا — پری کے وہ پھر گھر کے تئین کو گیا
پری کو پھر عاقل نے ہنسکر کہا — کہ بہونائی کا شب کو خط آئیگا
تمہین پھر بانی کو کرے قیاس — وہ پونچا دیو اوسکے مانباپ پاس
پری نے پھر عاقل سے ہنس کر کہی — کہ یہہ مفسدی ہیگی تیری سبھی
تمہین تو سمن کان وہ نرگس پری — نہین خواب مین اوسکو دستی کبھی
پھر اس طرح عاقل پری کو کہے — کہ تم دو نون بھی تھا کیان کو ٹری

پری بولی جب دل تیر لیسے لگا | یہہ نسبت مین اُس نے اسم کو کیا
و الّا یہہ مقدور کس کی نہ تھی | سمن خواب مین دیکھی نرگس پری
تیرے واسطے سے ہوی سب یہ کام | نہین تو نہ لیتا کوئی اوس کا نام
پھر عاقل نے تہوڑا سا سو کرہ اوٹھا | سو دربار پھر سے پھر کر گیا
بھی دربار کے دیکھہ تہوڑ لیسے کام | گیا شاہ کے پاس وہ نیک نام
سمن اتنے مین آکے حاضر ہوا | نظربند سنکر بُلا لیو کہا
وہ لے ہاتھہ مین خط کو ہنستا ہوا | نظربند کو آکے مجرا کیا
تب عاقل نے تعظیم اوسکو دیا | سمن بیٹھا ہے شاہ کے پاس جا
سمن بولا خط لایا ہون بھائیجان | مین دیتا ہون عاقل کو ای مہربان
نظربند نے اوسکو دیو..... کہا | پھر عاقل کے تئین کو سمن خط دیا
اور عاقل سمن باتین کرنے لگے | وہ آپسمین دونون نے ہنسنے لگے
سمن بولا اللہ سے چہتا تھا مین | کہ اس طرح سیتی تمہین دیکھو نہین
میرے رب نے میری دیا ہے مُراد | سبھی دوستون کی کرے دلکو شاد
تم پہلے ہمیشہ تہے رہتے خفا | کہ رہتے ہو خوش اب بفضل خُدا
میرے دلکی بر آئی ہے اب مُراد | رکھے تم کو اللہ ہمیشہ ہی شاد
پھر عاقل نے اوسکا دیا ہے جواب | بھی دونو نہین باتان ہووے بیجواب
نظربند بیٹھا تھا سُنتا ہوا | یہہ سُن باتون کو مُسکراتا ہوا

پہر عاقل نے خط لیکے اوس کا رکہا / سمن وقت پر اپنے گھر کو.... گیا...
وہ شب جا کے جب دوسرا دن ہوا / فراغت سب عاقل نے کاموں سے پا
پری پاس معمول پر یہہ گیا / وہ خط اوسکے تئین کو لیجا کر دیا
پری اپنے قاصد پرون کو بلا / یہہ تاکید کر خط حوالے کیا
کہی ہیں یہ تم آدمیان کا بنا / سمن کے دیو باپ مان کو لیجا
پرون کو پری نے روانہ کئی / تب عاقل کو اس طرح کہنے لگی
سبب کیا تو لکہتا نہین خط کتئین / تو مان باپ کو کیا بلاتا نہین
وہ بولا کہ مین آج لکہہ لاؤنگا / تیرے پاس کل خط مین لادیونگا
غرض وقت جب ستہ پہر کا ہوا / پہر عاقل نے دربار کے تئین گیا

در بیان خط نوشتن عاقل بہ مادر و پدر متعلق خیریت و شادی خود

وہان جا کے دربار کے کر کے کام / وہ بیٹھا ہے گوشہ مین جا نیکنام
قلمدان کے تئین پہر اپنے منگا / وہ مان باپ کو اسطرح خط لکہا
کہ من بعد آداب اور کورنشات / کرو آپ شکر خدا از نشاط
نظر بند کی تعریف حد سے زیاد / بہت خوب شہ ہے لکہا خوش نہاد
سلوک یہ میرے سے بہت کچھہ کیا / سمایا وہ لکہنے مین نین کچہہ رہا
بفضل خدا اور رسول خدا / تمہین آؤ جلدی یہہ خط پر لکہا
وہ ایک دوسری اور عرضی لکہا / یہہ مطلب لکہا اوسمین تب دوسرا

کہ نسبت تو میری یہان ہو چکی — طیاری تمہین کرکے شتابی کی
بہت جلد لیسے آؤ ہوکر تیار — تمہارے ہین آنے کی اب انتظار
یہہ بہیجا ہون جنات کے ہات سے — نہو گہبراے کچہہ تم اس بات سے
ہے شہزادی جنات کی ہات مین — میری ہینگے تابع وہ سب باتہین
پھر اس طرح سے باپ کو وہ لکہا — بہت انکو انعام دیو پادشاہ
بہت جلد رخصت انہونکو کرو — وہ پہر بس کیا لکہہ لو تاریخ کو
کہ جس خط مین شادی کا مذکور تہا — تب اوس خط کو اپنے رکہا ہی چہپا
جو خط دوسرا تہا سو وہ لے گیا — نظربند کو پڑہنے کے تئین کو دیا
کہا خط لکہا ہون یہ مانباپ کو — دکہانے یہہ خط لایا ہون آپ کو
نظربند نے پڑہکے اوس خط کو وین — کہا خوب بہجوادیو اوس کے تئین
پہر عاقل نے یہہ عرض شہ سے کیا — عنایت مجھے مُہر ہونا کہا
نظربند سرانے دہری ہے کہا — تب عاقل نے اوسکو لیا ہے اوٹہا
کیا تہا جب عاقل کے تئین شاہ قید — وہ بہجوایا تہا مُہر ہونا اُمید
پہر عاقل نے وین روبرو شہ کے تب — کیا باپ کے خط اوپر مہر جب
وہ چاہا ہے پہر مہر دینے کے تئین — یہہ فرمایا ہے شاہ عاقل کے تئین
رکھو پاس اپنے تمہین یہہ لیجا — پہر عاقل نے تسلیم کرکے کہا
غرض وقت جب سہ پہر کا ہوا — تب عاقل نے دربار کے تئین گیا

سبھی کام دربار کے دیکھ کر — پھر آیا ہے شہ پاس یہ شیر نر
پھر اسمین سمن آکے حاضر ہوا — سینے شہ سو بولے کہ بیو بُلا
تب آکر سمن شہ کو مجرا کیے — اور عاقل نے تعظیم اُنکو دیے
سمن شاہ تب عاقل کو کہنے لگا — یہ فرمایا خط کیا روانہ ہُوا
سُن یہہ بات عاقل نے ہنسنے لگا — سمن سے وہ اس طرح کہنے لگا
کہ مطلب تمہارا تھا خط کا تمام — تمہارے گیا باپ کو وہ پیام
اب ہر ایک سے تم پوچھتے ہو اوسے — یہہ سُن مُسکرایا نظر بند نے
لگا پوچھنے پر بجدی سے او — گیا یا نہیں خط مجھے بول دو
تب عاقل نے بولا کہ آج ہے گیا — کہ اتبک تو پونچھا ہوا ہوئے گا
سمن نے یہہ سُن بات ہنسنے لگا — تمہارا یہہ سب فیض کہنے لگا
نہیں تو میرا کام ہوتا نہیں — یہ میں جانتا ہوں یقیں اوسکے تئیں
سمن گھر کے تئیں بعد اوٹھ کر گیا — وہ شب جا کے جب دوسرا دن ہوا
پھر عاقل نے دربار کے کام کر — گیا ہے پری پاس معمول پر
تب عاقل نے خط ان دکھایا اوسے — بھی پڑھ اوسکا مضمون سُنایا اوسے
ضمع کر کے خط اوحوالے کیا — وہی قاصد پرون کو پری نے بلا
پری دو پرون کو کہی جلد جا — دیو شاہ مسعود کے تئیں لیجا
کہی طور تم آدمیوں کا بنا — یہہ خط آج پہنچاؤ تم جلد جا

در بیانِ رسیدنِ خطِ عاقل از دستِ جنات بہ پدر و مادرِ شاہزادہ و خوش شدن پدر و مادرِ اوشان

پرے الغرض وہان سے اوڑ کر گئے — وہ جا شہر ہو کر [illegible] داخل ہوئے
دیکھے شہر کا حال ہے سب تباہ — سبھی خلق پہنے لباس سیاہ
بھی مسعود شہ کے یہ گھر پاس جا — لگی پوچھنے حال اون سے بتا
ہوئے تم سیاہ پوش سو کیا سبب — تم اسطور غمگیں ہوے کیا سبب
وہ بولے کہ کیا تم نئے آئے ہو — جو تم پوچھتے ہم سنے یہ حال کو
نئے آئے کر کر یرون نے کہے — یہ لوگان نے رو رو کے کہنے لگے
کہ عاقل تھا اِس شاہ کو ایک پسر — ہوا ہیگا اوس کا یہہ نورالبصر
ہے گم ہوکے اوسکو ہوئے پانچ سال — بہت خوب صورت تہا نونہال
یہ سب غم مین اوسکے سیاہ پوش ہین — شہنشاہ شہزادی بیہوش ہین
شہنشاہ سب چھوڑ شاہی کے تئیں — وہ بیٹھا ہے گوشہ مین تنہا کہین
وزیران چلاتے ہین شاہی کا کام — ہے اس طور احوال یہان کا تمام
پرے سُن کے اُن سب سے کہنے لگے — کہ عاقل کا ہم خط لے آئے ہے
او ہرکارے عاقل کے ہم ہیں سُنو — تمہیں پادشاہ سیتی جاکر کہو
تب اوّل تو وہ لوگ مانے نہیں — خبر راست ہے کرکے جانے نہین
سنے اون کی تقریر جب صاف صاف — وہ جانتے ہیں سچ کرکے تب یہ گذاف

یہ سن کر ہوا وہاں بڑا اژدہام
ہوئے جمع ہیں خلق سب خاص و عام

وہ لوگاں کا وہاں یک تماشا ہوا
گئے ہیں خبر شہ کو لوگاں نے جا

شہنشہ کو باور نہ آیا ... سخن
بلا لاؤ اونکو کہا شہ نے سن

پروں نے گئے شہ کے جب روبرو
وہ مجرا کئے شہ کے تب روبرو

پروں نے لگائے ہیں اوس خط کے تئیں
دئے شہ کے نزدیک جا کر وہیں

وہ شہ دیکھ تاریخ خط ایکبار
ہوا گھبرا اور ہوا بے قرار

اوسی روز کی اوسمیں تاریخ تھی
وہی روز تھا جسمیں تاریخ تھی

شہ اون سے تب پھر پوچھنے کو لگا
کہ کس ملک سے لائے یہ خط کہا

کہے آئے ہم روم کے ملک سے
کہ یہہ اب پڑو خط نہو گہا برے

غرض خط کو تب کھول شہ نے پڑا
گویا مردے کو جان آیا نیا۔

وہ پڑھ شہ نے سمجھا کہ یہ ہیں پرے
شہنشاہ خط پڑھ کے چپ ہو رہے

جب عاقل کی ماں نے سنی یہ خبر
تب وہ دیوڑی میں کھڑی آن کر

بھی وہ بولی بھیجی ہے یہ شہ کو وین
کہ عاقل کی بولو خبر ماں کے تئیں

کہ جینے کی لو اوس کی بولو خبر
برائے خدا میرے سے جلد تر

یہ سن شاہ اوٹھ کر محل میں گیا
سب عاقل کی ماں کو وہ جا کر کہا

ہوئی تسکین سن شاہزادی کے تئیں
شہنشا فرمائے ہیں اوسکو وین

لیسکہا ہیں تمہارا ہئے نسبت گیا
وہ تم کو مجھے آؤ کر کر کہا

کہی مان نے یہ دن دیکھا یا خدا | چلی جی بہت جلدی ای پادشاہ
غرض شاہ مسعود شاہزادی جا | دوگانہ کئے شکر کا وہن ادا
بہی باہر گیا گھر سے تب پادشاہ | وہ بیٹھا ہے یہ تخت پر اپنے آ
پھر انعام اُن کو بہت سا دیا | جواب اوسکا لکھکر حوالے کیا

در بیان نوشتن مسعود شاہ ہوگریال بہ پسر خود وجواب خط ورسیدن خط بعاقل شاہزادہ واحوال سازو سامان

اور اُس خط کا مضمون یہ تھا لکھا | ہمارا دل عاقل بہت خوش ہوا
سنے تیرے جینے کی جب ہم خبر | تھے مُردے ہمین جی اوٹھے سر بسر
شہ روم تجھسے کیا جو سلوک | گویا اُن نے ہمسے کیا وہ سلوک
گویا ہم کو بے زر کیا ہے خرید | ہمین اوسکے ابتو ہوئے ہین عبید
جو تو آشنائی پری سے کیا | ہین یہہ بات سنکر بہت خوش ہوا
مگر ہے وہ پر قوم اُن سے تو ڈر | ہمیشہ تو بہت اُن سے رہا باخبر
تو نسبت کو کس جائے پر ہے کیا | ای بیٹا ہمین اطلاع کر ذرا
اور اب ہم طیاری جو شادی کی کر | بہت جلد آتے ہین اوسجا بسر
تیری مان بلائین تری لین کہی | سبھی یہ خبر سنکر بہت خوش ہوئی
شہ پھر خط مین لکھ بند کیا جلد تر | ہم آتے ہین طیاری شادیکی کر
شہ خلعت دیا پھر انھونکو سنگا | بہت کچھ سا انعام اُن کو دیا

اوسی روز شہ اُن کو رخصت کیا
پرون نے پری پاس پونچی ہین جا

پری سُن کے خوش ہوکے چپ رہ گئی
وہ عاقل کی رہ دیکھتی ہے آنے کی

سمن کے پدر پاس جو گئے پرے
انھون بھی وہ خط دیکھکر خوش ہوے

اور انعام وہ بھی پرون کو دئے
ہمین آتے کر کر پر کو لکھے

خوشی انکے بھی شہرون ہین ہوئی یاد
سبھی وہان کے عالم ہوی سنکے شاد

پھر وہ بھی پرے آئے نزد پری
اور اُس خط کو لے کر پری نے رکھی

غرض دوسرے دن جب عاقل گیا
پری نے وہ دو خط حوالے کیا

تب عاقل نے خط اپنا لیکر پڑھا
بہت اپنے ہین آپ وہ خوش ہوا

پری کو بھی مضمون دیا ہے سُنا
مگر وہ پری کا سخن نہین پڑا

پری کو سب احوال سنایا تمام
نظر بند کے پاس گیا نیک نام

دیا خط کا مضمون شہ کو سُنا
سمن کے بھی خط کو دکھایا لیجا

نظر بند کو اتنے ہین پونچی خبر
کہ باہر سمن ہے کھڑا آن کر

نظر بند اوسکو بولا لیو کہا
سمن آن کر شہ کو مجرا کیا

تب عاقل نے تعظیم اوسکو دیا
سمن بیٹھا عاقل کے نزدیک جا

اشارہ کیا شاہ عاقل کے تئین
تب عاقل سمجھ خط نکالا ہے وین

وہ خط پھر سمن کے حوالے کیا
تمھارے پدر کا یہہ خط ہے کہا

سمن خط کے تئین دیکھکر خوش ہوا
وہ خط کھول مضمون سارا پڑھا

سمن کو خوشی تب ہوئی بیشمار — وہ خط پڑھ کے ہنسنے لگا بار بار
نظربند عاقل سے کہنے .... لگا — یہہ تم دونون کا فیض ہے سب کہا
سمن نے دیا خط پھر عاقل کو دین — سناؤ کہا بھائی صاحب کتئین
تب عاقل نے اوس خط کو پڑہنے لگا — نظربند نے سُن کے ہنسنے لگا
جب عاقل نے اوس خط کتئین پڑہ چکا — سمن کے وہ پھر تب حوالے ... کیا
غرض پھر تو صحبت ہوی با مزہ — ہوا ہیگا پھر تو مزا با مزا
سمن وہان سے پھر اوٹھ کے گھر کو گیا — وہ شب جا کے جب دوسرا دن ہوا
اور عاقل نے دربار کے تئین گیا — سبھی عہدہ دار اوس کے بول ہین آ
کہ سامان سفر کا کئے ہم طیار — سنائے ہین سب اوسکو تفصیلوار
پھر عاقل خردمند کے تئین بلا — اوسے شہر کی سب حکومت دیا
وہ پھر فوج اوسکے حوالے کیا — جو کچھ اوسکو درکار تھا سو دیا
دو حصہ یہہ سامان مقرر کیا — یہہ دو کوتوالان مقرر کیا
پس و پیش خانہ مقرر کیا — وہ دونون کے تئین کو تقرر کیا
بھی چاہئے تیس وہ کارخانے تمام — وہ خوش طرح انکو دیا ہے نظام
یہہ پھر شہ کو بولا ہے جانیکنام — سواری تیار رہیگی شہ کی تمام
نظربند فرمائے ہین اوسکے تئین — مقرر کرہ کوچ یکدن کتئین
تب عاقل بہت خوب کر کر کہا — وہان سے وہ دربار کے تئین گیا

وہان جا مقرر کیا منزلان | منگایا ہے لکھہ جابجا منزلان
پری کے جو وہان سیتی گھر کو گیا | پری سے تی اس طرح کہنے لگا
کہ ہے کوچ پرسون نظربند کا | پری خوب ہے کرکے اوسکو کہا
بھی پھر وقت جب سہ پہر کا ہوا | پھر عاقل نے دربار کے تئین گیا
جو پرسون مقرر کیا کوچ یہہ | وہ ساری نجومیون کتئین پوچھ یہہ
روانہ کیا فوج کے تئین تمام | وہ بازار اور سب ضرورت کی کام
یہہ پھر شاہ کے تئین کیا عرض جا | کہ مین کوچ پرسون مقرر کیا
کہ پرسون کی شب سہ پہر رات سے | مقرر نجومیون نے یہہ ہین کہے
وہ شب جا کے جب دوسرا دن ہوا | پری پاس عاقل نے جا کر کہا
کہا آج کی شب تو ہم ہین چلے | تمہین کب چلینگے کہو سیر سے
اونے بولی جب تم نے اوترینگے جا | خبر لینے مین آونگی اوس جگا
پھر عاقل پری سیتی رخصت ہوا | خدا حافظ سے کر پری کو کہا
غرض وہان سے دربار کے تئین آیا | یہہ بصری کے عامل کے تئین خط لکھا
لکھا خط نظربند کے طرف سے | مین آتا ہون اب اطلاع ہو تجھے
تمہین سب طیاری کرو جابجا | جو اس طرح اوس خط کا مضمون تہا
پھر اپنے طرف سے وہ ایک خط لکھا | شہنشاہ آتے ہین خود اس جگا
تم اوس شہر کے سارے کسبی جمع ہین | بلا رکھیو بصرہ مین سب اون کتئین

گھران باندو لگا آگے مین اوسجگا
جو پھر باقی کامون کتیئں تم تمام
بہت جلد لیسے تم یہہ کر کر طیار
وہ اس طرح سے خط کتین جب لکھا
پھر یہ سارے لوگان کے تئیں کو لکھا
رہو آگے حاضر سبھی خاص عام
پھر عاقل نے کاماتیون کو بُلا
بہت خوب صورت بہت جلد لیسی
انہون نے بہت خوب کر کر کہی
موافق کہے کے انہون کو یہ زر
خردمند کو بھی پھر عاقل کہا
سمن آ پھر عاقل کو کہنے لگا
اونے بولا گھوڑا ہے اور پالکی
یہ دو ہین سواریان مقرر کیا
بھی رہنے کو ڈیرا دلایا ہو نہین
نظر بند کے پاس وہان سے گیا
خفا پہلے رہتا تھا عاقل وزیر

طیار اوسکا اسباب کھیو لکھا
دیو تم درستی سے وہان کا نظام
رہو تم شہنشاہ کے انتظار
اور انچل یہ خطان روانہ کیا
کہ تم دو پہر شب سے سب اوسجگا
دیا اس طرح سے دو سب کو پیام
کہا دو حویلیان مجھے دو بنا
حویلیان بنا کر دیو تم ... مجھے
دلا دیو پیسا ہمین جلدی سے
دلایا ہے اُن کو منگا جلد تر
رکھو تم طیار یہ حویلیان بنا
مجھے کیا سواری مقرر کیا
جو چاہے طبیعت وہ ہے آپ کی
سوار ہو تمہین جس مین چلیو کہا
سمن خوش ہوی سُن یہ باتون کتین
خفا دیکھ شر کو سمن نے کہا
وہ خوش رہتا ہے انڈ تو نہین دلیر

تمہیں پہلے تو دستی تھے خوش کیا / کہ میں اب تمہیں دیکھتا ہون خفا
سبب اوس میں ایک پایا کہا / کہ عاقل کے تئیں قید تم جو کیا
وہ شرمندگی سے ہو رہتے خفا / نہ کچھ اوس کا نقصان اے پادشا
وہ نوکر تمہارا ہے اور خیرخواہ / تمہیں دلسے چہتا ہے اے پادشاہ
کہ اب بیٹھا ہے دیکھتا کام کو / بڑی شان سے اور بڑی نام سو
تمہیں اُس سے شرمندہ ہرگز نہو / سُنو میری تم بات اور مانیو
نہ ہرگز رکھو اپنے کو تم خفا / نصیحت میری مانیو پادشاہ
خلل آپکا نہیں تو دولت میں آپ / تمہاری خوشی ستی خوش ہینگے سب
نظربند سے ان ایسے باتان کیا / جواب اس کا کچھ نہیں نظربند دیا
سمن اُوتھہ کے پہر بعد گھر کو گیا / یہ عاقل نے تب آکے شہ کو کہا
سفر کا سرانجام میں سب کیا / سوار آپ کا ہونا باقی رہا
یہ سنکر نظربند نے چپ رہا / پہر عاقل نے اوٹھہ وہان سے باہر گیا
کیا سارا دربار برخاست جب / کیا سب کتئیں حکم اس طرح تب
سبھی اپنے ہتیار و اسباب سے / رہو آکر حاضر بڑی داب سے
غرض سارا دربار برخاست کر / ہے جا سو رہا عاقل شیر نر
کہ جب دو پہر رات کا وقت ہوا / تب عاقل نے جلدی سے ہوشیار ہو جا
نبے باہر وہ جلدی سے اوٹھکر گیا / وہان سب کو طیار دیکھا ہے جا

تب عاقل نے یک شخص دوڑا دیا　　سمن کے تئین جلد آؤ کہا

سمن کو اوٹھایا ہے وہ جلد جا　　سمن پہن کپڑون کو حاضر ہوا

پھر عاقل نے دیکھا ہے سب کو طیار　　اوٹھانے چلا شہ کے تئین نامدار

اونے جا کے خلوت مین دیکھا تو کیا　　کہ ہے شہ چھپر کہت پہ سوتا ہوا

تب اُت پاؤن دابا نظربند کے جا　　ہے شہ آنکھہ کو کہول دیکھا تو کیا

کہ عاقل تو ہے پاؤن کو دابتا　　نظربند پاؤن اپنا سرکا لیا

پھر عاقل نے یہ عرض شہ سے کیا　　کہ طیار رہیگی سواری کہا

چلو آپ ہوشیار ہو جلدی سے　　نجومی یہ ساعت ہے بہتر کہے

تب عاقل کے تئین شاہ کہنے لگا　　مین آتا ہون تم جاؤ باہر کہا

یہ عاقل نے سن شہ سے باہر گیا　　نظربند اوٹھہ کر طیاری کیا

بھی بعد از ستی دہو کے شہ ہات مُو　　شہنشاہ نے پھر کیا ہے وضو

غرض پھر وہ رونے لگا پادشاہ　　سہیلیون کے تئین ساری سرکا دیا

جو عاقل دیکھا دیر ہوی شہ کتئین　　وہ خود آکے دیکھا تو کیا ہے جبین

کہ شہ ہے چھپر کہت پہ روتا ہوا　　تب عاقل نے سمجہانے آکر لگا

تو روتا ہے کیون ای کبیر پادشاہ　　تو ای شاہ مت رو برائے خدا

سہیلیان یہ کیا بول گیان دیکہکر　　یہ رونا تو نین ہے تجھے خوب تر

وہ مشکل ہے سمجہاہا ہے شہ کتئیر　　وہ پھر کپڑی منگوا پنایا ہے وین

پنا تاج و ہتیار کے تئین لگا — دیا ہات مین دہوپ شہ کے منگا
سہیلیان نے دیکہہ یہ کیان اخبر — کہ آتا ہے باہر شہ بحر و.... بر
چراغان کو روشن کرو بولیان — خبردار سب کو رہو بولیان
شہنشاہ نے اوٹہہ کو باہر چلا — تب عاقل شہنشہ کے پیچہے اتہا
خردمند کو پہر منگا پاندان — دیا ہیگا پہر شاہ عالی مکان
کہا بولنا ہیگا سبرا زیاد — خبردار رہنا تم ای خوش نہاد
خردمند آداب لایا بجا — بہت خوب کر کر وہ شہ کو کہا
نظر بند نے جب کہ باہر گیا — سبھی لوگون نے شہ کو مجرا کیا
سمن شہ کو بولا کہ ای پادشاہ — میرے واسطے تم یو بوجا اوٹہا
میرے واسطے تم سفر یہ کیا — نہین شکر مین کر سکون گا ادا
مہاڈول منگوائے ہین شاہ نے — تب عاقل نے بولا ہے یہ شاہ سے
کہ ہو سیگدمبر پہ حضرت سوار — سب حضرت کے ہینگے کہڑی انتظار

در بیان سوار شدن نظر بند بر سیگدمبر و روانہ شدن ملک بصد تجمل

غرض شاہ ... لاچار ... راضی ہوا — اور ہاتھی پہ شہ نے سواری کیا
سمن کو کہا ہاتھی پہ ہو سوار — تب عاقل کو بہی بولا ہے شہریار
سمن ہاتھی اوپر چڑہا ایک بار — ہوا گہوڑے پر جاکے عاقل سوار
سمن اپنے ہمراہ لیکر ... ہرن — سوار ہاتھی پر وہ ہوا گلبدن

سبھی لوگ اپنی سواری پہ جا ‌‌ — ہوئے ہیں سوار وہ سواری منگا
کوئی گھوڑے پر کوئی برپالکی — کوئی ہاتھی پر کوئی برنالکی
کوئی رتھ پہ بیٹھا ہے جلد ایسے جا — کوئی اپنا میانہ لیا ہے منگا
وہ درجے کے اپنے موافق تمام — ہوئے ہیں سوار وہ سبھی خاص عام
مکلّل وہ پہنے تھے سارا لباس — وہ دسنے لگا ہے عجب خوش قیاس
جواہر ہیں ہو سنرق تھے سب سپاہ — کہ گویا کہ شب گشت نکلا ہے شاہ
بھی چلنے لگی شہ کے پیچھے جریب — پھر آواز کرنے لگے ہیں نقیب
لگے نوبتیں بجنے کئی بیچ سے — مراتب و ماہی بھی ہمراہ تھے
نمایان تھا شہ کے یہ آگے علم — تھے سب اوسکے پیچھے سپاہ یکقلم
چلا سب کے آگے نشان کا جو فیل — گویا موج کہاتی ہے دریاے نیل
اڑاؤ کئے ہاتھی کو چوب دار — لگے کرنے کو اہتمام ایک بار
لگی شاہ پر اوڑنیکو مورچھل — جو ہلکے تھے مورچھل بے بدل
سواری چلی شہ کی اس شان سے — بڑے ایک حکومت وسامان سے
بھی وقت صبح جب نمایان ہوا — سبھی وقت شب کا جو پایان ہوا
عجب ایک سمایا ہوا اوس جگا — کہ کہنے ہیں ہین آتا وہ ماجرا
لباس اور جواہر یہ لوگان کا سب — صبح کا نمایان ہے ہوتا ہے شب
وہ شبنم کا جھاڑ ونپہ گرنا ٹپک — وہ جھاڑون سے پہلو نکلی آنا چمک

وہ اوس وقت چلتی تھی ٹھنڈی ہوا ‏— عجب وقت فرحت کا اس وقت تھا
تھا اوس وقت موسم شروع بہار ‏— شرف مین تھا خورشید تابندہ وار
سبھون پر ہوی تازی فرحت نے جب ‏— خوشی خرمی تھی وہ اوگون پہ سب
لگی دسنے کو پھر تو جائے فرود ‏— یکایک ہوئی دور سے وہ نمود
لگے دسنے بازار دو راستہ ‏— بہت خوش طرح اور آراستہ
سبھی خیمے دسنے لگے ہین تمام ‏— خوشی سے چلی فوج کر تیز گام

دربیانِ فرود آمدنِ پادشاہ و سپاہ در منزل اوّل

تماشے کے تئین دیکھتے شہ چلے ‏— وہ جا خاصے خیمے مین داخل ہوے
گیا خیمے مین جاکے شہ جب نگاہ ‏— ڈھیا سبھی چیز دیکھا ہے شاہ
بہت خوش ہوا دیکھکر پادشاہ ‏— نظر بند بیٹھا ہے خیمے مین جا
چھپر کھٹ پہ لیٹا ہے جا ایکبار ‏— لگا پادشاہ رونے بے اختیار
پھر عاقل نے دیکھا ہے شہ پاس آ ‏— کہ روتا چھپر کھٹ پہ ہے پادشاہ
یہ پھر آکے سمجھانے اوسکو لگا ‏— کہا اوسکو اس طرح ای پادشاہ
یہ رونا مناسب نہین تیری تئین ‏— تو کس واسطے روتا کہہ میرے تئین
تیری جان کے سات عالم کی جان ‏— لگی ہنگی بیشک میری بات مان
بہر طور عاقل نے سمجھا اوسے ‏— منگا خاصہ عاقل کھلایا اوسے
تب عاقل نظر بند سے کہنے لگا ‏— کہ مین پھر کے آتا ہون لشکر مین جا

نظر بند نے سن کے یہ چپ رہا — پھر عاقل نے لشکر میں پھرنے لگا
لگا کرنے کو بند و بست یہ تمام — بلا کر یہ لوگون کو فرمایا کام
سبھی لوگ اترے ہیں ڈیرے میں جا — سمن اترے ہیں اپنے ڈیرے میں آ
یہ اتنے میں عاقل کو ہوی ہے خبر — پری آکے اتری ہے اوسجاے پر
تب عاقل پری پاس ہان سے چلا — محل دیکھہ اوسکا یہ کہنے .... لگا
عجب پایا صنعت تمہارے میں ہیں — تفاوت سفر اور اقامت میں ہیں
کہ میں تم کو دیکھہ آیا جس طرح پر — اوسی طرح پایا تمہارا یہ .. گھر
تفاوت نہیں کچھہ بھی اس میں ذرا — عجب کچھہ تماشا یہ دیکھا کہا
میرے شاہ کے واسطے ایک گھر — منگائے تو خوش ہو لگا دیکھکر
پری سن کے یہ بات کہنے لگی — منگا دیوں گی شام تک میں بھی
پری نے پھر عاقل کو میوے منگا — کھلائی پلائی ہے شربت بنا
پھر عاقل پری سے یہ کہنے .... لگا — نظر بند کے واسطے بھی بھیجا
تب عاقل پری سیتی رخصت منگا — نظر بند کے پاس سیدا ... گیا
پھر ہی پھول آ اتری ہے اوسجگا — گیا اب میں تھا اوسکے گھر کو کہا
سفر کا نہیں تعب بالکل اوسے — کہ گھر جیسا ویسا سفر ہے اوسے
ماہیں شاید ہیکہ، گھر کیتیں اوس ستی یون کہا — سو اب شام تک بھیج تی ہے بنا
یہ سنکر نظر بند نے خوش ہوا — نظر بند خفا تھا سو تب خوش ہوا

اور ناسمین سمن آکے حاضر ہوا
تب اُن آکے تعریف کرنے لگا
کہا بھائی صاحب یہ مین کیا کہوں
نہین کچھ ہوا ہم کو تاب سفر
نظر بند سے اس طرح وہ کہا
نظر بند یہ بات سنکر ہنسا۔
تمہارے چلے بیاہ کو پادشاہ
تعجب ہے یہ بات دستی مجھے
سمن بولا معلوم ہے شادیکی بات
تب عاقل کہا بصرے کو جائنگے
یہ سن بات شہ مسکرانے لگا
پری نے دو میوے کے خونان بنا
نظر بند کے تئین ہوی جب خبر
اور انعام کچھ انکو دلوا دیا
سمن ڈیرے کو اپنے اوٹھکر گیا
غرض وقت جب سہ پہر کا ہوا
تب عاقل کہا شہ کو باہر چلو

خبر شہ کو ہوئی شہ بلا لیو کہا
سب عاقل کی توصیف کرنے لگا
اب اُن کے سلیقہ کچھ تہین کیا گوشہ
گویا بیٹھے آرام سے اپنے گھر
کہ کس جا چلے ہو تم ای پادشاہ
تب عاقل نے یہ ہنس کے کہنے لگا
نہین تم کو کچھ بھی خبر آپ
خبر نہین ہے عاشق کو معشوق تو
مگر جاتے کہان ہین تم ای نیک
وہان بیاہ صاحب کا کر آئینگے
تب عاقل نے اس بات کو پھر کہا
نظر بند کے واسطے دی بھیجا
نظر بند منگوا لیا جلد... تر
پرون کو مرخص کیا بادشاہ
نظر بند چھپر کھٹ پہ جا سو رہا
تب عاقل نے دیکھا کہ شہ ہی خفا
مین چمنان بتاتا ہون اسمین پھر

بہت دور تک مین بندھا یا قنات تیرے واسطے ای شہِ نیک ذات
بہت وقت بہتر ہے اوٹھکر چلین دل ہوویگا باہر چلا لیے ہین
پھر انے لگا شہ کو چمنون مین جا پری اُسمین عاقل کو بھیجی بُلا
تب عاقل نظر بند کے تئین کہا وہ گھر واسطے شاید ای پادشاہ
پری پاس عاقل نے وہانسے گیا پری بولی گھر آیا ای پادشاہ
اوٹھاتے ہین بارا سے دیوان آ سے مین شہ پاس بھیجاتی ہون مین تیرے
وہ دیوان ضرر کسکو نا دیوین گے تو کر بات دیوون کی سردار سے
وہ دیوون کے سردار کو لے بُلا وہ آیا ہے انسان کی صورت بنا
تب عاقل پری کو کیا وہ سلام پری نے تب عاقل سے کی یہ کلام
وہ چوکیان مقرر کرو انکی تئین بھی جو کام ہے سو کہو انکے تئین
جب حاضر ہوسنگی وہ تم پاس آ دیو بعد دو سردن کے تئین تم رضا
مقرر کرو چوکی اِس طور سے یہ پھر کوچ کے وقت سب آئینگے
محل بھیجی ہون مین تمہین جاؤ اب پری سے کہا عاقل نے اس طرح تب
محل جب کہ دونون کی اوڑکر چلے یہ آپس مین ملکر برابر چلے
پری خوب ہے بولی عاقل کے تئین پھر عاقل چلا اوٹھ کے شہ پاس وین
نظر بند تم مت کہے جو کہین محل اترے دستا ہوا شہ کے تئین
نظر بند کو جا کے کہنے... لگا محل اب اترتا ہے دیکھو ذرا

لگا دیکھنے شاہ بر آسمان / ستارا سا کچھ ایک ہوا ہے عیان
لگا دسنے یکبار پھر کچھ بڑا / طلا کے نمط سے چمکنے لگا
مچی غل تھی لوگون تین شہ کی سب / وہ سمجھے بلا ہوتی نازل کچھ اب
لگے گھابرے ہو کے سب دیکھنے / محل پھر اترنے لگا جلدی سے
چمکتا تھا از گردش آفتاب / اترنے کے تئین پھر لگا وہ شتاب
ہے نزدیک جب وہ محل آگیا / تب عاقل نے باہر نکل آگیا
پکارا ہے اوس دیو کا لیکے نام / جواب اُن دیا ای شہ نیک نام
کہ فرماتے ہو کیا سو بولو مجھے / تب عاقل نے اسطرح بُولا اوسے
کہ اس جا اوتارو محل کو لے آ / انہون نے بہت خوب کرکے کہا
محل کو اوتارا اوسی جائے پر / ہوا ہیگا لشکر مین زیر و زبر
کہ اترا ہے کچھ شاہ کے پاس آ / نہ کوئی عمر مین اوسکو دیکھا سُنا
ہے اقسام کی بات لوگان کہے / وہ آپسمین ہر طرح باتان کئے
غرض دیو انسان کی صورت بنا / کئے شاہ کو تسلیم وہ سارے آ
نظر بند کے تئین دیکھ سمجھی وہ زن / وہ آپسمین کرنے لگے ہین سخن
پری نے جو عاقل سے چوکی کی بات / کہی تھی سو عاقل کہا شہ کے سات
قبولا ہے اوس بات کو بادشاہ / تب عاقل نے دیون کے تیں یہ کہا
کہ آؤ تمہین جاکے چاریکو ... کہا / پھر آؤ پری جس طرح سے کہا

وہ دیوان نے آداب لا کر بجا ‏ ‏ ‏ یکایک ہوئے غیب مین اوس جگا
پھر عاقل نے یون شاہ کے تئین کہا ‏ ‏ ‏ محل دیکھ کرشمہ بہت خوش ہوا
موافق وہ دل کے ملا شاہ کے ‏ ‏ ‏ نظربند اس واسطے خوش ہووے
وہ رہتا تھا شہ جو ہمیشہ خفا ‏ ‏ ‏ وہ خفگی نہین کچھ رہی یک ذرا
ضرورت کی سب چیز تھی اوس جگا ‏ ‏ ‏ طلا کی سبھی چیز تھی جا بجا
غرض شب کے تئین شہ محل مین رہا ‏ ‏ ‏ اور عاقل نے لشکر مین جا کر رہا
کہ پچھلے پہر رات سے کوچ ہو ‏ ‏ ‏ نہ دیکھو کوئی شاہ کے راہ کو
سمن سن کے اس حکم کو دوڑ آ ‏ ‏ ‏ میرے حق مین کیا بولتے ہو کہا
کہا جائیو تم بھی لشکر کے سات ‏ ‏ ‏ سمن خوب ہے بولا یہ سن کے بات
تب عاقل نے لشکر کا سب کام کر ‏ ‏ ‏ نظربند کے پاس آیا وہ نامور
محل مین نظربند جا سو رہا ‏ ‏ ‏ بہت دلہن ہے اپنے شہ خوش ہوا
سبھی سو رہے شاہ بھی سو رہا ‏ ‏ ‏ وہ شب جا کے جب دوسرا دن ہوا
گئے لوگ پچھلے پہر رات سے ‏ ‏ ‏ مگر خیمے تھے شہ کے باقی رہے
بھی جس وقت پر دو گھڑی دن چڑھا ‏ ‏ ‏ نظربند عاقل سے چلنا ... کہا
تب عاقل نے لوگون کے تئین کو بلا ‏ ‏ ‏ مقامات جان کرتے تھے پادشاہ
یہ کرنا یہی حکم تھا اوس .. جگا ‏ ‏ ‏ سراگنشتہ دیول بنا اوس جگا
یہی جا بجا حکم کرتا ہوا ‏ ‏ ‏ وہ بھرے تلگ شان سے ہے چلا

جو بستی بناتا تھا پھر جا بجا — مگر دل مین مرکوز کچھہ اَور تھا
پری سیتی ملنے تب عاقل گیا — بہت شکر جا کر پری کا کیا
پری سیتی اس طرح سے وہ کہا — محل دیکھکر خوش ہوا پادشاہ
مکدّر ہمیشہ جو رہتا تھا وہ — اوسے دیکھکر خوش ہوا ہیگا وہ
کہ چلنا ہمین کب تب عاقل کہا — پری بولی اب تم چلو پادشاہ
تمہاری ہی مین راہ تھی دیکھتی — چلو مین بھی چلتی ہون ہمراہ ابھی

دربیان سوار شدن نظر بند معہ عاقل در منزل اوّل در محلی کہ پری برائی شاہ فرستادہ بود و برآمدن ان محل و روانہ شدن و فرود آمدن در منزل دویم

پھر عاقل لیا ہے پری سے رضا — نظر بند کے پاس جا کر کہا
پری سے رضا لیکے آیا ہون مین — محل حکم ہو تو اوڑاتا ہون مین
نظر بند نے تب اوڑاؤ ... کہا — بھی دیؤن کو عاقل اشارہ کیا
کہ یون محل کو ہمارے اوڑا — محل کو اوٹھائے ہیں دیؤن نے آ
پری کا اودہر سے اوڑا وہ محل — ملے ہین یہ آپس مین دونون محل
یہ آپسمین دو ملکے اوڑنے لگے — تماشا اوسے خلق کرنے لگے
یہ سب کو عجب کچھہ لگا ہیگا تب — لگے خلق کہنے عجب وہ عجب
بھی خلق اس طرح باتین کرنے لگے — کہ دیوانہ عاقل کیا شہر کو رہیے

یہ دو کوڑی کا پاجی تھا آپ تو
سبھی شاہ کے کام ہے دیکھتا
پری کے تئین یہ لیا ہے... رلا...
یہ پاجی تو ہے لیکن عاقل ہے سچ
اسی طرح سے لوگ باتان کئے
بھی دشنام عاقل کے تئین کو دئیے
بلند جو ہوا ہے محل شاہ... کا
یہ جب دونون محلان جو اوڑتے چلے
تب عاقل کہا دیکھو ای پادشاہ
تب عاقل کہا تم محل یہ لیجا
موافق حکم کے وہ دیوان... لیجا
پری اتری ہے ایک جنگل مین جا
کہ یہ سحر ہے یا تو جادو ہے یہہ
اور عاقل پہ سب طعن کرنے لگی
غرض شہ سے عاقل نے لیکر رضا
وہان جا شکر اوسکا لایا بجا
کہ شہ نے تیرے تئین سلام ہے کہا

کہ بیٹھا ہے آپ شہ کتئین داب وہ
بٹھایا ہے شہ کو یہ خفتا بنا
کہ نفرا یہ ہیگا سیانا.. بڑا
یہ دانا ہے نین آپ کامل ہے سچ
اور آپسمین لڑنے جھگڑنے لگے
لگے اوسکی تعریف کرنیکو کئے
یہ شہ کے تئین تب بہت خوش لگا
اور یہ بوند جب آسمان پر ہووے
نمایان ہوا خاص ہے بارگاہ
اتارو شہنشہ کے خیمہ مین جا
اوتارے محل کو وہ ڈیرونمین جا
سبھی خلق وہان کا تعجب کیا
ہوا پر یہ اوڑتا محل جو ہے یہہ
بھی دشنام کئے طرح دینے لگے
پری کے محل کے تئین ہے چلا
نظر بند کا پیغام جا کر..... کہا
بہت شکر تیرا لے آیا.... بجا

پری نے بھی یہ سن کے باتاں ہنسی　　وہ عاقل سے اس طرح کہنے لگی

کہ مین شہ کو بھیجوائی ہون ناشتا　　تب عاقل نے مجکو خبر نین کیا

وہ پھر بعد لیکر پری سے رضا　　نظر بند کے پاس عاقل گیا..

اسی طرح سے کوچ ہونے لگا　　مین احوال جس طرح سے ہوں کہا

غرض ایک منزل جو بصرہ رہا　　تب عاقل نے آیا ہے خود پیشوا

ملاقات عاقل سے اول کیا　　وہ عاقل کو خوش دیکھکر خوش ہوا

اونے پہلے دیکھا تھا اوسکو خفا　　پھر اب دیکھ خوش اوسکتین خوش ہوا

پھر عامل نے عاقل کو کہنے لگا　　کہ جو کچھ کہ ارشاد مجکو ہوا

وہ سب ہینگے طیار چیزان تمام　　بھی تفصیل اوسکی کہا نیک نام

یہ عاقل نے سن اس ستی خوش ہوا　　بہت آفرین اسکے تئین کو کہا

تب عامل نے عاقل سے کہنے لگا　　حکم ہو تو شہ سے ملو نگا کہا

اونے بولا مین عرض کرتا ہون جا　　یہ کہکر نظر بند پاس وہ گیا

کیا جا کے ان عرض ای شہریار　　کہ بصرے کا عامل ہے امیدوار

وہ کہتا قدم دیکھکر جاؤں گا　　نظر بند تب اس طرح سے کہا

مین اب اس سے تو مل سکونگا نہین　　چلا دیو کوئی حیلے سے اوسکتین

تب عاقل نے عامل سے جا کر کہا　　کہ اس وقت نین وقت ہے شاہ کا

کوئی وقت شہ پھر ملو نگا کہا　　کہ تم اب ہی پھر سکو جانا بہلا

جو کل صُبح ہم آتے ہین اوس جگا
وہ عامل کے تئین کو روانہ کیا
پری بولی اب گہر کو جاتی ہو نہیں
تب عاقل کہا کُچھہ یہ درکار نین
اَور اُس پاس سے اوٹھہ وہان آنکر
کہ کل کی تو منزل ہے پھر کہا
ای شہ کل محل مین نہین آونگا
نظر بند تب عاقل سے کہنے لگا
ترے سارے یہ دیو ہین آشنا
نچھوڑونگا مین تیرے تئین تو یقین
تب عاقل نے لاچار راضی ہوا
کہ حضرت کو دیونکا کیا ہے ہراس
ترے تئین سُبھی دیو ہین جانتے
مین اس واسطے تجھکو ہمراہ رکھا
تب یہ بات کو سُن کے عاقل ہنسا
غرض شب گذر دوسرا دن ہُوا
اوسی طرح سے دونون محلان اوگرے

شہ آ کہانیکو کہاتے ہین اوس جگا
وہان سے پری پاس عاقل گیا
کہ دے حکم اسے شاہ اب تیرے تئین
ہمارے تو ہمراہ چلیو یقین
نظر بند کو آ کہا سر بسر
کہ داخل ہمین ہونگے کل اوس جگا
مجھے کام ہے مین تہین آونگا
مجھے دیو نہین چھوڑ کہان جاویگا
مجھے جانتے کوئی بھی نین کہا
چلونگا تجھے لیکے ہمراہ مین
وہ پھر ہنسکے یون شہ سے کہنے لگا
نظر بند بولا ہو کر اوداس
نہین تیرے تئین کوئی پہچانتے
کہ آسیب تا اونکا نا ہو .... ذرا
نظر بند کو ... کر کر کہا
اوسی طور ... کوچ لشکر کیا
شہنشاہ پھر یہین داخل ہوے

در بیانِ داخل شدنِ پادشاہ در ملکِ بصرہ و داخل شدنِ چھولپری در خانہ خود

پری نے تو گھر اپنے اوتری ہے جا — خوشی خورمی سیتی اُتری ہے جا
پھر عاقل نظر بند سے پا رضا — چلا دیکھنے کار و بار اوس جگا
اَور عامل نے آ اوسکو مجرا کیا — تب عاقل نے یہ اوسکیتیں کو کہا
کہ کیا کیا ہین چیزاں کہو تم طیار — تب عاقل سے بولا یہ تفصیل وار
کہ خط آپ جو میرے تئیں تھا لکھا — وہ طیّار اشیا مین سب ہون رکھا
جمع سب کرایا ہوں لکڑیوں کو مین — اور حاضر رکھایا ہوں سبہونکو مین
سبھی ہین لگے اینٹان کٹا کر طیار — مین ایک حکم کا اب ہون اُمّید وار
تب عاقل نے عامل ستی خوش ہُوا — جو کہنا تھا سب اوسکیتیں کہہ دیا
چلا ہے پھر عامل کو ہمراہ لے — بُلا بھیجا کاماٹیان کو بھی وے
تب عاقل نشانیان بتا کر کہا — تم اس طرح کے یہان گھران دیو بنا
وہ کہیریل کے گھر بناؤ کہا — یہ داروغہ اوسپر مقرر کیا

در بیانِ نوشتنِ عاقل وزیر خطوط از طرف نظر بند شاہ بہر جا بسمتِ ملک برائے ضروریاتِ شادی

بلا منشیون کو لکھایا ہے خط — وہ عمّالون کو اس طرح خوش نمط
کہ ہے کام شادیکا شہ کو ... پڑا — ہے یہ ضرور ہمکو اشیا لکھا

سبھی سو کہے میون کتئین ہین لکھا ضرورت کے پھر سارے کا ان لکھا

جلانیکے روغن کا لکھا ہے نام یہ عاقل لکھا عاقلون کو تمام

بھی جو کچھ ضرورت کے چیزان ہین سب اونے عاقلون کو لکھایا ہے تب

کہ بھیجواؤ ہر طرح کے کسبیان لکھایا ہے خطون کے سب درمیان

یہ پھر چنے لوگان سے کہنے لگا جواب پادشاہ آتے ہین اوس جگا

کہ سات آئیگا اون کے لشکر تمام بہت ہووےگی اوس جگا اژدحام

نہ بس آویگا پانی یہ اوس جگا بہت سے کہوداویو گنٹھے کہا

کہے آدمیان پھر کیا ہے تعین ہر اک جائے گنٹھے کہودانے کتئین

ہر اک ملک سیتی سنگایا برنج خزانہ جمع یہ کیا گنج گنج

یہ باروت سازون کتئین کو بلا بھی فرمائیش یہ بہت سی کیا

بہت خوب باروت کو تم بنا کئی قسم کی تم لے آؤ کہا

وہ بعد از سنارون کتئین کو بلا منگا کر اونہون کو بھی پیسے دیا

کہ منکیان طلا نقرہ کے تم بنا بہت جلدی سے تم لے آؤ کہا

کئے منکیان پھر رنگانے دیا بہت خوب رنگ کر لے آؤ کہا

چمن کاغذی پھر بنانے دیا بہت بہتر اوسکو بناؤ کہا

جواہر کا بھی پھر بناؤ چمن دیا ہیگا منگوا کے پھر نورتن

کہ ایک شخص اوسکا مصاحب جو تھا وہ اس طور سے عرض اوسکو کیا

ای حضرت یہ کس کی ہے شادی کی دہوم / بڑی کرّ و فر سے ہوا ہے ہجوم
تب عاقل نے ہنسکر کہا اوسکے سات / سمن شاہزادہ جو ہے نیک ذات
نظر بند نے اوسکی شادی کے تئین / ہے تشریف فرمائے گہر کے تئین
کہ اوسکی ہے شادی کی یہ دہوم دہام / یہ سب کارخانہ یہ سب اژدہام
غرض اُن نے یہ بات سُن چپ رہا / لے شہ پاس عاقل نے خطّان چلا
نظر بند یہ پوچھنے کو ...... لگا / کہ اتنے بہت خطّیں کیا ہے کہا
تب عاقل نے تفصیل اسکی کیا / سمن کے یہ شادی کے خطّان کہا
جو اس ملک مین چیز ملتی نہین / سبھی ملک سیتی منگایا ہو نہین
یہ سُن کر نظر بند نے چپ رہا / تب عاقل نے خطون پہ مہرین کیا
پہر عاقل نے اوٹھہ وہان سے باہر گیا / سبھی جاے پر خط روانہ کیا

در بیان رفتن عاقل نزد پھولپری در اصل خانہ او

غرض بندوبست جبکہ یہ کر چکا / پری پاس تب دوپہر کو گیا
جو یہ من کے تئین کو رکھا تھا چھپا / تب یہ اپنے ہمراہ اوسے لے گیا
وہ دروازون کے تئین بتاتا چلا / پری کے محل مین یہ داخل ہُوا
پری آئی ہے پیشوا اُوس کے جب / پکڑ لے گئی ہات اوسکو وہ تب
وہ ہنستی ہوئی اوس سے باتین کئی / محل مین غرض لے کے داخل ہوئی
تب عاقل کہا اوس سے ای نیک نام / نہین شادی کا کچھہ بھی دستا ہے کام

پری نے تب اس طرح کہنے لگی
مین خویشون کو اپنے سبھی خط لکھی
کہ ایک خاکی کا بیاہ ہے اِس جگا
مین نرگس پری کا لکھا نام مین +
چھپے گے تیرے لیئے میرے اقربا
مِلون گی مین ڈیوڑھی مین آ تیرے لیے
تب عاقل کہا مجھ کو ہے تجھسے کام
ملینگی تو دروازہ مین آکے جب
یہ باتون کو کر دونو ہنسنے لگے +
پری سے کہا اب تو جاتا ہو تمین
پری نے دئی ہے رضا اوسکے تئین
لگا دیکھنے جاکے باہر کے کام
بھی ایک دن پری پاس جاکے کہا
یہ آخر کو کس طور سے ہوئے گا
ہراسان تو مت ہو پری نے کہی
پری نے پھر عاقل سے کہنے لگی
کہا مین سمجھے تو شادی کا... کام

کہ مین کام لوگون کو فرما دئی +
کہ مین باپ اور مان کو بھی خط لکھی
تمہین آو اسباب لے شادیکا
کہ پوشیدہ لکھا ہے خط اوسکے بیچ
میرے لوگ جب آوینگے اِس جگا
مین اندر بلا نین سکون گی تجھے
میرے تئین تیرے بن نہین کسی سے کام
میرا مدعا حاصل ہے مجھ کو سب
تب عاقل نے پھر بعد کے وقت کے
کہ باہر بہت کام ہے میرے تئین
تب عاقل نے باہر گیا ہے : ہین
اوسی طرح سیتی وہ ہر صبح و شام
بہت ہے نظر بند میرے لیے خفا
ہے اس واسطے کہا برا دل میرا
بہت اوسکو تسکین کے باتان کہی
کہ اب تم تو کیا کام مین نا مین کہی
ہون طیاری مین اوسکے ہر صبح و شام

پری نے یہ سن بات ہنسنے لگی — یہ سب اوس کے طیاری مین ہے کہی

مگر تیری طیاری کرنا ہے تو — کہ خاطر جمع رہ تو اسباب سو

کہ تیرا سرانجام شادی کا مین — کرونگی بہت خوبی کے سات مین

تب عاقل نے کہنے لگا مسکرا — مین اس واسطے سخت ہون گہبرا

کہ اس دن کے تئین جب خدا لائے گا — نظر بند کا تب حال کیا ہوئے گا

کہ تلخ ہو وینگی اوسکی سب زندگی — پری نے تب عاقل سے ہنسکر کہی

خدا جب کہ وہ دن کے تئین لائیگا — تیرا کام ایک پل مین بر آئے گا

میرے اقربا جب کہ سب آئینگے — کہ تیرے بہی مان باپ تب آئینگے

سہل ہیگا یہ کام کرنا مجہے ... — تو خاطر جمع رہ سبہی بات سے

تب عاقل پری سے یہ کہنے لگا — کہ شادی تو آسان ہینگی کہا

کہین غم سے ضایع نہو پادشاہ — مجہے ڈر اگر ہے تو اسبات کا

پری بولی یہ تو نہین ہووے گا — تو اندیشہ مت کر کسی بات کا

رہے جو تو بیفکر اس بات سے — مین ایک آن مین خوش کرونگی اوسے

غرض اس طرح سے وہ باتان کئی — اور آپس مین ہنسکر مذاقان کئی

پہر عاقل رضا لے پری سے گیا — یہ عاقل نے ماقل سے کہنے ... لگا..

کہ طیار ہینگے گہر ان اب تمام — ہے طیار اسباب سب لا کلام

یہ عاقل نے سنکر بہت خوش ہوا — منگا کر وہ انعام سب کو ... دیا..

اور اتنے مین ہرکارہ آکر کہا
تب عاقل نے سب عاملون کو لکھا
سلوک اُن سے کر کر تمہین سب تمام
مدارا سبھی چیز سے کر تمہین ✦
وہ خطون کو لے شاہ کے پاس جا
سمن کے تو مانباب کے واسطے
سمن کے پدر کو پھر یک خط لکھا
غرض شہ کی لے مُہر خطون پہ کر
سمن آیا ہنستا ہوا شہ کے پاس
کہا یہ تمہارے طرف سے ہُوا
سمن شاہ نے عاقل سے پھر یہ کلام
سمن اس طرح شہ سے باتان کیا
سئے وقت سئے بعد وہ گھر گیا
سمن کے تو ماں باپ نزدیک آ
تب عاقل سمن کو کرایا خبر ✦
سمن آکے عاقل کو کہنے لگا
کہ یہ خوب ہے تم چلو میرے سات

سمن کے تو ماں باپ پونچے ہین آ
کہ آتا ہے کوئی اس طرف پادشاہ
روانہ کرو اُن کو با احترام
ہنو پیشوا اوس کے از سر تمہین
یہ رہداری کے خط ہین شہ کو کہا
ہین سب عاملون کو لکھا اس لئے
کہ تم بصرے مین آؤ ای پادشاہ
روانہ کیا جابجا جلد تر
لگا عذر کرنے کے تئین ہر قیاس
کہ مانباپ آئے ہیں میرے اس جگا
یہ تم دو کے احسان کا ہون غلام
وہ عاقل کا بھی شکر و احسان کیا
کہا بعد کئے دن کے ہرکارہ آ
دو منزل پہ آ ترے ہین اب اسجگا
سمن خوش ہوا جب پایا خبر
مین جاتا ہون مانباپ کے پیشوا
تب عاقل سمن سے کہا ہے یہ بات

سواری دلاتا ہون تجھکو سپاہ — تمہین پیشوا جاؤ آتا ہے شاہ
اگر فرصت ہووے تو مین آؤن گا — مین ناچار ہون نین تو کرکے کہا
اور ایک گھر سمن کو وہ بتلا دیا — تمہین یہان اوتارو سمن کو کہا
خزن اور سپاہ تجھکو سرانجام دیا — سمن کے تعینات عاقل کیا
سواری کے تئین ایک ہاتی منگا — سوار ہوکے تم جاؤ اس پر کہا
سمن نے یہ سب دیکھکر خوش ہوا — بہت شکر عاقل کا اُن نے کیا
سمن وہان ستے پھر اپنے گھر کو گیا — صبح وو گھڑی رات سے وہ اوٹھا

دربیان سوار شدن سمن برائے استقبال پدر و مادر خود و ملاقات کردن پادشاہ و سمن را با خود آوردن اوشان را

وہ ہاتھی پہ جا جلد ہوکر سوار — چلا باپ سکے پیشوا ایکبار
اودہر سے بھی اوسکا پدر ہو سوار — جو آتا تھا ہاتھی پہ چڑھ نامدار
سمن نے جو دیکھا کہ آتا ہے باپ — جب ہاتھی سے جلدی اترا ہے آپ
پیادہ وہ ہوکر گیا .... پیشوا — دیکھا باپ بیٹا وہ آتا ہُوا
تب ہاتی کو اپنے بٹھایا ہے وہ — وہ بیٹے کو اپنے بلایا ہے وہ
بلا جلد چھاتی لگا کھینچ .... کر — مسرت سے روئے پدر اور پسر
تب اُن مان سے اپنے بلوگا کہا — پدر اوسکا تب اُس سے کہنے لگا
تمہین جاکے گھر اپنے مان سے ملو — بہت جلدی سے اپنے گھر کو چلو

سمن نے چلا ہونے کیتئین سوار — وہ جاتے ہوئے یہ کہا ہے پکار
کہ اماں سے آداب میرا کہو — کہ گھر چل کے یکدم ملونگا کہو
اور ہاتھی پہ اپنے ہوا جا سوار — چلے باپ بیٹے جو مل ایکبار
غرض گھر مین جاکر وہ داخل ہوے — وہ اُس گھر کے تئین خوش ہوے دیکھکے
کہ آرام تھا وہان سبھی بات کا — سب آب طعام اور دن رات کا
سمن نے ملا ماں ستی گھر کو جب — بھی بیٹے کو ماں نے گلے لی لگا
وہ رونا خوشی سے تو رونے لگی — وہ بیٹے کو رو کر دعائین دئی
لگے باپ ماں پوچھنے اوسکا حال — کہ کیا تجھپہ گذرا سو کر قیل و قال
اونے جو کہ گذرا سو وہ تب کہا — شروع حال عاقل کا اوسب کہا
کہا اُنکے باعث تمام یہ ملے — کہ یہ دوستان اب جو باہم ملے
سمن انکی تعریف کرنے لگا — بہت انکی توصیف کرنے لگا
غرض وقت جب سہ پہر کا ہُوا — پہن کپڑے وہان سے سمن نے اوٹھا
نظر بند کے پاس وہان سے گیا — گلے شاہ کے دوڑ کر وہ .... لگا...
وہین شاہ کے پھر گرا پاؤن پر — تمہارے طرف سے یہ آئے مگر
تمہارا تصدق یہ سب ہے کہا — یہ سب تو واِلّا محالات تھا
پھر اتنے مین عاقل وہان آگیا — گلے دوڑ اُس کے سمن تب لگا
سمن اُس سے بھی عذر خواہی کیا — اوسی طرح باتان کیا اور بنا

سمن شاہ سے پھر لیا ہے رضا
اور عاقل نے پھر شہر طرف سے تمام
وہ پھر تین دن تک ضیافت کیا
وہ پھر تین دن ہو گئے بعد ازین
کیا ہے وہ معمول اس طور سے
میرے باپ شہ سے ملا چاہتے ہیں
تب عاقل سمن سے یہ کہنے لگا
نظر بند جو مجھ سے فرمائیگا
سمن وہان ستی اپنے پھر گھر گیا
یہ کہنے لگا ہے کہ اے پادشاہ
کہ اپنا پدر ہیگا بے اختیار
یہ سُن کر نظر بند نے چُپ رہا
مناسب ہے ملنا اب اوسکو بُلا
تب عاقل نظر بند سے کہنے لگا
نظر بند نے یہ بھی سن چپ رہا
سمن کے تئین وہ بُلا کر کہا
تمھین کل پدر کو لے آؤ ... بُلا

غرض وہان سے مان باپ پاس وہ گیا
ضیافت وہ بھجوایا با احترام
بمعہ فوج اوسکے او کھانا کھلا
وہ وقت مقرر وہ کھانے کے تین
پھر عاقل کو ایک دن سمن آ کہے
تم اس بات مین بولو کیا کہتے ہین
نظر بند سے پوچھتا ہو نہین جا
یہ عاصی تمہارے کھلاوے گا
نظر بند کے پاس عاقل نے آ ...
سمن غرض اس طرح سیتی گیا
قدم دیکھنے ہیگا اُتسے وار
تب عاقل نے اس طرح کہنے لگا
نظر بند مختار ہو تم کہا
لے آتا ہون کل صبح کو مین بُلا
اور عاقل نے اوٹھ وہان سے باہر گیا
ملو نگا کہا صبح کو پادشاہ
یہ سنکر سمن نے بہت خوش ہوا

سمن اوٹھ کے پھر وہاں سے گھر کو گیا — کہا باپ اپنے سے یہ حال جا

وہ شب جا کے جب دوسرا دن ہوا — تب عاقل نے یک شخص بھیجا دیا

کہا جا سمن کے کہو باپ سے — ہے طیار ملنے کو شہ آپ سے

کہ جلدی ستی آپ اب آئیو — مت ہرگاہ تم دیر لگوائیو

سمن سے کہا آکے وہ چوبدار — سمن بولا آتے ہیں ہو کر تیار

در بیان ملاقات کردن پدر سمن و نظر بند شاہ

غرض باپ بیٹے تو تیار ہو — ابھی گھوڑے پہ چڑھ کے چلے جلد او

تب عاقل نظر بند کو بولا ہے جا — سمن کا پدر آکے حاضر ہوا

نظر بند اوسکو بلا لیو کہا — تب عاقل نے خود اوٹھ کے باہر گیا

او اتنے میں دونو پسر اور پدر — ملی ہینگے عاقل ستی آن کر

تب عاقل کہا شہ کو کر کر سلام — بلایا ہے تمکو شہ خاص و عام

غرض تینو ملکر جو اندر گئے — سمن اور پدر دونوں گھبرا گئے

دیا پھر جو بعد از سمن کا پدر — کئے اشرفی شاہ کے تئیں نذر

نذر لیکے پھر شاہ نے خوش ہوا — طلا کا منگا پاندان ایک دیا

وہ پھر بیٹھ کے باتاں کرنے لگے — گئے وقت کے بعد اوٹھ گھر گئے

ابھی پھر وقت جب دو پہر کا ہوا — اوٹھ عاقل نے گھر کو پری کے گیا

در بیان رفتن عاقل در خانہ پری و مائل شدن او بیاران خود

دیکھا کوی بیٹھا ہے دیوڑی مین آ
پری تم کو اند یہ نہ آؤ کہا
کہ تم بیٹھو اس کرسی پر آن کر
وہ عورت یہ بولی سو دوڑی گئی
یہ سنکر پری آئی ہے اوس جگا
دیکھا وین پری کو کری ہے سنگار
پری نے یہ عاقل کے تئین کو کہا
پری نے پھر عاقل سے کہنے لگی
مگر اوسکی تجویز تو ایک بھی
مگر تیرے سیتی وہ کہتی ہون مین
میرے مان سے نرگس پری کی بہت بات
کہے آکے تیرا اگر پادشاہ ٭
تب اُن بولا وہ آ سکیگا نہین
کہ تیری طرف سے تو پیغام دے
تب اُن بولا جس مین ہو تیری رضا
تو کس طرح سیتی کہینگی مجھے
تب اُن بولی اسطور پیغام دے

وہ عاقل کو اس طرح کہنے لگا ٭
کہ آئے ہین سب لوگ اوسکے کہا
مین کرتی ہون جاکر پری کو خبر
ہے جاکر پری کو خبر تب گئی
تب عاقل نے دیکھ اوسکو ہنسنے لگا
وہ ہنستی ہوی آئی بے اختیار
کہ میرے سبھی آئے ہین اقربا
بہت ایک دشوار بات ہے کہی
میرے حق مین تجویز وہ نیک تھی
تیرے تئین پسنداتی ہے یا نہین
نہین کہہ سکی ڈر کے ای نیک ذات
تو مانیگے شاید تیرے باپ و ما ٭
پری بولی یہ نین تو سُن اوسکے تئین
وہ مانیگے خاطر سے بیشک تیرے
میری بھی خوشی اوس مین ہیگی کہا
مین اوس طور پیغام دونگا
مین جو کہتی ہون سو تو سُن سیسے

بہت خوب اُن نے کہا ہے یہ سُن
کہا شہ سے پوچھ آتا ہوں یہ سخن

پری نے تب اوسکو دی ہے رضا
اونے وہان سے اوٹھ کر مکان پر گیا

نظربند کے پاس وہان سے گیا
پری جو کہ بولی سو سارا کہا

نظربند اس طرح کہنے لگا
کہ آنا میرا تو نہین ہوسکیگا

میرے طرف سے تم بھیجو پیام
وکیل ہوکے جا تم کہو والسلام

پھر عاقل نے اپنے مکان کو گیا
پری کو وہان جاکے ایک خط لکھا

کہ سُنا ہے شاہ کی کچھ مزاج
نہین آپ آتے نظربند آج

کہ کہتا ہے کچھ تیرے ماں باپ سے
مجھے بھیجا شاہ نے اس لیے

مین آتا ہون اوسکا وکیل ہو کہا
یہ خط لکھ پری پاس بھیجوا دیا

پری نے وہ خط دیکھ سارا پڑھی
وہ ماں باپ سے جاکے مضمون کہی

جو عاقل ہے شاہزادہ موگریال کا
اوسے بھیجتا ہے نظربند لکھا

اوسے آپ سے ہے کچھ کہنا ضرور
وہ آج اویگا آپ کے در حضور

کہ سُنا ہے شاید ہے شہ کا مزاج
بدل اپنے وہ بھیجتا اوسکو آج

وہ آپس مین ہونگے بہت آشنا
دو تھا تب مین اور مہمان ہے یک گویا

یہ سنکر پری کے تھے ماں باپ ما
بہت خوب عاقل کو لیو بلا

در بیان رفتن عاقل از طرف نظربند شاہ برای نسبت سمن شاہزادہ

غرض وقت جب دوپہر کا ہوا
وہین ہوکے طیار عاقل گیا

پری کو کر آیا ہے جا کر خبر
کہی آج آنیکی تیری خبر
مین جا اُن کو کرتی ہون اب بےخبر
یہ بولی سو اوٹھ کر گئی ہے پری
انہون سنکے اوسکو بلاؤ کہے
تب عاقل نے اللہ کو یاد کر
جو عاقل نے دیکھا تو وان جا کیا
پریان جب کے بیٹھیان ہین اندر تمام
اوسے دیکھکر سارے وہ غش کئے
پری کا پدر اوسکو تعظیم دے
پھر اُن سب پرون کو سلام ان کیا
پری پھول کے جو ہین خالہ و مان
مین آداب لایا ہون سُن لو تمام
کہا بھی نظر بند کا ماندا مزاج
یہ سنکر سبہون نے بلائین لئے
پھر عاقل نے اِس طرح کہنے ... لگا
نظر بند تم پاس بھیجا مجھے

پری جلد ہو آئی ہے دوڑ .... کر
میرے باپ مان کو کئی مین مگر
بُلا بھیجتی ہون تجھے جلد تر
خبر اپنے مان باپ کو جا کری
بولائیے ہین عاقل کو آکر پرے
محل مین گیا ہے وہ صلوات پڑھ
کہ موتیان کے چق ہین چھوٹے جا بجا
پرے ملکے بیٹھے ہین باہر تمام
سبھی دلہین اپنے وہ غش کئے
پکڑ ہاتھ اوسکا لگا ہے گلے
چقون کے طرف مُنھ کیا اور کہا
بھی نانی او دادی سبھی قربان
نظر بند سب کو کہا ہے سلام
نہین تو وہ خود آتا تم پاس آج
بہت دل سے اوسکو دعائین دئیے
وکیل ہو مین آیا شہنشاہ ... کا ...
کہ یک آرزو تم سے ہیگی اوسے

وکیل اپنا کر بھیجا وہ کبیر تئین
بشرطے قبول ہووے بولون گا مین

وہ اس طرح سے سن کے کہنے لگے
قبول ہے تو جو بات بولے ہمے۔

تب یہ بولا اس طرح نین بولون گا
مجھے ایک لکھہ دیو اوّل لکھا

کہ تم عورتان اور مردان تمام
نشانی سبھی کردیو خاص و عام

پری بھول سنکر تعجب کئی
وہ کیا بات ایسی ہووینگی کہی

غرض اُن یہ کہکے وہان سے اوٹہا
پری کے پدر کا لیا ہات جا

کہا لکھہ دیو ایک خط تم مجھے
نشانیان کرا لاؤ تم سارون کے

غرض لکھنے پر سارے رضی ہوے
منگا کر قلمدان کاغذ لکھے

سلیمان نبیؑ کو وہ لے درمیان
لکھے ہینگے کاغذ بمہر و نشان

خیال انکو نرگس پری کا تھا
وہ سمجھے کہ کچھ خیر ہے مانگتا

نشانیان کے تئین کردئے وہ تمام
نشانیان جو سب کر چکے خاص و عام

پری کے پدر اور مادر کے تئین
کہا آؤ نزدیک کہتا ہون مین

پھر پری کے پدر کا وہ پکڑا ہے دست
پھر وہ چھین ڈال ہاتھہ کو نیک بخت

پری کے وہ مان کا پکڑلے ہے ہات
لگا اُن سے کہنے کو اسطرح بات

کہا تم میرے مان ہو یہ میرے باپ
سنے جی جو مین بولتا ہون سو آپ

وہ جو نرگس پری کا کیا تہا سخن
وہ سن سن کے سند ہو گئے سبھی مرد و زن

گئے وقت کے بعد پھر یہ کہا
کہ اب فائدہ ناخوشی کا ہے کیا

تمہارے پیسے کا غذ لیا مین لکھا
نہین تو مجھے کہا دُیا دیو چلا
سمن کا پھر اُن سارا قصہ کہا
پڑی اوسکو اُمید ہیگا...... دیا
غرض ابتو جو کچھ ہُوا..سو.... ہُوا
وہ لاچاری سے ساری راضی ہوئے
تب عاقل نے مصری کو جلدی منگا
تب عاقل کے تئین سارے کہنے لگے
کوئی چیز منگتا ہے ہم سمجھے تھے
تب عاقل نے پھر اُن سے کہنے لگا
تب عاقل کے تئین سارے کہنے لگی
پھر عاقل نے اُن سیتی رخصت ہُوا
پری سے تب عاقل نے کہنے لگا
پری اُسکی عاقل سے کہنے لگی
بلائے ہمارے تئین کیا سبب
تیرا نام لے ٹال دی اُن کے تئین
شروع تم کرو جب کہ دل چاہئے

سلیمان نبیؑ درمیان ہین کہا
نہین کام کردیو برائے خدا
پھر اُن بولا اوسکو رکھا پادشاہ
زبان اوس سے ہارا مین از ابتدا
خوشی سے کرو میرا تم مدعا
وہ ناخوش ہو کر بارے راضی ہوئے
وہ ماں باپ کے تئین کہلایا لے آ
کہ یہ بات ہمتو نہین سمجھے تھے
خیال اوسکا ہرگز نہین رکھتے تھے
کرو شادی کی تم طیاری کہا
کہ ہم سارے طیار ہین سب کہے..
پری دیوڑی مین ملی اُس سے آ...
میرے تئین بچایا خدا نے کہا
یہ جب آئے پوچھے ہین مجھ سے کبھی
کبھی ہو نہین لیکر تیرا نام تب
وگرنہ تو تھی سخت مشکل مین ہین
خبر ہمکو اوس روز کردا ئے ::

پری بولی شادی شروع اب کرو — تب عاقل نے بولا کہ مختار ہو
پھر عاقل نے رخصت پری سے ہوا — نظر بند کے پاس وہان سے گیا
سبھی جو کہ گذرا کہا ماجرا — نظر بند سنکر ہوا - کہا برا
کہا شاہ سمن سے کہیں پایا کہ نہین — تب عاقل کہا نہین ملا اوس سے ہین
نظر بند سمن کو بلاؤ کہا — سمن آکے جلدی سے حاضر ہوا
مخاطب سمن سے ہو شہ نے کہا — کہ اب آج تئین کو بچایا خدا
تب عاقل سے شہ نے کہو سب کہا — جو کچھ تم پہ روداد سارا ہوا
تب عاقل سمن سے یہ کہنے لگا — کہ معشوق صاحب کی ہوی اب روا
ایتے دن سے تہی قید مین وہ پڑے — مقید ہو کر طوق و زنجیر سے
اب آسان ہوی اوسکی مشکل برے — یہ سنکر سمن نے لگا ہے گلے
وہ عاقل کے اول گلے کو لگا — قدم پر نظر بند کے بعد از پڑا
کہا تم جو دونون کے صدقے ستی — میرا کام اب تو بنا ہے سبھی
نہین تو پریا کان تہا اور کان تہا ہین — نہ برآتی امید یہ میرے تئین
ذرا مجھکو امید ہرگز نہ تھی — تمہارے سبب سے ہوا یہ سبھی
سمن نے پھر عاقل سے کہنے لگا — کہا نرگس پری قید مین تھی کہا
کہا طوق و زنجیر مین تھی پڑی — خبر یہ میرے تئین نہین تھی ذری
یہ سن بات عاقل نے ہنسنے لگا — پھر اکر سمن کو جواب یہ ..... دیا

که هم عاشق ایسا نه دیکھے کہین — خبر جسکو معشوق کی کچھ نہین
که نا قید کی اوسکے تم کو خبر — رہائی کی اوسکے نه تم کو خبر
کرے جا کے محنت کوئی دوسرا — که معشوق خود کو ملے مفت آ
نه یه عشق هم دیکھے کہین درجہان — یه نادر تماشا ہین دیکھے یہان
نظر بند بھی یه سن کے ہنسنے لگا — پھر عاقل نے ہنسنے کے باتان کیا
گئے وقت بعد از سمن گھر گیا — نظر بند عاقل سے کہنے لگا
ہے کیا دیر سامان ہے سب تیار — کرا دیو شادی شروع ایکبار
تب عاقل نے یه شه سے کہنے لگا — نہین دیر ہے واقعی کچھ کہا
که جس دن کہینگی میرے پری — شروع ہوگی شادی اوسی دن ستی
که دوے طرف بھی نہین کچھ تیار — پری کی تھی میرے تئین انتظار
گئے روز اس طرح سے جب گئے — تب عاقل سے عرض آکے عامل کئے
سرانجام شادی کا ہے سب تیار — کوئی چیز کی اب نہین انتظار
یه عاقل نے سنکر بہت خوش ہوا — وه انعام سارون کو دلوا دیا
پری سے تی عاقل نے بولا ہے جا — شروع شادی کرتے ہو تم کب کہا
پری نے ہمین دیر کچھ نہین کہی — تمہارے سیتی دیر تھی سب یہی
ہے شادیکی بات وه تقرر کیا — اوسی روز سنجه مقرر کیا

در بیان سنجه نرگس پری و سمن شاهزاده شروع شادی

پری جا کے نرگس پری کے تئین ۔ بٹھائی ہے منجہ مہلا اوسکی تئین
پھر عاقل نظر بند سے جا کہا ۔ نظر بند یہہ سنکے چپ ہو رہا
تب عاقل سمن کو کہا ہے بلا ۔ کہ دولہن کو منجہ بٹھائے ہین جا
سمن اپنے مان باپ سے جا کہا ۔ بٹھائے سمن کو پہر منجہ لیجا
لگے خلعتان بٹنے سارون کے تئین ۔ کہ تورے بھی بٹنے لگے ہین ہین
بھی ہر روز ہونے لگا ناچ و رنگ ۔ لگا جشن ہونے وہان رنگ برنگ
نظر بند شادی مین آیا نہین ۔ مین بہار ہون بول وہ سب کے تئین
سوا اوسکے آتے تہے سب پادشاہ ۔ بہت دہوم سے بیاہ ہونے لگا
پری بھی بہت دہوم سے آئی ہے ۔ جو کچہ رسم مہندی تہا سو لائی ہے
شہر گشت کی جب کہ آئی ہے رات ۔ پری پھول بولی ہے عاقل کے سات
نظر بند جب تک نہین آئیے گا ۔ یہ جلوہ نہ ہرگز کیا جائیے گا
بہلا شادی مین آیا نین پادشاہ ۔ کیا جلوہ کے دن بھی نہین آئیگا
وہ آئے سوا جلوہ ہونیکا نین ۔ تیرے کان کے تئین تو کہولی ہو تمیز
تب عاقل پری سیتی کہنے لگا ۔ سوا اوسکے آئے نہو گا کہا
نظر بند کو جا کے سمجہاؤن گا ۔ پری نے پہر عاقل سے کہنے لگا
پھر عاقل پری سیتی رخصت لیا ۔ نظر بند کے پاس وہان سے گیا
پری جو کہی تھی سو شاہ سے کہا ۔ کہا فائدہ نین ہے اب پادشاہ

یہ سب کام تیرے طرف سے ہوا — نہ جانے سے تیرے اٹک جائے گا

کہ یہ کام تو چل کے دے انصرام — ثواب اوسکا اور دنیا مین نام

یہ بدنامی ہے گھر مین تو بیٹھنا — تو چل سب کو خوش کرکے پھر بادشاہ

غرض شاہ نے نیم راضی ہوا — تب عاقل سمن پاس وہان سے گیا

تمہین کیون تو بھی چلکے اب شہ کے تئین — کہ راضی کرو چلنے اوس مہ کے تئین

یہ سن کے سمن نے ہوا گھبرا — وہین پالکی ان نے اپنے منگا

وہ لوگان ستی اپنے تئین کو چھپا — نظربند کے گھر مین اترا ہے جا

گیا ہے خبر وہ جو پھر شہ کے تئین — بلاؤ کہا شاہ نے حسن کے دینا

گیا سو پڑا شاہ کے پاؤن پہ جا — کہا میرے خاطر سے ای بادشاہ

کہا میری مشکل کو آسان کرو — تمہین چلکے میرے پہ احسان کرو

یہ شادی تمہارے طرف سے ہوی — نہوتے تم یہ نہوتی ..... کبھی

سرافراز تم چل کے کرنا مجھے — یہ سن کر غرض شاہ راضی ہوے

سمن شہ سے سن کر بہت خوش ہوا — وہ پھر گھر کے تئین اپنے وہان سے گیا

تب عاقل کے تئین یون بھیجا ہے وین — کہ راضی ہوے شاہ آنے کے تئین

اور عاقل نے بھی سن کے یہ خوش ہوا — وہ پھر بادشاہ پاس گھر سے گیا

جو بیٹھا تھا تب فکر مین بادشاہ — تب یہ دیکھ عاقل نے شہ سے کہا

کہ کس فکر مین آپ ہین آج تو — کہ مت فکر مین اپنے دلکو رکھو

پھر عاقل کے تئیں پادشاہ نے کہے
پھر عاقل کو آنا سمن کا کہا
اوٹھ عاقل نے پھر وہاں سے باہر گیا
غرض شب ہوے دن گیا ہے گذر
شہر گشت کے تئیں جو دولہ چلا
لگے مشعلاں تھے بہت بے حساب
اناراں لگے چھوٹنے اور مہتاب
بڑے دھوم سے اور بڑے ٹھاٹ سے
کہ جب دو گھڑی پچھلی باقی تھی شب
جو کچھ رسم کرنے کے تھے سو کرے
پھر عاقل نے شہ پاس وہاں سے گیا
کہا شاہ طاوس میرا ... منگاؤ
تب عاقل نے بولا کہ ہے وہ تیار
بھی پوشاک شہ کا تب عاقل منگا
کہ جدید کپڑے پہنے ہیں سب پادشاہ
اوتھا دھوپ کو ہاتھ میں شہ لیا
تھی اوس روز لوگاں پہ شہ کی خوشی

طیاری کرو چلنے کی یہ میرے
سنجا نے سر کیا تب عاقل سنا
سواری کی شہ کی طیاری کیا
ہوا شمس باطل و تاباں قمر
بڑے دھوم سے گھوڑے اوپر چلا
چلا سوئے دلہن ہو دولہ شتاب
لگے بان چھٹنے کے تئیں بیحساب
خوشی خرمی اور ارمان سے
وہ دلہن کے گھر دولہ پونچا ہے تب
مگر ایک جلوے کو باقی رکھے
کہا شاہ کو چلئے ای پادشاہ
بھی موتیاں کی جھول اوسکے اوپر ڈلاؤ
منگایا ہے کپڑوں کے تئیں شہر یار
کہا پہنو جلد ییسے ای پادشاہ
وہ ہر چار قب ہے پنہایا ... منگا..
وہ بیٹھا ہے طاؤس پہ اپنے جا
گویا عید وہ ساروں اوپر ہوئی

غرض شاہ سب آ ہوئے ہین سوار
پری کے جو گھر پونچا ہے پادشاہ
کہ مردانہ ہے گھر کے اندر چلو
محل ہین جو گئے عاقل و پادشاہ
سبھی جن و انس اوسکو تعظیم دے
بڑے سمجھے ہین اوسکو یہان دیکھکر
پچہانیان سو اوسکو ہویان گہاریان
نظر بند تو یہ نہین ہے ..... مگر
یہ تو ہمکو سمجھاتے کے تئین
ہین اس وقت نہین کہہ سکون گی کہی

پری شان حشمت چلا ہے سوار
تب عاقل نظر بند کے تئین کہا
تمہاری ہی رہ دیکھتے ہین سب او
دیئے اوسکو تعظیم سب پادشاہ
ملاقات سب اس سے آکر گئے
چقو نہین سے اوسکو پریان دیکھکر
بلا پھول پری کو وہ کہنے لگیان
کہ زن ہیگی اس بہیس مین سربسر
پری ہنس کے بولی ہے ان سب سے وہین
ہاین اس وقت اپنے پرائے سبھی

در بیان جلوہ سمن شاہزادہ و نرگس پری

غرض وہان سے بیٹھا نظر بند آ
بھی طیاری جلوہ کی ہونے لگی
سمن کو پوچھائی پری پھول وین
سمن نے یہ پیغام سنکر کہا
میرے بھائی عاقل نظر بند کہا
پری سے کے بھجوائی دلہن کے تئین

سبھی پادشاہ بیٹھے ہین جا بجا
پری پھول دولہن کو لانے گئی
کیا سب رو برو لاؤن دولہن کتئین
ہے نامحرمان کوئی نہین سمجھگا
نہین پردہ کرنا ہے ان سو روا
وہ تب رسم جلوہ کئے ہینگے دین

کہ جب رسم سارا ہوا ہے ادا — لگے رونے تب لوگ واں غل مچا
لگے رونے دولہن کے لوگاں تمام — بڑے چھوٹے لوگ اور سبھی خاص و عام
دیئے منہ دکھائی سبھی بادشاہ — جواہر بھی پیسے و نقرہ طلا
وہ مقدور اپنے موافق دیئے — ہر ایک پادشاہ یہ تواضع کیے
بہت کچھ ہوا ہیگا وہ در حساب — وہ لکھنے ہیں آتا نہیں در کتاب
وہ پھر سارے مردوں کو رخصت کیے — نظر بند عاقل کو بیٹھو کہے
ہوئے روبرو ان کے سب پریاں — اونھوں کے تئیں دیکھکر خوش ہویاں
جو دیکھے نظر بند عاقل کے تئیں — زمیں پہ گریاں ہنگیاں غش کھا کوین
پری پھول چھڑکی ہے لاکر گلاب — جو ہشیار اُن کو کئی ہے شتاب
پریاں نے غرض اُن کو رخصت کیاں — وہ دولہن کے تئیں کو بھی رخصت کیاں
کہیں دولہا نے ایکبار دولہن کو چلا — وہ گویا ہے بلبل چمن کو چلا
نظر بند اپنے گیا گھر کے تئیں — گھرن کو گئے ہیں سبھی لوگ وین
غرض وہاں سے دولہ بنی اپنی لے — بہت شان سے گھر کو پہنچا ہے
وہاں رسم جا کر کئے ہیں ادا — سولائے چھپر کھٹ پہ دلہن کو لا
لے آدولی کو چھوڑے ہیں اوسجگا — سہر کر گئے ہیں پھر لوگ سب جابجا
سمن مستعد ہو کے تب اختیار — چلا ہیگا وہ پر سر کاروبار
یہ حالت کے تئیں دیکھ نرگس پری — بہت اپنے دل میں ہوئی گھابری

سمن جا کے دولہن سے لٹ پٹ ہوا — وہ دونوں میں اوس وقت جھٹ پٹ ہوا

بھی دولہ نے دولہن کا شلوار بند — لگا کھول پانے کتئیں کو آنند

وہ انندہ ہوتی کے تئیں کو سمن — کیا چھید الماس سے بے سخن

ہوا لعل وہ لولوئے بے بہا — جو کچھ ہوتی تھی مستوری اوسے جگا

پریاں جا بجا سیتی تھی جھانکتیاں — یہ حالت کے تئیں دیکھ کر خوش ہوئیاں

بھی دولہ نے وہاں سیتی باہر گیا — وہ جلدی سے حمام کو گر لیا

یہاں لوگ دولہن کے پاس آئے ہیں — برا حال دولہن کا وہ پائے ہیں

دیکھے سب پھٹا ہیگا اوس کا لباس — سبھی ٹوٹا زیور پڑا آس پاس

یہ حالت کے تئیں دیکھ کر سب پریاں — بھی دولہن کے تئیں کو اٹھا لیگیاں

رسومات سارے لئے آئے بجا — نہلائے ہیں دولہن کے تئیں جلد لا

یہیں اور ما نباپ کو یہ خبر — وہ بھیجوائے ہیں بول کر جلد تر

سنے جب کہ سب اقربا یہ خبر — پنجیری وغیرہ بنا سر بسر

سبھی جا بجا پھر وہ بٹوائے ہیں — نظر بند عاقل کو بھیجوائی ہیں

پنھائے ہیں دولہ دولہن کو پھول — وہ دولہن نہایت ہوئی تھی ملول

سمن پھر نہایت خوشی بے حساب — ہوا اپنے مقصد سے وہ کامیاب

بڑی شان و شوکت سے چوتھی ہوئی — دولہن اپنے ما نباپ کے گھر گئی

نظر بند سو اسب گئے پادشاہ — کہ جب رسم یہ بھی ہوا ہے ادا

کہ جب پائی یہ شادی ہے انصرام — مراد آئی ہے تب سمن کی تمام

خوشی خرمی سے وہ رہنے ... لگا — خوشی سے ہر اک دن گذرنے لگا

دربیان رسانیدن خبر ہرکارہ بعاقل از آمدن پدر و مادر .... او

خبر آکے ہرکارے اسدم کئے — وہ عاقل کو اس طرح کہنے لگے

کہ نکلا ہے موگریاں کا پادشاہ — اور آیا ہے وہ روم کی لیکے راہ

یہ عاقل نے سن کر بہت خوش ہوا — بہت انکو انعام دے خوش کیا

یہ رہ داری کے بیٹھ کر خط لکھا — وہ سب روم کے تئیں روانہ کیا

کہ آتا ہے موگریاں کا پادشاہ — دیو انکو درکار جو ہے لکھا

یہ تاکید عمالون کے تئیں کیا — ضیافت ہر اک جا کرے جو لکھا

وہ پھر باپ کو ایک عرضی لکھا — دے ہرکارے کے ہاتھ بھجوا دیا

پھر عاقل خبر کو یہ مخفی .... رکھا — وہ ظاہر کسی کے تئیں نہیں کیا

نظر بند کے پاس وہاں سے گیا — پدر کی وہ آمد کو بولا ہے جا

وہاں سے وہ اپنے مکان پر گیا — پدر کے خبر کی تفحص کیا

بھی خط اوسکو انچل پہ آنے لگے — جواب اوسکا عاقل نے لکھنے لگے

اسی طرح سے جب گئے دن کئے — خبر آکے ہرکارے یک دن کہے

کہ مسعود شاہ یہاں سے نزدیک آ — یک ہفتہ کے دہ پر ہے اوپادشاہ

یہ عاقل نے سن کر بہت خوش ہوا — منگا انکو انعام دلوا دیا

پری پاس جب دو پہر کو گیا / خبر اوس سے مانباپ کی وہ کہا
پری سن کے یہ خوش ہوی ہے خبر / گیا وہان سے شہ پاس یہ خوش خبر
خبر شاہ سے بھی کیا ہے وہ جا / نظر بند سن کر بہت خوش ہوا
نظر بند عاقل کے تئین کو کہا / کہ جانا تمہین خوب ہے پیشوا
تب عاقل نے یہ شہ سے کہنے لگا / قدم آپ کے چھوڑ نین جاؤن گا
پھر عاقل نے دربار وہانسے گیا / کسی پر یہ ظاہر خبر نین کیا
پری اور نظر بند کے یہ ہوا / کسی کو خبر یہ سنایا نتھا
سو پھر خط پہ خط آنے کے تئین لکھے / تب عاقل بہت خوش ہوا دیکھکے
پھر ہرکارہ آکر خبر یہ دیا / کہ سہ روز کی رہ پہ اُترے ہین آ
جب اُترے ہین یک روز کی رہ پہ آ / یہ عاقل نے سنکر بہت خوش ہوا
پری سیتی بولا ہے اول وہ جا / قریب آئے مانباب میرے کہا
مین کل پیشوا اُن کے تو جاؤنگا / پری نے مبارک ہے سنکر کہا
نظر بند کے پاس وہانسے گیا / وہین ماجرا شاہ سے بھی کہا
کہا پچھلی مین رات سے جاؤنگا / اُنہین کے مین ہمراہ ہو آونگا
ہووی حکم تا اہل کارون کو مین / کہون پیشوا جائین اوس شہ کتئین
نظر بند عاقل کے تئین تب کہا / کہ پونچاؤ پیغام تم سب کو جا
سمن اور اوس کے پدر کو کہو / تمہین پیشوا جاکے اوس شہ کو لیو

میری طرف سے تم یہ سارا پیغام
کہ پہنچا دو سب کے تئیں تم سلام

پھر عاقل نے دربار و ... شہ
بڑا پیچ ... ادون کے تئیں کو کہا

کہ شہ کے طرف سے کہو سب جا
کہ آتا ہے موگریال کا پادشاہ

سب ارکان دولت سبھی اہلکار
یہ سب پیشوا جاؤ ہل ایکبار

بڑی شان و عزت سے اس سے ملو
بڑا ہے شہنشاہ سب کو کہو

یساول کو عاقل بلا کر کہا
سمن اور پادر کو کہو اسکے جا

کہ مسعود شاہ موگریال کا
وہ اترا ہے ایک روز کی رہ پہ آ

تمہیں صبح تیار ہو جلد جا
شہنشاہ کے تم بنو پیشوا

سبھوں کو یہ پیغام بھجوا دیا
بلا بیچ بخشی کے تئیں کو کہا

جلوس اور سب فوج کر کر تیار
سب حاضر رکھو پچھلے شب سے سوار

کہ آتا ہے موگریال کا پادشاہ
کیا حکم شہ جاؤ سب پیشوا

پدر کے تئیں ایک عرضی لکھا
غلام صبح کو آ قدم دیکھے گا

قدم دیکھنے کا ہوں امیدوار
بہت جان و دل ہے میرا بیقرار

یہ عرضی کے تئیں کو روانہ کیا
خوشی سے یہہ دل میں سمایا تھا

بھی تسلیم و آداب ماں کو لکھا
پدر کو لکھا جیسا مضمون تھا

پری پاس پہر سپہر کو گیا
پری دیکھ عاقل کو خوش ہو کہا

جو اس کے تئیں ... تو اب تبھی
تب عاقل کہا بس میرے تئیں یہی

غرض وہاں سیتی اُس نے رخصت ہوا
وہ شہ پاس جا شب کے تئیں سو رہا

کہا سوتے وقت یہ سہیلیاں کے تئیں
اُٹھا دیو مجھے سہ پہر شب سے وین

خوشی سے اوسے نیند آئی بہت
غرض سوتا جگتا پڑا تھا وہیں

ہوا وقت جب سہ پہر رات کا
سہیلیاں اٹھایاں اوسے جلد جا

تب عاقل نے جگتا بچھونے پہ تھا
بڑی ایک خوشی سے وہ ہشیار ہُوا

سو مُنھ ہات دھویا وہ پانی منگا
پہن کپڑے جلدی سے فارغ ہُوا

وہ معمولی جامے کو پہنا منگا
وہی پگڑی اپنے وہ سر پر رکھا

وہ باھر جو آ دیکھا کیا ہے تمام
لئے پہنے پوشاک سب خاص و عام

سواریاں پہ اپنے سوار ہیں تمام
موافق مراتب کے با احترام

کوئی ہاتھی پر کوئی ... بر پالکی
کوئی گھوڑے پر کوئی ... بر نالکی

جلوس اور فوج نظر بند اودھر
کھڑے تھے تیار ہو مُتکل نذر

در بیان رفتن عاقل برائے استقبال پدر و مادر خود بشوکت تمام

یہ عاقل نے سب دیکھکر خوش ہُوا
منگا اپنے گھوڑے کے تئیں کو چڑھا

کسیکو بھی ھرگز نہیں تھی خبر
کہ عاقل کا مسعود شہ ہے پدر

وہ سمجھے تھے کوئی اور ہے بادشاہ
گمان اوسکا ہرگز کسی کو نتھا

تب عاقل نے یک آدمی کو کہا
سمن اور پدر کو بُلا لاؤ جب

کہ تیار ہو سب گئے ... پیشوا
بہت جلد صاحب بھی آؤ کہا

بہت جلدی سے دوڑتا وہ گیا ۔ جو نکلا تھا وہ آنے کو پادشاہ

تب یہ آدمی رہ ہین بولے ہین آ ۔ وہ بولے کہ آتا ہو نہین بول جا

جو عاقل کہڑا اوسکا تھا انتظار ۔ اور وہ بھی نمودار ہوا ایکبار

تب اوسوقت مین دو گہڑی رات آتھی ۔ چلے ہین غرض مل کے وہان سے سبھی

صبح جبکہ جنگل مین ہونے لگی ۔ عجب اک سمایا ہوا اُس گہڑی

سبھی زرق اور برق کا تھا لباس ۔ ایک عاقل کا تھا ان مین سادہ لباس

غرض وہان ستی جبکہ چلنے لگے ۔ خوشی سے وہ طے راہ کرنے لگے

کہ جب دو گہڑی دن چڑہا اوس جگا ۔ بہت دور سے اک ڈولا را دِسا

نمودار ہوی پہر وہان سیتی فوج ۔ دسی فوج گویا وہ دریاے موج

ہراول جو نزدیک جب آچکا ۔ نمودار تب شہ کا ہاتھی ہوا

سو سا ہاتی پر تخت ہیکا دھرا ۔ ہے اوسپر کیا شاہ مسعود جا

ہوا ہے تب عاقل نے بے اختیار ۔ چلایا ہے گھوڑے کے تئین ایکبار

تب عاقل نے جب سب کے آگے ہوا ۔ شہنشاہ کے لوگان پہچانیو کیا

وہ عاقل ہے شہزادہ جو گم ہوا ۔ خوشی ہوی ہے لوگون پہ پہر ہا گیا

سمجھ اوسکو شہزادہ اپنا یقین ۔ گئے عرض مسعود شہ کے تئین

سبھی لوگ دوڑے ہین بے اختیار ۔ سب اُترے سوار یون سیتی ایکبار

کوئی گھوڑے سے پالکی سے کوئی ۔ کوئی ہاتھی سے پالکی سے کوئی

اترنے کی فرصت نتھی ان کے تئین
گرے اپنے کے تئین لئے بر زمین

گرے ہین قدم پر سب عاقل کے آ
پڑا ایک رونیکا وہان غل مچا

شہنشاہ بھی بیٹے کا رخ باندکر
وہ آیا ہے بیٹا جدہر تھا ادہر

ہجوم خلائق ہوا اُس ... جگا
سبھی گھیر عاقل کے تئین کو لیا

بڑی دہوم اور ایک بڑی غل مچی
وہ لکھنے مین ہرگز نہ آوے کبھی

دربیان ملاقات کردن مسعود شاہ پسر خود

جو بیٹے کے نزدیک آیا ہے شاہ
بہت روکے تب غل مچایا ہے شاہ

وہ ہاتی سے اُترا ہے روتا ہوا
اور آنسو سے مونھہ اپنا دہوتا ہوا

چلا جلد شاہ ہوکے بے اختیار
گیا جان کہ عاقل تھا وہان ایکبار

گرا بیٹے پر ہوکے وہ بیقرار
ہے اڑلاکے رونے لگا زار زار

گرا باپ کے پاؤن پر وہ پسر
لگا رونے کو پاؤن پر ہمنہ ... رگڑ

عجب ہوئی ہے اوسوقت مین ایک دہوم
پڑا خلق کا ایک ہوا ہے ہجوم

کہا ہیگا عاقل ستی پادشاہ
بہلا بیٹا چھوڑ ہمکو تم ...... گم ... ہوا

اگر اب بھی تیری نپاتے خبر
نہین جیتے ایک سال ہم جاتے مر

یہ باتون کے تئین کرکے روتا تھا شاہ
اور آنسو سے مُنھہ اپنا دہوتا تھا شاہ

نظر بندکے لوگ یہ دیکھکر
عجب ہو رہین ہینگی وہ سر بسر

وہ آپسمین ہین سب لگے پوچھنے
یہ کیا ہے تماشا عجب سا کہے

که یه فوج آئی تهی جو ایک بار — ملی هو گئی کیون خاکمین خاکسار
هو سب جمع یه فوج آئی جو ... تهی — یه کیون خاکمین مل گئی هے سبهی
شهنشاه اترا هے هاتهی سے کیا — سو ایک غل عجائب اودهر کیا مچا
سمن اور پدر اوسکے حیران هو — لگی پوچهنے وه پریشان هو
یکایک یه کیا دهوم سی مچ گئی تهی — که جاتا رها کیا اودهر کا کوئی
غرض مسئله کس سے نهین حل هوا — وه لشکر کو سارے تعجب هوا
سمن یه پکارا هو تب کها براه — یه عاقل کو پوچهو برائے خدا
که شاید یه معلوم هو گا اوسے — تب عاقل کو دهونڈنے کے تئین کو لگے
سبهی دهونڈهتے لشکر مین عاقل کتئین — غرض اوسکا پتا نه پائے کهین
یه اور اُن په حیرت زیاده هوے — غرض تهک گئے سارے کهڑے تهے سو وے
معمه یه کس سے بهی نهین حل هوا — کهڑی ساری تهی فوج اپنی جگا
که مسعود شه کا سنو یهانسے حال — وه آپس مین جسدم ملے نونهال
جو پیری تهی اوسوقت مین شاه پر — وه چاها که بیٹهے زمین کے اوپر
وزیران جو اوسوقت نزدیک تهے — بچهونا بچهاتے هین لا جلدی سے
وه بیٹها هے اوسوقت مین پادشاه — بهی بیٹے کے تئین کو بٹهایا بُلا
هوا بیٹے کا غم یه پیری مین جو — بهت مبتلا هے غم مین سو او
پهر اوس وقت مین شاه عالم نواز — دوگانه پڑا هے بچها جانماز ٭

دوگانہ وہ حق کا سے لے آیا بجا
شہ بیٹھا ہے تب بیٹے کے پاس آ

غرض جب کہ بیٹھے پدر اور پسر
تب عاقل کہا ہے شہ بحر و بر

کہین لوگ اُمیدوار اب تمام
نذر دینے کے تئین کہڑی خاص و عام

یہ سُن شہ کہا اونکو لاؤ ... بلا
وہ پھر خیمہ برپا کرا دیو کہا

سکئے غرض یہ سب وزیرون نے آ
شہنشہ کے خدمت ہین ای بادشاہ

محل مین بُلاتے ہین شہزادے کو
وہ رو ضعف کہاتے ہین بیہوش ہو

کہا شاہ کہینچ سراچون کے تئین
لجا کر اوتارو سواریون کے تئین

تب عاقل کا لے نام شہ نے کہا
کہ جلدی اوتارو تمہین مان کو جا

تمہارے لئے ہے بہت بیقرار
تمہین جا کے مل آؤ اب ایکبار

سراچون کو کہینچا اُول تمام
سواریان اتارو کرا اہتمام

پدر سے یہ عاقل نے سنکر اُٹہا
پہٹا اُوس کا جامہ تہا سب جا بجا

تب اون جا کے جلدی سی کرا اہتمام
سراچی کہڑا کرکے وہ نیک نام

وہ وہان کے سواری کنے نین گیا
سبب کیا کہ رو وین گے او بلبلا

اور آواز بہی او سنا یا نہین
سراچی کہڑا کرنے آیا او وین

غرض جب سراچی کہڑی رہ چکی
سواریان تب اندر اترنے لگی

سواریان سبہی سارے مغلانیان
ڈریان باہر آکر سبے دائیان

سبہی گہیریان عاقل کے تئین آن کر
لگی بلبلانے کے تئین مان اور پہر

نچھیاں نو چھوڑتیاں سب یہ عاقل کتئین | لگیاں غل مچاکر یہ رونے کیستئین

دربیان ملاقات کردن عاقل از مادر خود و روانہ شدن شاہ

تب عاقل نے اپنے کے تئین کو چھوڑا | وہان پاس اپنے گیا...... دوڑتا
یہ سب بھی چلیان دوڑتیان اوس جگا | کہ جان مان ستی بیٹا ملنے گیا
قدم پر گرا مان کے بیٹے نے جا | غرض دو نو غلطان ہوے اوس جگا
لگی رونے کو اس طرح وہ پکار | کہ جس طرح سے روئے ابر بہار
وہان بھی بہت غل ہوا اور دہوم | سبھی عورتان کا ہوا وہان ہجوم
کہ اس طرح سے دہوم اوسجا مچی | وہ آوازہ باہر تنگ آنے ... لگی
وزیران کو شہ نے بلا کر کہا | محل مین تمہین بول بھیجو ذرا
یہ شادی کا رونا ہے غم کا نہین | کہ تم شکر بھیجو خدا کا یقین
یہ رونا مناسب نہین ہے تمہین | ہے اب شکر اللہ کا لازم ہمین
سبھی لوگ اپنے پرائے تمام | یہ آواز سنتے ہین سب خاص و عام
کرو منع انکے تئین جلد جا | یہ سنکر وزیران کہے جلد آ
یہ سنکر غرض وہان کا رونا... دبا | تو مان نے بجا لائے شکر خدا
بلا لاؤ بیٹے کو شہ نے کہا | محل مین صیلان بلائے ہین جا
ہوئے حکم تو جاؤن عاقل کہا | یہ سنکر لگی کہنے رو رو کے ما
کہ پنج سال کے بعد تو نے بلا | اور اس وقت بھی کہتا ہے جاؤن گا

لگائی گلے اوسکو یہ بول ... کر
خدایا تو مطلب انہون کا دیا
غرض بیٹے کے ہاتھ کی تئین پکڑ
وہ دیوڑی مین آ اوسکو رخصت کئی
دیکھے جامہ اوسکا سبھی پہٹ گیا
کہا ایک خلعت ہماری منگا
وزیران شہنشہ سے جب یہ سُنے
کئے حکم اس طرح سے پادشاہ
دیئو جلدی سے خاصی خلعت لے آ
وہ کپڑون کا سارا ایکڑ آسرا
سبھی گرد کو پونچ کر وہ تمام
بھی دستار شہ زادی نے باندھکر
سمن اور نظر بند کے لوگ سب
لگی اُون کے لوگون سے وہ پوچھنے
دئے شاہ کیون سرفرازی اوسے
یہ ہے شاہ مسعود کا نور عین
اوسے عمر مین ایک بیٹا... ہوا

دعا دے وہ ماتان اوٹھا سر بسر
بحق نبی سُن میری یہ دعا
اوٹھی وہان ستی مان نے اللہ کر
جو باہر وزیران کھڑے تھے سبھی
وزیر ایک جا شاہ کے تئین کہا
پہنا کر لے آؤ اوسے اس جگا
بلا دارو غے کیتئین کو کہے
کہ شہزادے کو دیو خلعت لے آ
یہ دارو غہ سُن دوڑ لایا ہے جا
نیکالے ہین جامہ وہ شہزادیکا
پہنائے ہین خلعت کو با احترام
چلا شہ کے مجرا کو وہ شیر نر
اوسے دیکھ حیران ہوئے سارے تب
پہنائے ہین کیون شاہ خلعت اوسے
تب وہ لوگ اون ستی کہنے لگے
کہ شاہ اوسکے غم سے یہ چھوڑا تھا چیز
کہ پنج سال ستی تو وہ غیب تھا

بلایا ہے سب آپ پدر [illegible] پسر — خوشی ہیگا کرتا شہے [illegible]
تب عاقل نے مجبر اکیا شہ کو آ — سرو اُٹھایا دستہ و سب کیئی اوٹھا
جو تعظیم دے اوسکو بیٹھے ہین سب — یکایک کھلی چشم سارون کی تب
سمن اور لوگان سب حیران ہوے — سبھی اپنے دل مین پشیمان ہوے
بہت پھر تو انفر و حیرت ہوا — عجب انکے تئین یو تماشا دسا
شہنشاہ بیٹے کے تئین کو بلا — لیا پیار سے لی گلے کو ... لگا
کہا کیون جواہر نہین تیری تئین — یہ میرا جواہر سلے ہند اوسکے تئین
یہ بولا سو اپنا جواہر اوتار — دیا ہیگا بیٹے کے تئین ایکبار
تب عاقل نے یہ عرض کرنے لگا — مجھے اور دیو جواہر منگتا ہے
مبارک جواہر یہ حضرت کو ہو — مجھے اور دوسرا ... منگتا ..... دیکھ
تب اُن بولا یہ سارا تیرا ہے مال — رکھا تھا تیرے واسطے مین سنبھال
جواہر وہ تب اپنا خاصہ تمام — پہنایا ہے بیٹے کو با احترام
تب عاقل نے جلدی ستی پھر اُٹھا — پدر کو وہ آداب لایا بجا
بھی خوش ہو کر اوسکو بلایا اوسے — قریب اپنے بلوا بٹھایا اوسے
کہا تو نے [illegible] تئین بہت دکھ دیا — کبھی خیریت کی خبر نین لکھا
تو شہنشاہ کہ آگے ایک خط لکھا — وہی خط میرا جان اب تک رکھا
[illegible] نہین — ذرا دیکھ تو میری حالت کے تئین

وہ شہ بیٹے سے اپنے باتاں کیا
سبھی اہل دربار رونے لگے
ای عاقل تو اب اپنے مان پاس جا
تب عاقل نے یہ شہ سے کہنے لگا
پہر اوسمین نظر بند کے طرف سے
گئے خوان جو اوسکے لائے ہین وہ
سے ہے پہر تورے آئے ہین شہ واسطے
شہنشاہ اسطور کہنے لگے
تصدق انہون کو لیجاؤ کہا
پہر عاقل کے تئین کو کہا پادشاہ
تب عاقل نے تسلیم کرکر اوٹھا
تب عاقل نے ہے راہ چلنے لگا
کہا مین چہپایا تہا اول سب تجہے
یہ اشراف دستا ہے ای بہائیجان
سمن بعد ازین اوس کے ہنسنے لگا
ذرا تو دکھائی دیا نہین.... کبھی
تب عاقل جواب اوسکا کچہہ نہین دیا

ابھی رو رہا ہے یہ بولکر بادشاہ
گئے وقت کے بعد شہنے کہے
وہان جاکے اوس سات کہانیکو کہا
ای حضرت یہی میرے دلہن بھی تھا
جو صدقے لے آئے ہین شہ واسطے
اور ہاتی اور گہوڑے اوتارے ہین وہ
یہ پہر عرض مسعود شہ سے گئے
منگا لیو تم تورے اب کہانے کے
فقیرون کے تئین کو دلاؤ کہا
کہ تو کہانیکو جاکے مان پاس کہا
سمن نے بھی عاقل برابر اوٹھا
سمن دوڑتا آکے گلے.... لگا
نظر بند کو بولا تیرے طرف سے
مین شہ سیتی بولا ہون ای مہربان
رکھا تھا سب کیا تو خود کو چہپا
تعجب وہ اس بات سے ہین سبھی
یہ سنکر وہ تھوڑا سا ہنس چپ رہا

نظر بند کے پھر وزیران سب آ
ادب سے تئین عاقل کو بولے تب آ

کہ ہم تو رسے پہونچا ہے ہین شہ کو جا
اُتارے ہین شہ پر تصدق بھی لا

مودب تھے اوس دن وہ سارے وزیر
سب حیران ہوئے دیکھ کر یہ اسیر

وہ آپس مین اس طرح کہنے لگے
مدمغ جو تہا وہ اوسی بات سے

غرور اوسکو شاہی کا تھا بالیقین
یہی بات ہوی سب کے تئین دلنشین

ادب سے وہ عاقل سے آکر کہے
جو کچھ پوچھنا تھا سو پوچھے اوسے

اور ہمیش کی طور اُنکی نہ تھی
وہ بات اپنے بند کر کھڑی تھے سبھی

جو کہنا سو عاقل نے اونکو کہا
بھی وہان سے زنانہ طرف وہ گیا

غرض اوسکے سارے ملے آ وزیر
لگے رونے دیکھ اوسکے تئین کو امیر

وزیر اوس کے بچپن کا جو تھا قدیم
اور وہ شاہ مسعود کا تھا ندیم

گلے لگ گیا اوس نے جلدی سے آ
وہ شہزادہ کو اس طرح سے کہا

کہا واہ واہ تم نے خوب بھاگ جا
ہمین خوب تمنے ستائے کہا

لگا رونے یہ کہکے تب زار زار
اوسے دیکھ عاقل ہوا اشک بار

پھر آہستہ وہ کانمین یہ کہا
پری تمنے پیدا کئے ہون سنا

تب عاقل نے یون اوسکو ہنسکے کہا
مین گھر جاکے تجھکو کہون ماجرا

غرض وہان سے عاقل محلمین گیا
تو وہان بیٹے کے آئی تھی پیشوا

وہ جلدی سے بیٹے کے گلے لگی
بہت زار زار ہوکے رونے لگی

وہ پھر بعد بیٹھے کے تئیں لے چلی | ہجوم عورتاں وہاں گئے تھے سبھی
نظر بند کے پھر وزیران تمام | تصدق بھی بھیجے وہ خاصہ طعام
طرف سے نظر بند کے کہہ سلام | کہے ہم سبھی ہینگے حاضر غلام
وہ کھانے کے تئیں شاہزادی لئی | تصدق تمہیں لے بٹاؤ کہی
تب عاقل نے یہ ماں سیتی کہنے لگا | گئے حکم میرے کے تئیں پادشاہ
مین جا آپ کے پاس کھاؤں طعام | اب اس واسطے ہیگا حاضر غلام
کہ حضرت نے جلدی سے کھانیکو کہا | سواریاں سے ہو کے چلے جی کہا
سبھی آدمی جانور ہیں تھکے | وہ گھر جا کے آرام پاویں برے
یہ سن شاہزادی نے کھانا منگا | کھلانے لگی ہے وہ بیٹے کو ما
نوالہ بنا ہات سے وہ تمام | خوشی سے پسر کو کھلائی طعام
جب عاقل نے کھانیکے تئیں کھا چکا | تب اوسوقت مین کھانا کھائی ہے ما
دئی بعد سب عورتاں کو بٹھا | وہ کھانیکو کھالیو جلدی کہا
تب عاقل ستی ماں نے کہنے لگی | کہا تو اپنی نسبت کیا ہے کہیں
بولایا ہمیں جلدی تو کیا سبب | میرے سیتی کہہ حال تو اپنا سب
تب عاقل نے اس طور کہنے لگا | مین گھر جا کے سارا کہوں ماجرا
یہ قصہ تو میرا ہے طول وطویل | نہیں وقت ہے اب تو کرنیکو ڈھیل
تب عاقل نے یہ ماں سے کہنے لگا | ہوئی حکم تو دیوں سواریاں لگا

که میرے تئین بھی دیو اب رضا
مین سب بندوبست اپنو کرتا ہون جا
وہ بیٹے نے مادر کو تسلیم کر
وزیرون سے یہ جا کے کہنے لگا
یہ کہکر گیا ہے وہ نزد پدر
شہنشہ سے اس طرح کہنے لگا
چلو گھر کے تئین مرضی ہو تو اگر
تب عاقل کہا مرضی جو آپ کی
یہ سن شہ کہا اب سواری تیار
تب عاقل نے کہنے لگا از پدر
سبھی حکم پہونچا وہ لشکر کو جا
تہ و بالا لشکر ہوا سب تمام
مہاوت شہنشہ کا ہاتی لے آ
تب عاقل کہا حکم ہو تو مین جا
تب عاقل کو شہ نے دیا ہے رضا
وہ دیکھا تو ہین سب سواریان تیار
پھر عاقل نے سیدہا محل مین گیا

سوار آپ کے تئین کرونگا مین جا
دئی مان نے بیٹے کے تئین تب رضا
بھی باہر خوشی سے گیا جلد تر
زنانے سواریان لگا دیو آ
ہے بیٹھا ادب سات تسلیم کر
تھکے ماندے سب لوگ ہین اسجگا
یہ مسعود شہ نے کہا از پسر
مین تابع ہون مرضی جو ماں باپ کی
کرو نوبت کوچ کو ایک بار
چلو گھر کے تئین ای شہ بحر و بر
یہ سن لوگ دوڑے ہین سب جابجا
تہیا سفر کا کئے خاص و عام
حضور معلی مین حاضر کیا
زنانے سواریان چلاؤن کہا
شہنشہ کے بر حکم عاقل کیا
کھڑے ہین سب عاقل کے در انتظار
اور اس طرح سے ماں سے کہنے لگا

ای حضرت سب ہینگے سواریان تیار
سُن عاقل کی یہ بات اوٹھی اکبار
زنانہ ہوا بعد ازین سب سوار
وہان سے تب عاقل نے باہر گیا
کہا آو تم سب زنانے کے سات
پدر اوسکے بیٹھا تھا در انتظار
زنانے سواریان روانہ ہووے
بھی بیٹھے سیتی باپ کہنے لگا
پدر سے تب عاقل بولا ہے وین
شہنشاہ تب اس طرح سے کہے
مین تیرے خواصے مین اب بیٹھکر
تب عاقل نے بند ہاتھ کہنے لگا
پدر نے پھر عاقل کو کہنے .... لگا

چلو آپ چنڈول مین جا ہو سوار
وہ چنڈول پر جا ہوی ہے سوار
اوٹھائے سواریان کو آکر کہار
تعینات لوگون کیتئین کو کیا
گیا باپ کے پاس وہ نیک ذات
اوسے دیکھ پوچھا شہ نامدار
کہا شہ سے اون ہان روانہ ہووے
کہ تیری سواری کو کیا ہے کہا
ہے گھوڑا سواریکو اب تیرے تئین
عماری مین آ بیٹھ تو اب تیرے
اوڑاتا ہون لے مورچل تیرے پر
نہین میرا مقدور ای پادشاہ
کہ میرے خواصے مین تو بیٹھ آ

دربیان سوار شدن مسعود شاہ بر فیل و ہمراہ نشانیدن عاقل پسر خود را و داخل شدن در بصرہ و تعجب کردن خلق از حال عاقل

مہاوت نے ہاتی بٹھا یا لے آ
اور عاقل نے بیٹھا خواصے مین جا

سوار اوسکے اوپر شہنشہ ہوا
لگا مورچل کرنے بر بادشاہ

بڑی شان سیتی سواری چلی
سہ شاہو نکا لشکر ملا ایک جا
قیاس اس سے کرلیو تم اب تمام
غرض اس طرح سے چلا پادشاہ
کہ یہ سارنی جائیگی جس جگا
وہ پہلے ستی کہہ چکا تھا اونہین
کہ وہ سارنی سب کے آگے ہووے
غرض شہر مین جب سواری گئی
تماشا لگے لوگ سب دیکھنے
جو عاقل محل تھا مقرر کیا
شہنشاہ تب جاکے اوترا وہان
مہیا تھا اسباب سب اوس جگا
صحن مین چمن حوض تھے جا بجا
ہے پھر حکم عاقل نے شہ سے لیا
دیکھا مان اترتی ہے اوسوقت پر
وہ جلدی سے مان کو اوتارا ہے جا
دیکھے گھر ہے چھوٹا یہ ہے دل لگن

وہ لکھنے مین ہرگز نہ آوے کبھی
لکھے پھر زیادہ قلم اوس سے کیا
کہ کیا ہوویگا دھوم اور اژدحام
تب عاقل نے اک آدمی سے کہا
وہان خاصہ ہاتی چلے شاہ کا
کہا آدمی سارنیوالون سین
سبھی اہل لشکر چلے پیٹ سے
عجب طرح کی دھوم وہان یک پڑی
لگے دیکھنے سارے چھوٹے بڑے
چلی سارنی شہ کو لے اوسجگا
مقرر کیا تھا جو عاقل مکان
وچھوتا تو گھر تھا مگر خوش نما
بہت خوب تھی جا بہت دل فزا
وہ پھر مان سے ملنے محل مین گیا
گیا ہیگا جلدی ہی اونہین دوڑ کر
بھی ہمراہ مان کے وہ گھر مین گیا
کہ ہے صحن مین حوض بھی اور چمن

اور اسباب ضروری ہے سب اوسکا
اوتر کر پھر آیان ہین سب عورتان
پھر عاقل کو مان نے گلے سے لگا
کہی مان نے پھر تو سنایا ہمین
اب ہر دم مین کرتی ہون شکر خدا
جو پھر حکم عاقل نے مان سے لیا
دیکھا شہ کے پاس بیٹھے لوگان تمام
اور عاقل بھی بیٹھا ہے شہ پاس جا
کئی وقت کے بعد پھر پادشاہ
منگا پاندانان دلایا تمام
تب عاقل نے یہ عرض شہ سے کیا
غرض شہ نے سن بیٹے کی بات وین
چلا بات مین دھوپ لے پادشاہ
زنانے کی دیوڑی پہ شہ نے گیا
گئے جو محلمین پدر اور پسر
وہ بیٹے طرف بات کو کھول دی
نہ تو باپ کے آگے وہ جا سکی

سو مان بیٹھی ہے کرکے شکر خدا
سبھی دیکھکر وہ مکان خوش ہویان
وہ رو رو کے اوسکے تئین دی دعا
بوڑھاپے مین یہ غم دکھایا ہمین
یہ دن بھی پھیر تئین دیکھایا خدا
پدر پاس جلدی سے باہر گیا
بہت خلق کا ہیگا وہان اژدہام
دئے اوسکو تعظیم شہ کے سوا
کہ سب لوگ کے تئین کو رخصت کیا
گھرون کے تئین گئے سبھی خاص و عام
اب حضرت محلمین چلے جی کہا
اوٹھا ہے محل مین وہ جانیکتیان :
اور عاقل بھی ہمراہ شہ کے ہوا
اوٹھائے ہین پردو نکو جوان نے آ
بہت خوش ہوے مان نے یہ دیکھکر
یہ بیٹے کو اوسوقت مشکل پڑی
خفا مان ہوی یہ کہ پیچھے رہی

جو دیکھا ہے یہ طور کو پادشاہ
کہ تیرے تئین کو بلاتی ہے ما
عاقل نے سن باپ سے وین چلا
بہت دن کے بعد از یہ دو نو کتین
وہ بیٹے کو اور مرد کو دیکھی جو
تب عورت کو مسعود شہ نے کہا
غرض سبھی شاہزادی شکر خدا
شہنشاہ مسند پہ بیٹھا ہے جا
ادہر مان ادہر باپ بیٹا ادہر
غرض سارے سبھی ہین شکر خدا
خدایا تو اونکی دیا سب مراد
بحق نبی او بآل نبی
شہنشاہ کئے وقت بعد از اٹھا
تب عاقل کو مان نے کہی ای پسر
یہ عاقل نے سن مان سے کہنے لگا
کہ حضرت میرے تئین کو دیوا ہے رضا
غرض مان سے ان نے لیا ہے رضا

تب عاقل کے تئین شاہ کہنے لگا
تو مان پاس جلدی ستی اپنے جا
وہ مان کھینچ اوسکو گلے لی لگا
جو دیکھی ہے بچا وہ شہزادی وہان
غرض روئی بے اختیار دل سے او
نہ روؤ تمہیں ہے جو شکر خدا
بمحنت وہ ضبط اپنا رونا کیا
اور عاقل نے بند بات بیٹھا ہے آ
سبھی عورتان دیکھیان یہ آن کر
خوشی کا سما باندہا سارا دن یہ تھا
میرے دل نے تو بھی لیا اب مراد
میرے دلکی مطلب تو برلا سبھی
وہ دیوان خانہ مین بیٹھا ہے جا
تو ماند لے ہے اس جا پہ آرام کر
میرے تئین بہت کام ہے گا پڑا
میرے کام سب بند ہین گے کہا
پدر بھی یہ سنکر دیا ہے رضا

پھر عاقل نے گھر مین سے باھر گیا / ملے مین پدر کے وزیران سب آ

وزیران کے تئین پھر وہ کہنے لگا / بندھو شہ کے گھوڑے لے آسیگا

کہ لشکر کے تئین حکم یہ پھر کرو / نہ کس پر تعدی تمہین ہونے دو

بہت خوب سارے وزیران کہے / سبھی حکم لشکر مین بھیجوا دئے

لگے پوچھنے پھر وہ عاقل کے تئین / کہ تشریف لیجاتے کس جا ہین

کہا شہر کے تئین آون گا / نظربند کے پاس اب جاؤنگا

یہ کہہ اپنا گھوڑا اسیا ہے منگا / نفر لاکے گھوڑے کو حاضر کیا

وزیران سبھی آکے مانع ہوے / ہمین اوسپہ نا چڑنے دینگے کہے

شہنشہ کا ہاتی ہے خاصہ تیار / کہ حضرت تمہین ہووے اوسپہ سوار

در بیان سوار شدن بر فیل پدر و در خوری نشستن عاقل از رفتن نزد بہول پری و از ان نزد نظربند رفتن

تب عاقل کے شان منظور تہا / سوار وہ تب ہاتی منگا کر ہوا

جو بچپن مین پالا تہا اوسکو وزیر / وہ بیٹھا خواصے مین تب خوش نظیر

جلوس اوسکے ہمراہ سارا ہوا / جلوس پدر اوسکے جو کچہ کہ تہا

نفر گھوڑے پر جو کہ عاقل کا تہا / بلا کر تب عاقل نے اوسکو کہا

پری پاس گھوڑے کو سیر لیجا / نفر سن بہت خوب کر کر کہا

نفر فوج کو اپنے ہمرہ لیا / پری پاس اوس فوج کو لے چلا

لگا پوچھنے اوسکے تئین کو وزیر — کہاں جاتے ہو ای شہ بے نظیر
یہ کس محل مین تم چلے ہو کہا — یہ سن بات عاقل نے ہنسنے لگا
کہا بولو لگا مین مفصل تجھے — اور اترے پری پاس جا جلدی سے
پری اپنے دیوی سے پردہ ہٹا — کہ گر دیکھیے جو تم ملاقات جا
وہ آکر پری سے کئے تھے بیان — پری خوش ہوئی تھی یہ سن استیان
پری نے پھر عاقل کے آ پیشوا — ملی اوس ستی دیوڑی مین وہ آ
جواہر وہ خلعت کے تئین دیکھکر — وہ حسن و ملاحت کے تئین دیکھکر
بے غش کہا پری نے زمین پر گری — اور ہشیار کئے وقت بعد از ہوئی
یہ کہنے لگی ہے وہ عاقل کے تئین — جواہر تو پہنا سو مین کچھ نہین
اب اس وقت سمجھی ہون ای مہربان — بجا تو کہا ہیگا ای مہربان
تیرے تئین سہاتا ہی یہ پہنا — کہا تہا تو جو کچھ وہ سب تہا بجا
یہ عاقل پہ صدقے اتاری منگا — وہ عاقل کے تئین پہر مبارک کہا
پہر عاقل پری سیتی کہنے لگا — مین ماندا ہون میرے تئین دی رضا
پری اوسکے تئین کو دئی ہر رضا — سوار وہان سے ناقے پہ آکر ہوا
تب عاقل نے نخر کے تئین کو کہا — نظر شہ کے پاس یہ سواری لیا
وزیر وہ پہر عاقل کو کہنے لگا — چلے دوسرے پہر محل کو ہو گیا
کہ کیتے محل تم ہو پیدا کئے — خدا واسطے تک کہو میرے سے

یہ عاقل نے وہ سن کے ہنسنے لگا
غرض شہ کی دیوڑی مین پہونچا، جا

سہیلیان نے یہ دیکھہ حیران ہویاں
یہ کہہ اپنے دامن پریشان ہویان

ہم آزما سپاہی سمجھہ تب اوسے
نظر مین نہ لاتے تھے ہم سب اوسے

یہ آخر کے تئین شہ کا نکلا پسر
وہ حیرت زدیان سب ہوئین مگر

تب عاقل نظر بند کر دیوڑی پہ جا
و آداب آداب کہہ سے کہا

نظر بند دیکھا ہے جو آنکھہ اوسا
سو نزدیک غش کھانیکے ہو گیا

جو دیکھا ہے اوسکے تئین غش کیا
زن و مرد سب لین عش عش کیا

غرض بیٹھا یہ جا کے شہ رو برو
وہ باتین کہیا شہ سے ہو دو بدو

جواہر کو بعد از سے کہولا ہے وہ
بہی تکئے کے تئین لیکی بیٹھا ہے وہ

کہا شہ کے تئین ای شہ خوشخصال
جواہر یہ اپنا دیا شہ ..... نکال

کہ لاچار بندنا پڑا تب ضرور
مین لاچار بند آیا ہون در حضور

یہ مسعود شہ کے تمامی اسیر
نظر بند کو نظران بہجائے وزیر

وہ نذرون کے پادشہ نے لیا
سبہون کے تئین پانڈان وہ دیا

یہ کہا پادشہ مین بہت خوش ہوا
سلام اب کہو شہ کے تئین میرا جا

تب عاقل نے کہلایا اُن سکے تئین
کہ تم لوگ سب جاؤ آؤن گا مین

سب آرام پاؤ تمہین گھر کو جا
مین کل آؤن گا آج نین آؤنگا

گہرون کے تئین لوگ سارے گئے
اور آرام پائے ہین سب جا بجے

اور عاقل نے سب کے ظرف طعام
پدر کے تئین اپنے بہیجیا یا تمام

بڑی شان کی وہ ضیافت تمام
شہنشہ کو بہیجوا دیا ہے طعام

جواہر کے باسن مین کہاتا تہا وہ
وہ اس شان و شوکت کا تورہ تہا وہ

ظروف انکے لوگون کو دلوا دیا
وہ پہر باز پرس اُن ستی نین کیا

وہ آرام تہوڑا سا پاکر اوٹہا
نظر بند کہانیکو لاؤ کہا

اپنے اور شہزدہ کو کہانیکو کہا
وہ پہر شہر کو بڑیان بنا کر دیا

مکدر بہت ہی شاہ اوس روز تہا
پہر آخر کے تئین شاہ رونے لگا

تب عاقل نے سمجہانے شہ کو لگا
اودہر اور ادہر کے وہ باتان کیا

وہ سمجہایا ہے بادشاہ کو پرے
جو تسکین شہ اپنے دلکو کرے

وہ شب کے تئین سو رہے تال تمام
ملے ہینگے اسمین بہی یکدل تمام

در بیان رفتن روز دیگر نزد پدر و مادر خود

ہوئی صبح عاقل نے ہوشیار ہو
گیا باپ کے مجرے کو جلد اد

سہے آداب لایا پدر کو سبہا
وہ پہر والدہ پاس اپنے گیا

وہ پہر مان کو بہی جاکے مجرا کیا
بلا اوسکے تئین مان گلے لی لگا

جو مسعود شاہ اوسمین آیا ہے گہر
اوٹہا تب ہے تعظیم کے سین سپر

جو بیٹہا ہے مسند پہ آ پادشاہ
پسر بیٹہا آداب لاکر سبہا

لگی پوچہنے مان نے بیٹے ستی
نظر بند کے حال کے تئین سبہی

وہ ماں کے مصاحب اک عورت کتیں — تب عاقل بلایا ہے نزدیک وین
پھر عاقل نے ماں باپ سے یوں کہا — پہ مخفی رہے جو کہ مین بولونگا
ہے تاکید اُس زن کتیں بھی کیا — یہ ظاہر کسی پر نہووے کہا
وہ پھر اپنا قصہ کہا ہے تمام — کہا ہے شروع سے وو تا انصرام
وہ عورت کتیں بولتا تھا سبھی — وہ عورت نے ماں باپ سے کہتی تھی
نظربند کا حال پھر سب کہا — وہ عورت ہے نیں مرد کر تب کہا
یہ سُن باپ ماں اوسکے کہنے لگے — پری کیوں پڑی تیرے پیچھے ارے
پری کا بھی قصہ وو سارا کہا — جو مارا تھا یہ پھر سے میں اژدھا
پھر عاقل نے ماں باپ سیتی کہا — پری کے سبب یہ میرا جی بچا
اگر یہ نہوتی تو بچتا نہ میں — وہ پھر قید کا حال بولا ہے وین
یہ سُن ماں نے بیٹے سے کہنے لگی — نظربند کو صدقہ کروں تجھ پہ سے
کئی وقت پیچھے لے عاقل رضا — وہ سیدھا پری پاس وانسے گیا
پری پاس سے جو کہ عاقل اُٹھا — نظربند کے پاس واں سے گیا
دو وقت وہ جاتا تھا ماں باپ پاس — پری پاس ایک وقت و شبکی پاس
مقرر یہ معمول عاقل کیا — وہ اِس طور سے آپ رہنے لگا
ضیافت طرف سے نظربند کے — بھی عاقل نے بھجوائے شہ واسطے
دو وقتہ یہ ہر روز بھیجا طعام — کہ جب تین دن ہو چکے ہیں تمام

پری شاہ مسعود کے واسطے　　ضیافت بھی بھیجی بڑی شان سے

بہت خوب کھانے کئے اقسام کے　　وہ سب خوان نقرہ طلا کے اتھے

تھے باسن جواہر کے اوس مین تمام　　وہ بھیجی ہے پاکیزگی سے طعام

پری نے بھی شہ روز بھیجی طعام　　وہ شہ دیکھ سب خوش ہتو ہیں تمام

در بیان ضیافت نرگس پری

سمن ایک دن بولا عاقل سے آ　　تمھیں بھائی صاحب کہتے ہیں کہ ذرا

بُلا لینا نرگس پری کے تئین　　بہت چہتی ہے دیکھنے کے تئین

تمھیں دیکھنے کو بہی چہتی ہے وہ　　تمہارا بہت شُکر کرتی ہے وہ

تب عاقل سمن سے قبولا یہ بات　　نظر بند سے جا کے بولا یہ بات

نظر بند کی مرضی آئی ہنین　　اور اُس شہ کو یہ بات بھائی ہنین

مُناسب نہیں ہے تب عاقل کہا　　وہ آنکے جاوینگی اب پادشاہ

بُلانا مناسب ہے دُلہن کو وہ　　کہا شہ بُلا لیو جب چہتے ہو

تب عاقل ضیافت کو تیار کر　　اونے شاہ سے اپنے پھر بولکر

بُلایا ہے دولہ و دُلہن کے تئین　　بڑی شان سے آئی دلہن نے وین

تب عاقل نظر بند سے بولا ہے جا　　تمھین تاج پہنو برائے خُدا

نظر بند مشکل سے راضی ہُوا　　شہ پہنا بھی کپڑے سب اپنے منگا

پھر اتنے مین آئی ہے نرگس پری　　شرم سے سلام ہے نظر بند کو کی

نظر بند اوسکو لگایا...... گلے ‏ ‏ ذرا مسکرائے اوسے دیکھ کے
پری پھر تو عاقل سے جا کر ملی ‏ ‏ بہت شکر ہے اوسکو تیرا کبھی
نہوتا تیرا اگر قدم درمیان ‏ ‏ نہ ہرگز کبھو میرا بچتا یہ جان
تب عاقل کہا رب کیا تیرا کام ‏ ‏ ہیں کیا چیز ہون نہیں ہے یہ میرا کام
وہ پھر بیٹھی ہے پاس شہ کے پری ‏ ‏ لگائی نظر بند کو تھی ٹکٹکی
تب عاقل نے کہا اے آؤ کہا ‏ ‏ سمن شاہ کو بھی بلاؤ کہا
سمن شاہ دیوان خانہ میں تھا ‏ ‏ اوسے تب بلا لائے جلدی سے جا
سمن شاہ نظر بند کو دیکھ کے ‏ ‏ پڑے پاؤن پر اور گلے کو لگے
کہا یہ ترے طرف سے میرا کام ‏ ‏ ہوا ہیگا ای شاہ عالی مقام
ترے مقصد ان بھی خدا لائے بر ‏ ‏ خدا دیویگا تجھکو اسکا ثمر
اور عاقل کے بھی او لگا ہے گلے ‏ ‏ جو پھر کھانا کھانے کے تئین کو چلے
وہ پھر لا کے دستر بچھائے ہین وین ‏ ‏ سبھون کے وہ ہاتان دھلائے ہین وین
بھی نرگس پری اور سمن ارجمند ‏ ‏ لگے کھانا کھانیکو شہ نظر بند
تب عاقل تھا بیٹھا نہ کھا کر طعام ‏ ‏ سمن بولا کھا بھائی آ کر طعام
پری بھی بلائی ہے عاقل کے تئین ‏ ‏ تب عاقل نے بولا مجھے بھوک نہین
غرض پھر وہ سب ملکو کھانیکو کھائے ‏ ‏ لگے ہاتھ دہونے کے تئین جا بجائے
پری ہاتھ دہونیکے وقت شہ کے تئین ‏ ‏ لگے دیکھنے کو تب اوس سمہ کے تئین

سمن دیکھتی دیکھہ نرگس پری — کہا دیکھتی کیون نظر بند کو بھی
میرے بھائی صاحب کے تئین ہیگا ڈول — بنا اوسکا اس واسطے ایسا ڈول
اگر دیکھتی پہلے تو اوسکے تئین — تو کہتی نہین دیکھی ایسا مین کہین
نہ پریون مین جنّون مین ایسا نکوئی — میرے بھائی صاحب کے جیسا ہے کوئی
سمن کو پری پوچھی ہے تب ان — کہو بھائیصاحب تمہارے کہان
سمن نے پھر اکر دیا ہے جواب — بھلا اوسکے باتون مین تھا کچھہ عتاب
میرے بھائیصاحب پہ جو بیٹھے ہین — نظر بند شہ اون کے تئین کہتے ہین
یہ بیماری سے اونکو ہے لاغری — اگر پہلے تو دیکھتی اسے پری
تو کہتی کہ سچ مچ تو یہ ماہ ہے — کہ دنیان مین ایسا نہ کوی ماہ ہے
یہ سُنکر پری نے ہنسی کھل کھلا — سمن دیکھکر یہ تعجّب کیا
پری پھر جو تکرار کر بولی وین — بتاؤ تمھین بھائیصاحب کے تئین
یہ سُنکر سمن نے تعجّب کیا — کہا پوچھتے ہو تم اتنا سو کیا
کہ شاید تمھین حسن ایسا کہین — نہین دیکھے کہین اور دیکھے نہین
دیکھو شہ کو اور اوسکا جو ہے وزیر — کہ یہ دونون ہین حسن مین بےنظیر
یہ سُنکر پری دیکھی شہ کے تئین — ہنسی ہیگی پھر دیکھہ اوس شہ کے تئین
پھر عاقل سنے جوڑی ہین اور پھول پان — جواہر لے آیا ہے اور عطر دان
بتا شہ کے تئین اودیا اُن کو لا — سو پھر اُن کو رخصت کیا بادشاہ

سمن اور پری وہان سے رخصت ہوی
وہ پھر وہان پونچے ہیں گھر کو پرے

دربیان پرسیدن سمن از نرگس پری سبب خندیدن پری را

سمن پوچھا ہے پھر پری کیتئیں
دیکھے بھائی صاحب کتئین یا نہین

پری بولی دیکھی نہین کان ہے وہ
سمن بولا دیکھے نظربند کو جو

کہ وہ ہے شہنشاہ عالی تبار
وہی بھائی صاحب میرا اختیار

یہ سُن کر سمن سیتی نرگس پری
نہین مرد ہے وہ جو عورت کہی

یہ سُنکر سمن کو ہوی تھرتھری
وہ غصہ ستی یون کہا ای پری

مزاخین مرے تو کرتی ہے کیا
مجھے اوس سے صحبت رہی بارہا

اوسے کھیلتا دیکھا ہون نہین شکار
مین اوسکے بہت دیکھا ہون کاروبار

وہ گھوڑے پہ چڑ نیکو ہے بےمثل
چلاتا ہین ہے تیر وہ بے بدل

پہ بولے سو بولے میرے لیے تمھین
کہ بولو نکو پھر کسی سے تمھین

اگر بھائی صاحب سینے اوسکتئین
وہ میرے لیے تمسے نہو خوش کہین

پری سُن کے یہ بات ہنسنے لگی
وہ بےشبہ عورت ہے عورت کہی

میرے بات مین کچھ تفاوت نہین
تو سمجھیگا یہ بات آخر کیتئین

یقین مرد ہے بھائی عاقل میرا
نظربند زن ہیگی بے افترا

سمن سُن کے یہ بات غصے مین آ
کہا تم پریون سیتی ڈرنا پڑا

تمھین مرد کو بھی بناتے زنان
زنون تئین مرد بھی بولین گیان

تمہارا جیسے اللہ رکھے دریںشاہ — عجب کچھ تماشا ہے اب واہ واہ

در بیان شروع شادی با اقرار پسر ان مادر و پدر او

جو اُسپر کئی دن گئے ہین.... گذر — لگے کہنے عاقل سے مادر... پدر

سمن کی تھی شادی سو وہ ہو چکی — ہمین انتظار ہے تیری شادی کی

کہ اب تیری شادی کتئین کیا ہے دیر — جو سب ہم بھی اب آچکے اے دلیر

شروع شادی کر اپنی اب تو ضرور — ہماری وہ آنکھوں کا ہیگا سرور

تب عاقل نے بولا ہے مانباپ سے — خوشی سیتی تابع ہون مین آپکے

تو منجے کو کان بیٹھے گا مان کہی — تب عاقل نے کہنے لگا ان ستی

پری بھیجی گی منجے خانہ کہا — یہ سنکر بہت خوش ہوئے باپ ما

سبھی پھر نجومیون کو مسعود شاہ — بلا کر کہا انکو فضل اللہ

کوئی روز تاریخ اچھی.... نکال — کرو تم خبر آکے بے قیل و قال

وہ پھر دو سہ دن نجومیون نے آ — کہے ملنے یون عرض اے بادشاہ

جو ہے بارہوین رجب سے پھر — وہ پنجشنبہ کا روز ہے خوب تر

جمعہ شب ہر دین دوسرا روز ہے — بہت خوب بہتر دل افروز ہے

کہ اب دولہ دلہن کیہ منجے کتئین — یہ تاریخ اوس روز کی خوب ہین

یہ عاقل نے سنکر کہا از پری — پری سن کے اوسکو مبارک کہی

پھر عاقل کو بولی پری اکبار — وہ محلان مین منجے کو کی ہون تیار

یہ عاقل نے سُنکر بہت خوش ہُوا — پری سیتی اِس طرح کہنے لگا
نظربند کا احوال کیا ہوئیگا — تو منجہ بٹھوا دینگی جسوقت لا
پری نے یہ سُن اوس سے کہنے لگی — کہ وہ اصلی حالت پہ آجائیگی
یہ عاقل ہنسا اور پری بھی ہنسی — پھر عاقل کے دلہن وہی بات تھی
پری نے مرصع کا پھر ایک محل — وہ عاقل کو بھجوائی ہے بے بدل
محل جو کہ دلہن کا تھا سو پری — رکھی اپنے گھر مین بھی اوسکو پری
تب عاقل کے مان باپ نے ایکجا — اوتار دو کہے اوس محل کو لے آ
جو اُترا ہے آکر محل اُوس جگا — سُبھون کے تئین وہ تعجب لگا
محل کی مین تعریف اب کیا کہون — کیا ہون وہ تعریف آگے کہون
پھر آگے کہون گا بیان بر محل — جو کس طور کا تہا مرصع محل

در بیان منجہ نظربند شہزادی و رفتن پھولپری تا بہ آوردن او

کہ جب آئے ہیں بارہوین تھی رجب — یہ عاقل کو بولے ہین مانباپ تب
کہ دلہن کے منجے کو ہے اچھا روز — اوسے آج منجہ بٹھا دل فروز
یہ عاقل نے سُن اُن ستی چپ رہا — پری پاس جاکر کہا ماجرا
پری پھول بولی بفضل خدا — بٹھاتی ہون منجہ اوسے آج ... لا
وہ سب اقربا اور نرگس پری — بلا اپنے گھر مین جمع وہ کری
پھر عاقل کے تئین کو پری نے کہی — نظربند کے وہان سے پھر جاونگی

اوسے لاکے سنجہ بٹھاتی ہون مین — خوشی خرمی سے کبھی آتی ہو نہین
پری سے پھر عاقل نے کہنے لگا — کہ دیکھین بہت ہون مین آپ گھبرا
نظربند کا کیا حال اب ہوئیگا — یقین ہے کہ سینہ تراک روئیگا
پہ بولا سو رونے لگا زار زار — پری اوسکو سمجھا ہنسی یکبار
پری بولی مت ڈر کہ ہے کچھ بہی نہین — کہ سمجھا کے اوسکو لے آونگی مین
تب عاقل نے بولا کہ از دل پری — اوسے لا تو سمجھا کے اے شہ پری
تو مت گھبرا ہو ذرا بھی کبھی — جسے چاہا تو مین اوسے چاہونگی
ترا چاہتا سو میرا چاہتا — کہ کس واسطے تو میرا چاہتا
یہی ارنہین تکرار تھی بار بار — وہ آپس مین گفتار تھی باربار
غرض وہان سےتی عاقل ناسدار — نظربند کے وہان گیا بیقرار
کھلایا ہے اوسکو وہ جا کر طعام — موافق وہ معمول کے نیک نام
کھلایا نظربند کو پان او — اپسے بھی وہ پھر کھایا ہے پان کو
نظربند کے تئین کہا ہیگا او — پری سہ پہر آویگی آج ...... تو
نظربند کو تو خبر کچھ نتھی — کہے کا ہیکو آتی ہیگی پری
نظربند بولا کیون آتی ہے وہ — طبیعت مری خوب نین بول دو
یہ عاقل نے سنکر ہوا گھبرا — کہ تب اوسکا کیا حال ہو جائیگا
بہت مشکل ہوویگا جینا اوسے — سو تب کھانا کھانا و پینا اوسے

کہا ہے ذرا پھر پھرانے کو کان
تیری بات ساری سُنا ہے پریان

ہمیشہ وہ روتے تھے اور تھے خفا
نظربند کا اوس دن بھی وہ حال تھا

نظربند بھی دوپہر کیتئین
جو سویا ہے عاقل بھی سویا ہے اوین

وہین اوٹھ کے منھ ہاتھ اپنے دھو
ذرا کہانا کھائے ہیں پھر دونو او

پھر اوسمین پری پھول یون بھیجی بول
مین آتی ہون کچھ شہ سے کہنا ہی کہول

تب عاقل نے پوچھا نظربند کیتئین
کہ کیا بول بھیجون کہو اوسکو مین

نظربند بولا کہ لیؤ ...... بُلا
تب عاقل کہا آدمی کو بُلا

پری سُن کے سارا قبیلہ بُلا
کہی لاتی ہون مین نظربند کو جا

پری کا قبیلہ وہ مان باپ سب
کہے بہت اچھا بہت خوب تب

تو آئیسا کئی کام اے نیک نام
کہ ہون جس سے خوش جملہ عالم تمام

کہ عورت کے تئین تاج و تخت و کلاہ
سزاوار نین تھا سیوا اے پناہ

غرض سارون کیتئین جمع گھر مین کر
پری آئی ہیگی نظربند کے گھر

پھر اوس روز ہمراہ بہت سے پریان
پری لے گئی تھی نظربند کے وہان

سہیلیان نظربند کے آ پیشوا
پری کے تئین کو اُتاریان ہین جا

پری سے وہ عاقل نے دیوڑہین آ
وہ کر باتین اوس سیتی رونے لگا

پری بولی مت گھابرا ہو ای شاہ
تو خاطر جمع رکھ میرے پادشاہ

مین اچھے طرح سے کرونگی یہ کام
تو خوش رہ میرے ای شہ نیک نام

نظر بند نے لوگ دیکھے یہ حال — پری اور عاقل کے سب قیل و قال

تعجب کئے دیکھ عاقل کا غم — وہ سب اپنے دلمین ہوئے ہین ندم

پری نے تو پھر وہان سے آگے چلی — غرض یہ نظر بند سے جا کر ملی

نظر بند تعظیم دے کر بلا — موافق یہ معمول کے پادشاہ

پری اور کرنے کے باتان کئی — وہ کئے وقت کے بعد کہنے لگی

کہان ہیگا عاقل میرا پادشاہ — بلاؤ جلدی اوسے کوئی جا

بلاتے ہین عاقل کے تئین جا شتاب — تب عاقل نے کہلایا اوسکا جواب

مجھے کام ہے مین اوسی کام مین — پری چپ رہی سن کے یہ بات وین

پری بعد تھوڑا سا وہ چپ رہی — نظر بند کے نزدیک بعد از گئی

وہ نزدیک جا کر گلے سے لگی — وہ پھر اپنا منھ اوس کے منھ پر ملی

کہی جو بنایا خدا نے ..... کریم — یہ بند وہ رہنا اوسمین ہو مستقیم

بنا ہین تجھ مین تیرے تئین کو زن — تیرے سامنے نکلی ہین بے سخن

میرا سب قبیلہ تیرے رو برو — اسی واسطے نکلے وہ رو برو

اسی طور کب لگ رہیگی بھلا — مناسب نہین ہے تجھے یہ ذرا

یہ سنکر نظر بند بے اختیار — ہے اوڑلا کے رونے لگی زار زار

پری اوسکے تئین کو لگالی گلے — پلائی ہے پانی منگا کر اوسے

وہ پھر تاج اوسکا منگالی وہین — ہے پھر چار تب بھی اوتاری وہین

نظر بند روتے تھے بے اختیار
سہیلیان بھی رونے لگے زار زار

سہیلیان لگیان شور کرنے کے تئین
وہ بے اختیاری سے لڑنے کیتئین

پری دیکھکر غصہ مین آئی ہئے
سبھون کے تئین تب وہ دکھائی ہے

کہی کیون برے تم خدا نا کرے
یہ غوغا مچائے ہین کس واسطے

یہ کہہ اونکے تئین بعدہ اکیبار
کہی اپنے لوگون کے تئین کو پکار

سواریان لگا دیو جلدی کہی
سوار ہونے آتی ہون مین اس گھڑی

نظر بند کو گود مین خود اُٹھائی
کہا ڈول مین جلد لا کر بٹھائی

نظر بند رونے لگی زار زار
یہ سمجھانے کے تئین لگی بار بار

پری پھر لگی بولنے یون اوسے
مناسب تھا باپ مان کو تیرے

تیرا بھیس بدلا کے ای نازنین
پھنسائے ہین مشکل مین لا کر یقین

تجھے اس مصیبت مین ڈالی ہین وہ
جو بچپن سے اس طور پالے ہین وہ

تو مردانے کپڑے ستی ایک روز
نہ اچھی دسی مجھکو اے دلفروز

خدا جو بنایا وہی خوب ہے
وہی جملہ عالم کو مطلوب ہے

یہ باتون مین عاقل بھی وہان آگیا
پری کے تئین کو کری کیا کہا

پری نے کہی تیرے تئین کیا ہوا
جو دنیا نہین ہے سو وہی ہوئیگا

سہیلیون کو بھی پھر نظر بند کے
سواری مین بٹھلائی ہیگی برے

وہ پھر چھوڑے پر دون کے تئین ابعد ازان
بلائے ہین بھوتون کے تئین پھر وہان

نظر بند کے لوگ روتے ہوئے ۔ اور آنسو سے منھ اپنا دھوتے ہوئے
کہے کھیلی کچھ کھیل کو یہ پری ۔ ہمین ساری اوپر مصیبت پڑی
ہمارے پہ روداد یہ کیا ہوا ۔ پھنسے ہیں مصیبت مین ہم سارے آ
نظر بند کا احوال ان سب کے تئین ۔ نہ باہر نہ گھر مین تھا معلوم کہین
مگر ایک تھا جو وزیر کلان ۔ اوسے اوسکا احوال سب تھا عیان
وہ فیروز شہ کا تھا خاصہ وزیر ۔ قدمون مین وہ اک اتھا بینظیر
غرض یہ سواریان ہوے ہین سوار ۔ کہاران اوٹھائے ہیں آ ایکبار
وہ باہر کے اور گھر کے لوگان تمام ۔ لگے رونے کے تئین سبھی خاص عام
عجب وہان ہوا وقت خیر عظیم ۔ لگے رونے سارے جدید و قدیم
غرض پھر وہان سے سواریان چلے ۔ پری کے جو آ گھر مین داخل ہوے
خبر یہ سنے جب صغار و کبار ۔ سبھی پیشوا آئے ہین ایکبار
سواریان جو اتریان صغار و کبار ۔ لے آمنڈپ رسم کو ایکبار
نظر بند کو دھوم سے سب پریان ۔ اوتارے ہین منڈپ پکڑ کر وہان
لگا راگ ہونے کے تئین وہان تمام ۔ خوشی سے ہوا اک بڑا اژدھام
نظر بند کے تئین گو دین لے لئے ۔ نہلانے کو حمام مین لے گئے
پرمان رسم سے پھر نہلائے اوسے ۔ لیجا سوہا جوڑا پہنائے اوسے
پہنائے ہین پھر ہاتھ مین چوڑیان ۔ وہی مینجے خانہ مین پھر لے گیان

بھی نرگس پری اوس کے سب اقربا ‏ نظربند کو سمجھائے ہین لیکر بلا
نظربند روتی تھی بے اختیار ‏ نہایت نہایت ہوئی زار زار
گلے کو لگا لیکے نرگس پری ‏ نظربند کو سمجھاتی تھی اوس گھڑی
سہیلیان نظربند کے جو آئے تھے ‏ اُنہون کو بہی نہلائے ہین اوسگھڑی
پہنائے ہین کپڑے نئے اونکیتئین ‏ کہ چوڑیان پہنائے ہین تب اونکوتئین
وہ پھر سنجے خانے مین لا اونکی تئین ‏ نظربند کے پاس لا چھوڑے ہین
وہ آپسمین آپس نہایت تھے دنگ ‏ لگا پھر تو ہونے کے تئین ناچ رنگ
لگے گانے کے تئین سبھی جابجا ‏ گئے بہانت کے ریختے اوس جگا
لگے کھانے پینے کے تئین جابجا ‏ سے تورے جوڑے بٹے اوس جگا
دلہن روتی روتی ہوئی تہی تدم ‏ اوسے سارے سمجھاتے تھے ایک قلم
کسی بات سے وہ سمجھتے نہ تھے۔ ‏ کسی سے بھی وہ بات کرتے نہ تھے
پری پھول سے بولا عاقل نے آ ‏ بُرا حال دُلہن ہوا ہووے گا
کسی حال سے اوسکا تم دل لگا ‏ کھلا کھانا اور اوسکو پانی پلاؤ
پری بولی تو جمع خاطر رہو ‏ ہمیشہ خدا اوسکا ناظر رہو
مین سمجھاکے کھانا کھلاتی ہون جا ‏ تمہین گھبرانے مت رہو یک ذرا
وہ دن جاکے جب دوسرا دن ہوا ‏ تھی وہ تیرہوین اور دن جمعہ کا

دربیان منجہ عاقل شہزادہ و شروع شادی

تب اوس روز مسعود شہ کے تئین — وہ دعوت کے رقعہ لکھایا ہے وین
وہ تب رسم کے سات عاقل کے تئین — نہلائے بڑی شان و شوکت سے بین
اور ایک جوڑا اوسکو پہنائے نکال — جواہر لگا تھا اوسے بیمثال
تھا در دامن لو لوئے بے بہا — وہ جامے کے اطراف تھا سب لگا
وہ مسعود شاہ پھر جواہر تمام — پہنایا ہے بیٹے کے تئین نیکنام
یہ مسعود شہ پھر کہا لو خبر — جلوس آیا ہے یا نہین جلد تر
وہی لوگ جو دیکھہ آئے خبر — سبھی لوگ آکر کھڑے ہے منتظر
وہین شاہ جلدی منگا لیو کہا — کرو اطلاع بادشاہون کو جا
یہ پھر عرض وین شاہ کے تئین کری — جلوس آکے تیار ہے گا سبھی
نظر ہند کی فوج حضرت کی بھی — کھڑے ہے گی اب منتظر آ سبھی
یہ سنکر شہنشاہ بہت خوش ہوا — پکڑ بیٹے کا ہاتھہ لیکر چلا
سبھی گاتے بجاتے چلے عورتان — کہ تا دیوڑہی تک وہ سارے زنان
لگے گانے باہر کو سیرافیان — وہ کھینچا ہے پردے کے تئین دیوڑہیان
چڑہا فیل پر جا کے مسعود شاہ — بٹھائے ہیں عاقل کے تئین تخت جا
بڑے دھوم سے تو وہ گاتے ہوے — چلے شادیانے بجاتے ہوے
غرض سنجے خانے مین پوہنچے ہین جا — وہین اوترا ہاتی سستی بادشاہ
وہان سنجہ خانے مین پوہنچی پری — وہان آکے دیکھے عجائب سبھی

ہے تیار وہان کار خانہ عجب | کہ داروغے اُوسپر مُقرّر ہاین سب
بچھے ہین سبھی پادشاہون کے تخت | سبھی چیز ہے جاے ہر ایک لخت
لگ ہینگے قندیل سب جابجا | اور اچھا ہُوا فرش ہے اوبھگا
چنگیریان تھے تیار اور عطردان | گلاب پاش تھے اور تھے پاندان
پرستان کے آکے رقاص تا | ہین بیٹھے ہو تیار سب جابجا
کہ ہے سامنے حوض اور ہے چمن | وہ خانہ بہت خوب تھا دل لگن
اور ایک کوٹھری شاہ عاقل لیے | وہ منجے کے تئین کو تیاری کیے
جواہر کا وہان اک چھپر کھٹ بچھا | وہان عود و عنبر کا مہکا رہتا
یہ سب دیکھکر خوش ہوے ہینگے سب | کیئے ہین پری کی وہ تعریفا تب
پھر عاقل کو منجہ بٹھائے ہین جا | مبارک سلامت ہوے جابجا
سبھی تخت پر پادشاہ بیٹھے آ | کیئے حکم تب ناچ کا پادشاہ
جو رقاص تھے وہان پرستان کے | اوبیٹھے بڑی شان اور ناز سے
جو دیکھے اُنہون کے تئین عش کیے | سُبھی اُن کی صورت پہ غش غش کیے
ہراک ساز کو پھر لئے وہ اوٹھا | کھڑے ناز سون ناچ کو جلد آ
وہین ناچنے کو لگے سب پریان | بڑے ناز و انداز سے وہ پریان
تنبورا لگے چھیڑنے کو .... کوئی | بھی مردنگ کے تئین تہاپ دینے کوئی
کوئی بین کے تئین بجانے لگے | وہ حالم کے تئین کو رجھانے لگے

بجانے کے تئین کوئی لگی ہے ستار	عجب عیش کا وہان ہوا کاروبار
وہ رقاص کرنے لگیان ہین ادا	عجب خوش گلو تھے وہ اور خوش صدا
لگیان گانے وہ ریختہ اور الاپ	سنے اوسکو جو کہائے وہ پیچ و تاب

ریختہ

شکر خدا زمانہ عجب سازوار ہے	عشرت کی ساعت اوسکا یہ سب کاروبار ہے
غم سارا گزرا اور خوشی ہے جہانمین	یک ابر کے سوا نہ کوئی اشکبار ہے
ساری جہانسے ہے اٹھا موسم خزان	بلبل پکارتی ہے کہ آئی بہار ہے
بہجت خوشی کا ہوگا جہانمین یہ جشن عام	جس سے کہ سب جہانمین خوشی آشکار ہے
دیکھے جدہر تو ہیگا اودہر عیش و راگ و رنگ	عشرت تمام خلق پہ اب ایکبار ہے
ایسا زمانہ رب رکھے قایم تمام عمر	کرتے ہیں ہم دعا یہی لیل و نہار ہے
سایہ ہے تیرے سر پہ محمد کے آل کا	حافظ تو اب جہانمین تیرے چار یار ہے

لگی بہاؤ پر وہ بتانے کے تئین	سبھی خلق کو وہ لبہانے کے تئین
غرض سارے مدہوش وہ ہوگئے	سبھی محو بیہوش وہ ہوگئے
سبھی سند تھے سارے دیوار و سنگ	یہ سن انکا آواز اور راگ و رنگ
عجائب خوشی کی وہ مجلس ہوی	کئے آفرین آفرین تب سبھی
جو رقاص تھے شاہ مسعود کے	نظر بند کے شہر کے بھی جو تھے
لگے ناچنے کو وہ ہر ہر جگا	جو کوئی چاہے سو دیکھے ہین انکو جا

کوئی شاہ سے عرض کر گھر کو گئے ۔ وہان ناچ دیکھے ہیں اس طرح گئے
کہ جب رات ہوی ہے ہوی روشنی ۔ سبھی شہر مین ہو گئی روشنی
سبھی شہر مین باندھہ کر کٹ کران ۔ چراغان لگائے ہین سب ایکسان
ہر اک جا نہایت ہوی روشنی ۔ گویا دن تھا وہ رات ہرگز نتھی
بچھائے ہین دستر لے آکر وہین ۔ سبھی بیٹھے ہین کھانا کھانے کتئین
سبھی پادشاہان بھی کھانیکو کھا ۔ وہ پھر بیٹھے ہین تخت پر اپنے آ
وہ دولے کو بھی کھانا کھلوائے ہین ۔ وہین ناچ کا حکم کروائے ہین
اسیطور سے رات ساری گئی ۔ غرض پہر سحر وہان خوشی سی ہوی
جو مسعود شاہ تورے بٹوائی ہین ۔ وہ پر خوان سارا بھی دلوائے ہین
بھی جوڑے بٹائے ہین مسعود شاہ ۔ دوشالے جواہر سے تب پادشاہ
وہ ہر ایک رتبہ موافق دئے ۔ جو لایق تھے جسکے سو اوسکو دئیے
اوسی طور سے پھر ہوا راگ و رنگ ۔ غم و غصہ بھاگا ہے ہو کر تنگ
سمن اپنے دلمین تب حیران تھا ۔ نہایت نہایت پریشان تھا
کہ عاقل کی نسبت ہوی کس ستی ۔ اور عاقل کی رغبت بھی تھی کس ستی
کہ شاید مری سالی ہے پھولپری ۔ اب یہ شادی ہوتی ہے اب اس ستی
وہ پھر اپنے دلمین کیا ہے یہ دہیان ۔ نظر بند نین آئے سو کیا یہان
کہ عاقل مین انہین ہوی ناخوشی ۔ نہین آئے ہین اس لئے بیاہجی

یہ عاقل نہایت کئے ہین برا ۔ کہ اب بھائی صاحب کے تئین نین بلا
وہ شادی مچائے ہین اس دہوم کی ۔ میرے دل کے تئین کو و مغموم کی
کہ کیا بھائی صاحب کا ہووےگا حال ۔ بہت اُن کے دل پر بھی ہوگا ملال
کہ مین بھائی عاقل کے تئین پوچھونگا ۔ سمن اپنے دل مین مصمم کیا
لگے ہونے ہر روز پھر ناچ و رنگ ۔ غم و غصہ بھاگا ہے ہو کر تنگ
لگے کٹنے کو اِس طرح روز و شب ۔ عیان تھے خوشی سب زمانے پہ تب
غم و غصہ نین تھا کسی فرد پر ۔ خوشی خورمی تھی زن و مرد پر
سبھی جن و انسان پر تھی خوشی ۔ سنو بلکہ حیوان پہ تھی خوشی
نبات و جمادات پر تھی خوشی ۔ کہ تھی دن پہ اور رات پر تھی خوشی
کہ اس طرح ایک سال تھا دہوم دہام ۔ طرب اور خوشی تھی جہان پر تمام
پھر عاقل کے تئین کو سمن وقت پا ۔ یہ پوچھا ہے جلدی سے نزدیک آ
کہا ہے مناسب کئے تم یقین ۔ بلا ہے جو نین بھائی صاحب کے تئین
اگر مجھکو تم بولے تو جا بولاؤن ۔ اسی وقت پر اُن کے تئین بہلاؤن
یہ سُن شاہزادے نے تھوڑا ہنسا ۔ سمن نے تو پھر اوس کے تئین یون کہا
تمھارے کہو نام دلہن کا کیا ۔ کہ شاید پری پھول ہیگی کہا
نہایت مین اس بات سے خوش ہوا ۔ میری سالی کو تم جو شادی کیا
اور یہ بات بھی سُن کے عاقل ہنسا ۔ جواب اوس کے تئین کو نہین کچھ دیا

غرض اس طرح روز و شب دھوم تھا | سمن شاہ ہر وقت مغموم تھا
نہ ہلتی تھی اوس سیتی نرگس پری | جو احوال پوچھے نظر بد کا بھی
کہ وہ منجھے خانے مین دلہن کے تھی | سمن سیتی وہ ہل نہین سکتی تھی

در بیان بسنت

بھی ہر روز ہونے لگا ناچ و رنگ | کہ جب العرض آیا ہے روز رنگ
پری دھوم سے رنگ بھجوائی ہے | سبھی اُسکا اسباب دلوائی ہے
تھے پچکاریان اور کُنْدَن کرے | طلا اور نقرے کے چھوٹے بڑے
بھی کندن گھڑونمین بھرا تھا شہاب | بھی کتنونمین تہا زعفران اور گلاب
پری زاد جوڑے بھی بھجوائے ہین | سبھی پادشاہون کو دلوائے ہین
وہ حوضون مین سارا بھرا دیکے رنگ | لگے کھیلنے کو وہ با راگ و رنگ
ہُوا رنگ کا وہان بڑا دھوم دھام | لگے کھیلنے رنگ کر کر تمام
لگے کھیلنے پادشاہان تمام | لگے کھیلنے قمقمے نیک نام
لگے کنچنیان گانے اور کھیلنے | وہ ہر ایک کو رنگ مین پکڑ ٹھیلنے
غرض شہر سارا ہوا رنگ رنگ | وہ رنگ مین عجب یہ ہُوا رنگ برنگ
وہی رنگ سے جب کہ فارغ ہوے | سبھی نہانے ہیں جاکے پھر جلد ہی سے
پری بھیجی ہے پھر حریرے بنا | بٹھائے وہ ہر اک کے تئین جابجا

در بیان رسم ساچق یعنے بری

کہ جب وقت پھر سہ پہر کا ہُوا | تیاری ہوی ساچق کی جابجا

جلوس آ کے حاضر ہوا ہے تمام
سبھی زرد پوشی گئے خاص و عام

نہایت تھے مسعود شاہ پر خوشی
اپنے بھی ہوا زرد ایک بارگی

سمن بھی ہوا زرد پوش اس جگا
کہ زرد یکا وہاں ایک سما یا ہوا

پہنچے ہے گھوڑے پر کوئی بہ نال کی
کوئی ہاتھی پر کوئی بہ پال کی

پھر عاقل کی ماں اور سمن شہ کی ماں
مہاڈول پر پہ سوار ہو چلیاں

ہزاروں سے سکھیاں تھے بے انتہا
تھے سونے کے سکھیاں جواہر جڑا

نہیں تھا جواہر کا بیننا نگار
عجب کچھ ہوا تھا تب اسکا بہار

چھتریاں ہاتھ میں پادشاہاں لئے
تھے سوتی منقیش و جس پر لگے

بڑی شان و شوکت سے لیکر بری
چلے ہیں وہ دلہن کے گھر کو سبھی

ہو پونچے ہیں گھر میں یہ دلہن کے جا
پری زاد آئے ہیں سب پیشوا

وہ دونوں طرف سے چھڑیاں کھیلتے
چلی سوتیاں کے لڑیاں کھیلتے

وہ پھر سمدیوں کو دئے صندل ہاتھ
رکھے چوبے شربت لے آنیکذات

جو تھا رسم سارا لے آئے بجا
وہ پھر بیٹھے سب تخت پر اپنے جا

وہیں ناچ کے تئیں کرائے شروع
عجب عیش کا وہاں ہوا ہے وقوع

کہ جب سمدناں گھر میں پونچی ہیں جا
پریاں آئے ہیں اُن کے سب پیشوا

بچھا پائے انداز ساری وہاں
اُنہوں کے تئیں اُس پو سے لیگیاں

او سیلیاں سے کھیلیاں وہ چھڑیاں
وہ آپس میں آپہی سمدناں

صندل ہاتھ پھر اونکے تئین کو دئے ۔ وہ شربت پلا اور چوبا رکھے
مزاخین وہ آپسمین ہیں پھر گئے ۔ وہ پھر ناچ کے تئین کرانے لگے
کہ پھری پھول آئی ہنین سامنے ۔ کہ نواخل کی ہان ساس ہے اس لئے
اور وہ دردسر کا بہانہ کئی ۔ کسے اپنے لوگان سستی نین کہی
ہوا صبح تک وہاں سبھی راگ و رنگ ۔ سبھی محو تھے تا کہ دیوار و سنگ
کہ جب صبح کو دو گھڑی شب رہی ۔ سبھی سمدنان سمدیان اوٹھ گھڑی
رضا لیکے آئے گھر ونچے تئین ۔ بھی سو سو کے آرام پائے ہین وہین

در بیان مہندی

نمودار پھر جب ہوا ہیگا روز ۔ عجب روز تھا عیش کا دلفروز
بھی مہندی بڑی دھوم اور دھام سے ۔ بڑی شان سے اور اکرام سے
دلہن کے وہ گھر سیتی دو لیکے گھر ۔ لے آئے ہین اوس روز با کروفر
جواھر کی مہندی تھی وہ بے بہا ۔ لگے اوسکو موتی تھے سب جا بجا
ملیدے کے خوانان وہ ہمراہ لے ۔ بھی جو جو لوازم تھے اور رسم کے
وہ دولے کے گھر کو لے آئے ہین تب ۔ بہت عیش و عشرت سے آئے ہین سب
اوسی طور کا وہان ہوا دھوم دھام ۔ کہ ساچق مین جو کچھ ہوا تھا تمام
پریان اور پریزاد آئے تمام ۔ اوسی طور کا عیش پائے تمام
اور اُس روز بھی آئی نین پھولپری ۔ بھی وہ دردسر کا بہانہ کئی

اوسی طرح کا پھر ہوا دھوم دھام
قریب سحر گئے گھرون کو تمام

گئے ہین گھرون کے تئین آرام جا
نمودار ہوی صبح اور شام جا

دربیان شب گشت عاقل شہزادہ

ہوا روز شب گشت کا جب عیان
لگے کرنے خوش وقتی ساری جہان

پری پھول بھیجی ہے دولے کتئین
گھڑے سونے کے تب نہانے کتئین

که اک دولے کا جوڑا تھا بے بہا
تھا موتی ٹکا اور جواہر لگا

تھی گھوڑے کی پاکھر جواہر نگار
وہ دولے کے بھی پھول کو نیک کار

ہو تھا رسم بھیجی ہے دولے کتئین
وہ بھیجی ہے عاقل کے ماں پاس ہین

دربیان جملہ معترضہ سمن شہزادہ بہ عاقل شہزادہ

سمن آکے اوس روز عاقل کتئین
لگا بولنے ہو نہایت غمین

تمھین بے مناسب کئے آج ایک
که اسمین نظربند کی نکلی ہتک

مگر آج کا روز اے بھائیجان
مین کہتا ہوں سو تو میری بات مان

نظربند کو کسطور سے بھی تو لا
لڑیا ہے تو مل اوس ستی آج جا

مین یہ بات کہتا ہون سو مان تو
مجھے اپنا کر دوست پہچان تو

که کیا ناخوشی لا کے ڈالی پری
جو اس طرح تم مین جدائی پڑی

نہین تو تم آپسمین تو نیک تھے
دو قالب تھے اور جان تم ایک تھے

یہین حکم کر دیو اب کسکے تئین
نظربند کے تئین جا بلا لاؤن مین

که اوس بن نه سهرا اسپندو تم کهین — رکهو یاد یه بات میری یقین
یه سهرا انهوکے سبندو بات سے — مجھے فکر ہے یه بڑی رات سے
میرے جلوه کے روز دیکها نهین — وه آئے بن سهرا مین باندها نهین
خدا نا کرے آگے سے ناخوشی — نهین ہوی ہے بلکه نهین ہووے گی
که جس وقت مین تم یه غصه ہوا — تمهین قید جب تها کیا پادشاه
تب اسوقت مین بهائی صاحب میرے — میری سب نصیحت کتئین مان لے
تمهارے بلانے کے تئین آپ جا — وه ہمراه اپنے لے آئے بلا
دیکهو کچهه تو اب بهی نهین ہے ہوا — میری بات سن لو برائے خدا
مجھے دوست اپنا پچها نو تمهین — پچهانو اگر نا پچهانون تمهین
پر اتنی سنو بات میری تمهین — وگرنه تو پچهتاؤگی تم یقین
که تب اوسکا حاصل نهین ہوئیگا — مثل ہے میرے تئین یاد ہے ایک کها
که جو وقت جاتا سو آتا نهین — مگر یاد رہتا سخن سب کے تئین
یه میری سنو بات اوسکو بلاؤ — بلاؤ بلاؤ اوسے تم بلاؤ
یه بولا سو مین دوستی سے کها — که تو سن نه سن اختیار ہے ترا
یه عاقل نے سن سن کے اوس سے کها — بهلا ہے بهلا ہیگا اوس سے کها
سمن بولا تو مت اڑانا اوسے — یه کام آویگی بات آخر تجهے
یه کهکر سمن اپنے گهر کو گیا — جو پهر سر پهر کا سمایا ہوا

در بیان شب گشت عاقل شہزادہ

جمع سب ہوئے سنجی خانے میں آ / لگا ناچ ہونے کے تئین جابجا
خوشی خرمی سے جب آئی ہے شب / وہ منہہ اپنا خوش ہو دکھائی عجب
کیا حکم اس طور مسعود شاہ / کہ روشن کرو مشعلان جابجا
جلوس شہی کو لے آؤ تمام / دیؤ اسکو ترتیب کرو انتظام
وزیران یہ سن حکم لائے بجا / کیا او جو کچھہ شاہ نے تھا کہا
جلوس نظر بند و مسعود شاہ / وہ جلدی ستی آکے حاضر ہوا
نظر بند کے ارکان وزیران جو تھے / سبھی اپنے دلمین پریشان تھے
وہ آپسمین غم سے تو کڑھنے لگے / پھر اسطرح سب ملکے کہنے لگے
ہمارے شہنشہ کے تئین یہ پری / کہ وہ کچھہ تو کچھہ دشمنی سے کری
نظر بند کے تئین دیوانہ بنا / اپے سلطنت اوسکی لی بجیا
کہ عاقل بھی اس کام مین ہے دخیل / دیکھو پہلے نفر تھا اور تھا ذلیل
کہ کیا کیا کیا ہیگا وہ بحیا / وہ آخر نمک پر حرامی کیا
نظر بند اوس سے کیا کیا سلوک / وہ آخر کے تئین شہ سے ہوگئی ہے چوک
وہ ایسے کے تئین کو بڑھانا نہ تھا / اور اپنا مصاحب بنانا نہ تھا
ہمین بولے ہین شاہ سے بارہا / نہین پادشاہ کچھہ ہماری سنا
نظر بند کے آگے آپس مین تب / وہ اسطور خفگی سے کہتے تھے سب

جو کچھ منھ مین آیا سو کہتے تھے وہ
جو القصہ گئی ہے پہر رات جب
کہ شہزادہ عاقل کے تئین کو نہلاؤ
نہلائے ہین پھر شاہزادی کے تئین
نہایت تب اوسوقت تھا اژدحام
سمن اور اوس کا پدر جا کے وہین
نہایت خوشی مین تھا مسعود شاہ
سمن پھر کہا ہیگا عاقل کے تئین
غرض شاہ لے نام اللہ کا
مبارک سلامت ہوی جا بجا
تمھین اپنے مان پاس جلدی سے جاؤ
پھر عاقل نے وہان سیتی جلدی اٹھا
پکڑ کے سر پہ منڈف وہ گاتے ہوے
یہ مان دیکھ بیٹے کے تئین خوش ہوی
مجھے یہ بھی دن کو دکھایا خدا
غرض مان نے جلدی سے بیٹے کے تئین
پھر عاقل کے تئین کو گلے سے لگا
اور عاقل کے تئین دی ہے مان نے رضا

ہمیشہ ہی محزون رہتے تھے وہ
یہ مسعود شہ نے کہا ہیگا تب
پری جو کہ بھیجی سو جوڑا پہناؤ
بھی نہلا کے جوڑا پہنائے ہین جو ہین
سب اپنے پرائے جمع تھے تمام
لے آئے ہین شہ پاس عاقل کے تئین
کہا دن دکھایا مجھے یہ خدا
کہ کیون نہین بلائے نظر بند کو ہین
جو سہرے کو بیٹے کے سر پر بندھا
شہنشاہ عاقل کے تئین کو کہا
وہان دودھ کا رسم کر جلد آو
محل مین جو مان کے وہ داخل ہوا
چلے سات اوسکے بجاتے ہوے
کروڑون سے شکر الٰہی .... کئے
مین کیا شکر اُسکا لے آؤن بجا
پلائی ہے پھر رسم سے دودھ وہین
کہے تیرے تئین ہیگا حافظ خدا
اوسی طور سے پکڑ کے منڈف لے آ

ارسی طور گاتے بجاتے پھر

سبھی دھوم دھام ست سیر اشتیان

وزیر و امیر اور سب بادشاہ

بہت خوش ہوا دیکھکر بادشاہ

پھر عاقل کو بولا شہ با نصیب

مین سونپا ہون تیری تئین بر خدا

تب عاقل نے تسلیم کرا یکبار

عجائب ہوا ہیگا اوسجا ہجوم

سواری کوی برعماری کیا

کوئی نالکی پر ہوا ہے سوار

کوئی اپنے رت کے تئین کو منگا

وہ مسعود شہ اور سمن اوسکا باپ

نہایت خوشی مین تھا مسعود شاہ

کہون کیا مین اسوقت کا اب سمان

مین کرتا ہون کچھ مختصر وانکی بات

وہ دولے کا آہستہ چلنا منک

تھی شہزادے اوپر نہایت خوشی

بیان روشنی کا مین اب کیا کرون

کبھی پہونچیا ہے دیوڑی ملک لااوحد

سبھی تجھے کھڑے آن کر چپ ادا

گئے لیکے عاقل کنے شہ نزد شاہ

لگایا گلے بیٹے کو جلد آ

کہ نصر من اللہ فتح قریب

سوار ہو نہین اب تو جلد لیجا

ہوا ہیگا گھوڑے پہ جاکر سوار

خلایق کا دہان تھا عجب دھام دھوم

کوئی پالکی کی تیاری کیا

کوئی جاکے گھوڑا چڑھا ایکبار

وہ بیٹھا ہے جلدی ستی اوسپہ جا

چلے دولے کے تئین پکڑ کر رکاب

وہ کرتا تھا ہر دم مین شکر خدا

عجب کچھ خوشی تھی جہان پر عیان

سنو کان دہر کر تم حال برات

وہ سہرے کا منھ پر سے پڑنا لٹک

کہ کرتا تھا شکر خدا ہر گھڑی

کہ لکھنے مین آتا ہے مین جو کہون

نہالوں کی آنکھ عالی اٹھی روشنی
کہ یہ خوبی دن کا ہیں بھی ہرگز نہیں

تھے دو سے کے سب گلدستے آس پاس
گلال اور بارٹے تھے وہ بہت لیے قیاس

جہاں تک کہ اطراف تھے خوش چمن
نہایت وہ دلکو لگے خوش لگن

ہزاروں سے آگے تھے تخت رواں
کہ تھے اور سپہ سب ناچتے کنچنیاں

لگے ہر طرف چھوٹنے کو انار
لگی تار اسنڈل کی دوسری قطار

ادھر ایکطرف تہے سبھی ماہتاب
گویا رات کا دن ہوا ہے شتاب

ادھر ایکطرف سیتی چھوٹنے کو بان
گئے آسمان سیتی جاکر قران

لگے باجنے کیطرح سب باجنے
خوش آواز سیتی بہت سا جنے

عجب کچھ ہوا ہیگا وہاں دھوم دھام
نہ ایسا کوئی بیاہ دیکھا انام

دیکھو اوسکی یہ اور قدرت کیتیں
چھپا یاں بھی نکلیاں تماشیکو دینا

پھر عاقل کی ماں جبی ہوئی ہے سوار
کبھی چنڈول خاصے میں وہ ایکبار

سمن کی بھی ہمراہ لے ماں کیتئیں
چلے بینگے دولہن کے وہ گھر کو ہیں

غرض پچھلی جب دو پہر شب رہی
شہر گشت پونچا ہے دولے کا بہی

پریزاد سب پیشوا آئے ... ہیں
دہینگانے کو دولے کے اٹھائی ہیں

دہینگانے کا بہی رسم جو تھا ہوا
وہ دولے کو راہ چھوڑے ہیں جابجا

پریزاد سب مل کے نوشاہ کتئیں
لیجا تخت اوپر بٹھائے ہیں وہیں

بہی مسعود شہ اور سمن کا پدر
سبھی بیٹھے ہیں تخت پر آن کر

پریزاد پھر اُن کو شربت پلائے
وہ پھر تہال چوبے کے تئیں کو منگائے

تب وہ کہا نبہ اقسام سے کر لا طعام　　بچھا لا کے دستر رکھے ہین تمام

ہر ایک رسم وہان ستار لا سے بجا　　دئے ہینگے وہ پھول اور پان لا

وہان روبرو ناچ ہونے لگا　　تب اوس وقت پر ایک سمایا ہوا

کہ وہ صبح کے وقت پر رنگ و راگ　　لگے پھر وہ گانے کے تئین کو بہاگ

تب اوس وقت پر ایک بنا تھا فرا　　وہ لکھنے مین آتا نہین ہے فرا

عجب تھی زمین آسمان پر خوشی　　کہ عالم کے اوپر تھی سب خورمی

وہان قاضی کے تئین بلائے ہین پھیر　　بہت کچھ مہر اوسکا باندہے ہین پھیر

پھر انعام قاضی کے تئین کو دئیے　　خوشی سیتی اوسکو روانہ کئے

دربیان جلوۂ عاقل و نظر بند

گھڑی آئی جلوہ کی جس وقت پر　　بلائے ہین عاقل کو اوسوقت پر

پیلا باپ ہمراہ لے عاقل کے تئین　　تب عاقل کہا بادشاہون سے وین

تمہارے سے نین ہے مجھے کچھ حجاب　　میرے ساتھ آؤ تمہین سب شتاب

پری اور خاکیان سبھی اوسکے سات　　چلے دولے کے سات وہ خوش صفات

سمن کے تئین کچھ نہین تھی خبر　　نظر بند کی شادی یہ ہوتی ہے کر

پری سیتی جلوہ یہ ہوتا سیج　　چلا ساتھ دولے کے وہ تا سیج

محل مین گیا دولہ سب کے تئین　　بٹھائے ہین سمدیان وہ دولے کو وہین

ذرا دولے کا حال موقوف کر　　ہے دولہن کا اب حال کہنا مگر

لگی روتے دلہن ہوئے بے اختیار　　وہ غش کھانے کے تئین لگی بار بار

جو نرگس پری اور بھی پھول پری تھا
تھے سمجھاتے اوسکو سمجھتی نہ تھی

اسی طرح سے رات ساری گئی
کہ جب جلوہ کی صبح ظاہر ہوی

نہلائے ہین اوسکو رسم سے لیجا
مکلل وہ جوڑا پہنائے لے آ

وہ دلہن نہایت ہوی تھی تدم
پری پھول نے اُس کے چومی قدم

بلائین لئی اور گلے سے لگائی
بہت سا وہ دلہن کے تئین کو سنا کی

منانے سے کان مانتے دلہنان
اوسی طور روتی تھی وہ سرژان

غرض اوسکے تئین جا وہ کرنے لئے
بٹھائے چھپر کھٹ پہ پردہ چھوڑا

چھپر کھٹ کچھ ایسا تھا وہ دیکھیا
سراپا اوسے تھا جو اہر لگا

چھپر کھٹ کے قسمے کیلے ہنگتے
کہ وہ ماہ بیٹھی چھپر کھٹ پہ جب

لگے پھر تو گانے بجانے کے تئین
لگے کھینسیان بہاؤ بتانے کے تئین

عجب کچھ کیسان ہین وہ ناز و ادا
ہر اک مہر انہون پر ہوا ہے فدا

بھی ماشطہ آکر ہوی جب تیار
لگے جلوے کا کرنے کو کار و بار

جو چھپتے سو بی بیان چھپی ہین ہین
لگے ہونگے سب جھانکنے کے تئین

کہ جو جو کہ پھر رسم جلوے کی تھا
وہ مشاطہ تب لائی بینگی بجا

کلام اللہ اور آئینہ کو دکھائے
اور وہ رسم سے پھر تو مصری چبائے

مچا ہوگا تب رونا بے اختیار
پریان سب لگے رونے کو ایکبار

وہ دلہن تو ہوئی تھی بے اختیار
لگی رونے کو مثل ابر بہار

تو سمجھانے کے تئیں لگی اوسکو ساس ۔۔۔ لگا کر گلے بولی مت ہو اداس

کہ بیبیاں ہیں گلے دولے کو تب ۔۔۔ اُٹھا لیؤ دُلہن کے تئیں گو واب

یہ سُنتے ہی دولے کو ہوی ہے خوشی ۔۔۔ کہ یہ آرزو اوسکو مدت سے تھی

خُدا جیسا بر لایا اوسکی مراد ۔۔۔ ہمارے بھی دل ویسی ہی ہو وین شاد

کہ جب الغرض عاقل نام دار ۔۔۔ اوٹھایا ہے دُلہن کے تئیں ور کنار

وہ چنڈول میں تب بٹھائے لیجا ۔۔۔ وہ گاتے بجاتے ہوے جا بجا

بھی نرگس پری اور عاقل کی ماں ۔۔۔ وہ بیٹھے ہیں ہمراہ دولہن کے جا

لگی رونے دُلہن بہت زار زار ۔۔۔ اوسے ساس سمجھاتی تھی بار بار

گلے کو لگاتی تھی وہ ہر گھڑی ۔۔۔ تھی سمجھاتی پھر اوسکو نرگس پری

وہ چنڈول کے تئیں کہار روتے آ ۔۔۔ اوٹھائے ہیں بسم اللہ کہہ اوسجگا

پھر عاقل نے دمان سیتی باہر گیا ۔۔۔ بڑی شان سے جاکے گھوڑا چڑہا

بڑی دھوم سے عاقل نام دار ۔۔۔ چلا جب کہ دُلہن کو لے ایکبار

لگے بجنے نقارے باز یر و بم ۔۔۔ طبل اور شہنائی بھی دمبدم

بھی دولے کے گھوڑے کے تب رو برو ۔۔۔ لگا ناچ ہونے کے تئیں دو بدو

تھی عاقل کے اوپر نہایت خوشی ۔۔۔ برآئی مراد اوسکے دل کی سبھی

کہ تب تو عجائب ہوا ہے سماں ۔۔۔ تماشا سبھی دیکھے آکے وہاں پا

غرض وہاں سے دولہ ٹھمکتا ہُوا ۔۔۔ بڑی شان سے گھر کو پونچا ہے جا

اوتارے ہیں چنڈول دیوڑیاں لا ۔ بُلائے ہیں دولے کو پھر اوس جگا
وہاں صدقے دُولہ و دُلہن پہ لا ۔ اوتارے بہت کچھ بدفع بلا
اوسی طور دولے کے تئیں کو نہار ۔ تو دُولہن کو اپنے اٹھا گود میں
اُٹھا گود میں دُولہ دُلہن کو وہیں ۔ محل میں وہ داخل ہوا جاکے وہیں
بٹھایا ہے مسند پہ دلہن کو جب ۔ تو عاقل کی ماں بولی عاقل کو تب
کہ پلو پہ دلہن کے جلدی ستی ۔ بجا شکر کا لا دوگانہ ..... ابھی
وہ تھا باوضو جلدی سیتی اُٹھا ۔ دوگانہ وہ حق کا لے آیا بجا
لے آ شیر دلہن کے پاؤں کے تئیں ۔ دھلا سارے رسمان بجا لائی وہیں
طعام ولیمہ پھر حاضر کئے ۔ سبھی خویش و پیوند کھائی اُسے
خوشی سے تب عاقل کے پھر باپ ہاں ۔ لے آئے ہیں تب شکر حق کا بجا
اور وہ ہارے مانڈے جو تھی سو اُٹھی ۔ کہ یہ ستہ پہر کے تئیں جلد سیر
وہ جب الغرض دن گیا ہے گذر ۔ غرض تارے لے سات نکلا قمر
بھی دُلہن کے تئیں لاکے کھانا کھلائے ۔ بھی ایک جوڑا اور لاکے تازہ پہنائے
وہ پروردہ جوڑے کے تئیں تھے کئے ۔ معطر دماغیں ہیں جس سے ہوے
تھی دولہن تو رونے سے بے اختیار ۔ نہ کھانے سے پینے سے تھا اُسکو کار
کروں حسن دلہن کا میں کیا بیان ۔ کہ لکھنے سے باہر ہے ای سامعان
جہاں میں جو کچھ حسن تھا سو تمام ۔ نظر بند پہ تھا ختم بس والسلام

قیامت ہوا پھر تو اوس کا سنگار
جو کوئی دیکھے سو غش کرے یکبار

جہان مین نہ تھا کوئی ثانی اوسے
پریزاد بھی دیکھ... ... نے . اوسے

کہ چرچا تھا اوس حسن کا درمیان
سبھی مان تے تھے اوسے عاشقان

غرض پھر وہ دلہن کو کر سنگار
چلے لیکو خلوت مین تب ایک بار

بھی دولے کے تئین چھوڑی مین وہان بلا
کیا تب تو دولے نے شکر خدا

سبھی لوگ وہان سیتی باہر گئے
کوئی جاگتے تھے کوئی سو گئے

کبھی دولہ دلہن کا تو یہہ سنگار
نہ دیکھا تھا ور عمر خود ایکبار

اوسے دیکھ غش کر گیا ایک بار
پھر آخر کے تئین وہ ہوا ہشیار

جو دولے نے دلہن کو دیکھا خفا
پڑا پاؤن پر اور گلے کو... لگا...

کہا مت خفا ہو مین قربان ہون
تو شہزادی مین تیرا دربان ہون

غرض اس طرح وہ منانے لگا
گلے سیتی اپنے لگانے لگا

بنا پان کے بیڑیان پھر تو وہین
کھلانے کو چاہے دلہن کے تئین

نہ کھائی ہے اور ہاتھ مین نہین لئی
اوسی طور سے روتی تھی وہ پڑی

وہ پھر زور سے تب کھلایا اوسے
بہت طور سے تب منایا اوسے

نہین مانی تب بھی وہ با امتیاز
تب اون نے کیا ہاتھ اپنا دراز

یہہ دلہن نے گھبرائی ہے دیکھ حال
جھٹک کر دئی ہات اوس کا نکال

تب عاقل نے دلہن سے لٹ پٹ ہوا
پڑا کچھ وہ دونون مین جھٹ پٹ ہوا

دلہن کو گلے سے لگا وہ لیسا
عجائب زہین پہ سمایا ہوا

وہ آپسمین ایسا ہوے ہین وصال
دوئی کا وہان کچھ رہا نین خیال

لگا ہے بدن سے بدن لب سے لب
مزا پائے ہینگے وہ دونون عجب

ہوا ہے جب آپسمین دونون کا لاگ
حیا شرم وہان سے گئی ہینگے بھاگ

مراد آئی دولے کی اوسوقت پر
جو کچھ چھپا تھا عاقل شیر نر

وہ آپسمین ہین تب ہوے ایک دو
کوئی روسپید اور کوئی سرخ رو

فراغت جو پایا ہے دولے نے وہین
منانے لگا ہیگا دلہن کے تئین

دیکھا توٹ گہنا پہٹا سب لباس
وہ روتی پڑی ہیگی کہو کر حواس

پھر عاقل نے اوسکو بہت سا اسنا
گلے سے لگا کر دلاسا دیا

غرض دولہ باہر گیا فتح پا
سبھی عورتان آئے ہین اوس جگا

جو کچھ رسم تھے سو رے آئے بجا
وہین آئی ہے ساس بھی اوسجگا

نہایت ہوی تب سبھون پر خوشی
دوگانے بجائے ہین از خود ہی

بھی دلہن کے کپڑے وہ بدلائے ہین
نیا گہنا لا اوسکو پہنائے ہین

جو پھر ساس سمجھائی دلہن کتئین
گلے سے لگائی ہے دلہن کتئین

کہے گہا برے مت ہو کچھ غم نکو
خدا تجھکو دیوے گا اچھا ثمر

سحر ہوی ہے وہ رات جاکر تمام
نہلائے ہین دلہن کو لاکر تمام

نیا ایک جوڑا پہنائے ہین لا
سنگارے ہین پھر اوسکو گہنا پنا

تھی دلہن نے روتی تھی بے اختیار　　وہ تھی فکر اور شرم سے زار زار

تھے سمجھاتے لوگان سبھی اوسکو آ　　سمجھتے نہ تھے کس ستی وہ ذرا

بھی دولہ تو باہر نہایا ہے جا　　نہایت تھا دولہ خوشی مین بھرا

تیاری گئی ہے پھر عاقل کی ما　　کہ تنبول پنجیری کی پھر جا بجا

بنا سات اوس کے حریرو کے تئین　　بٹائی وزیرون امیرون کے تئین

پریزادون کے تئین بھی بھجوائی وہ　　خوشی کی خبر سب کو کروائی وہ

یہ سُن خوش ہوئے ہین پریزا سب　　پریان بھی یہ سُن خوش ہوئینگے تب

مبارک سلامت وہ کہلا دیان　　کہ تم ایسے لاکہون کرو شادیان

دربیان کنگن یعنے رسم چوتھی

بھی جب شہ بہر کا سمایا ہوا　　سمن کو پری پھول بھیجا دیا

سبھی چوتھی کا رسم دے اوسکو ساتھ　　بدل بہائے دلہن کی یہ نیک ذات

کہے جا کے دلہن کو ہمراہ لا　　کہ کنگن کا جو رسم ہے آج جا

سمن کے تئین کچھ نتھی یہ خبر　　نظر بند کے واسطے یہ ہے کر

سمن لیکے ہمراہ رسم و سوم　　چلا ہیگا دولے کے گھر کو زہوم

سمن جا کے پونچا ہے دو کے گھر　　رسم لیکے گھر مین گیا تب مگر

ملا ہیگا نرگس پری سے وہان　　کہا کیا سبب مجھکو بھیجے یہان

تجھے بہائی کے بدلے بھیجے سو کیا　　پری اور تھی اون کو تھا بھیجنا

کہ مین آدمی ہون برائے پری — کہ خاکی ہون مین اور وہ آتشی
وہ منھ دیکھکر اوسکا نرگس پری — وہ غصے مین آئی وہ تھوڑا ہنسی
کہی کیون سمن تو دیوانہ ہوا — نظربند کا عاقل ستی بیاہ ہوا
میری یہان سیتی ہوا بیاہ نین — سمن سن کے کرنے لگا آہ وین
کہا تم پریان کچھ کیان اوس تئین — نظربند تھا مرد سچ بالیقین
مین ہمراہ اوسکے رہا سالہا — نہ معلوم میرے تئین کچھ ہوا
یہ کہکر ہنسا ہیگا وہ ارجمند — پری بھی ہنسی اوس سے ازبسکہ تند
پری بولی آگے کہی تھی تجھے — جو لڑنے کو آیا تھا تو میرے سے
یہ باتون مین جو تھے کہ عاقل نے آ — سلام علیکم سمن کو کہا
سمن دوڑ عاقل کے لگ کر گلے — کہا تم عجب کام ہینگے کرے
نظربند کو کہتے ہین شادی کئے — مین سمجھا تھا شاید پری کر لئے
نظربند تھی کیا سو سچ مچ کہ زن — کہو میرے سے تم اے شاہ زمن
پھر عاقل نے تھوڑا سا تب مسکرا — کہا ہان وہ زن تھی زن بے بہا
تب عاقل پری اور سمن بھی ہنسی — گئے بات آخر مین پھر رسم سے
اور عاقل کی مان سے سمن جا ملا — بہی آداب پھر اوسکو لایا بجا
کہ جو رسم ہمراہ لایا تھا وہ — رکھا شاہزادے کے لا روبرو
تب عاقل کی مان نے بہت خوش ہوی — جو دلہن کے تئین وہ سنوارو کہا

کہ دو نیکے تئیں بہا کو بھی چھوڑ اپنا ‎ ‎ چلے دو گھڑی دن تھا جب کہ رہا
وہی طرز شب گشت کا تھا تمام ‎ ‎ چلے ہیں خوشی سے سبھی خاص و عام
پری جا کے پونچی ہے دلہن کے گھر ‎ ‎ چھڑیاں نیکے اترے ادھر اور ادھر
بدل سالی کے ہوی ہے نرگس پری ‎ ‎ بڑی دھوم دھام اوس جگہ پر پڑی
بھی دلہن کی ہیری کو کھلوائے ہین ‎ ‎ مزا با مزا وہ عجب پائے ہین
غرض ہیریاں کھولتے وقت پر ‎ ‎ لگے کھیلنے جو تھی سب خوش ہو کر
بجا لائے پھر سارے رسموں کے تئیں ‎ ‎ لگے چوتھی کو کھیلنے بعد ازین
دیوان خانے میں کھیلے مردان تمام ‎ ‎ عجب کچھ خوشی ہوی ہے در خاص و عام
جواہر وہ موتی کے تھے سب چھڑیاں ‎ ‎ وہ نقشی تھے اور پھول کے تھے چھڑیاں
نوا کے تھے اقسام اقسام کے ‎ ‎ یہ آپس میں ہیں کھیلنے کو لگے
نوا کون کے تئیں کو دئیے پھینک کر ‎ ‎ چھڑی سیتی کوئی مارے ہین دیکھ کر
محل اور باہر سبھی تھی خوشی ‎ ‎ لگا ناچ ہونے کو از خرمی
ہے پھر سحر شب کا جب وقت ہوا ‎ ‎ سبھوں کے تئیں نیند فردی ملا
وہ پھر دولہ دلہن کو رخصت کئے ‎ ‎ بڑی شان سیتی وہ رخصت ہوئے
اوسی طور روتی تھی وہ گلبدن ‎ ‎ کہ جسطرح بولا ہون آگے سخن
غرض لیکے دولے نے اپنی بنی ‎ ‎ چلا ہی گیا پھر گھر کو از خرمی
موافق تھی شب گشت کی روشنی ‎ ‎ وہی طور تھی اور وہی دھوم تھی

وہ پھر تو پہنچے ہیں اُس شہر سے گھر میں جا — سمجھو اسی طرح سے ہیں نیک وہ نجیب
نتیجہ یہ خوشی خستگی سے ہوئی — خوشی سے تو ان کے ہر ایک تھی
نظر بند کی شادی ہوئی انصرام — اب احوال آگے کا پڑھو تم تمام
نظر بند کا فوج تھی سب ملول — ہمارے پہ شہ پہ جو آئیا تھا نزول
نظر بند کے باپ کا ایک وزیر — نہایت تھا ہوشیار و روشن ضمیر
نظر بند کا احوال تھا جانتا — اور اس سارے لشکر کے تئیں یوں کہا
کہ رہتے ہو تم کیوں ملول و خفا — وہ معذور تھے میں جانتا ہوں کہا
جو اوس کے پدر کو نہ تھا کوئی پسر — تب اس شاہ عالی نے یہ فکر کر
یہ دختر کے تئیں کو بنایا پسر — کیا جانشین اپنا وہ نامور
یہ سن فوج سب خوش ہوئی جابجا — لگے کہنے اب تو ہوا ہے بجا
کدورت ہوئی دفع ان کی تمام — وہ پھر خوش ہوئے ہیں سبھی خاص و عام
پھر عاقل کا معمول یہہ تھا پڑا — نظر بند کے پاس رہتا وہ تھا
پری پاس ہر روز ایکبار جا — تھا بھی دیکھتا کام دربار کا
کئی دن جو گذری ہیں پھر اور بھی — عجب سب پہ تھی ان دونوں خرمی

دربیان رخصت خواستن قبایل از پھولپری

پری کے قبایل پری سبھی آ — لگے مانگنے رخصت وطن جانیکا
جواب انکو کچھ دی نہیں نیک بخت — پری پاس عاقل گیا اپنے وقت

پری نے یہ عاقل سے کہنے لگی
ٹلا ہیگا کیا اپنے عہد سے ستی

کہی میرا جو ہے قبیلہ سبھی
کہ رخصت وو منگتے ہیں شہر ستی

مبارک تب عاقل پری کو کہا
پری بولی عاقل ستی سُکر

فراموش کیا شرط اپنی کیا
نظر بند کو جا کے مجھ پاس لا

ہیں رکھتی ہوں کاغذ مہر سند
تو بھولا تو بھولا اے معشوقہ سرد

میرے طرف سے جان تیرا جب
نہیں اتنا لگ رہتا تو کس حکا

تیرے عشق میں مجھکو ہوتا خلل ہے
تجھے مارتی اژدہا کے بدل

تو عاشق کسیکا تھا میں تیری تھی
تیرا کام اس واسطے میں... گئی

اگر شادی تو مجھکو کرتا نہیں
تو میں خاک کردیونگی سب کے تئیں

یہ عاقل نے سن معذرت تب کیا
کیا میں فراموش تھا تب کیا

بہت سازماں گیا استاد
یہ سن تیرے سے مجھکو آیا ہے یاد

نظر بند کو جا کے لاتا ہوں میں
کہ یہ کام دل ستی کرتا ہوں میں

تو خاطر جمع رہ میری شہ پری
اوسے جا کہ میں بھیجتا ہوں ابھی

یہ کہہ کر گیا وو نظر بند کے پاس
یہ ساری حقیقت کہا حق شناس

نظر بند تحقیق سے ہے تب کہے
کہ کاغذ بھی ہر جو ہے اب کہے

وو پھر ساس سے اپنے جالی رضا
پری پاس گئی ہے سواری منگا

پری بیٹھوا آ اوسے لے... گئی
اور اپنی حقیقت وو ظاہر... کئی

نظر بند یہ سُن کے سچ ہے کہی
پری نے وہ کاغذ کے تئین لا دئی

نظر بند کو پھر پری نے کہی
مقرر تو اسباب کو کرا بھی

میکے لوگ رخصت کو ہین مانگتے
نہین راضی اسباب پر کر برے

نظر بند کہی حکم لے ساس کا
جواب اسکا کل مین دیؤنگی .. لا..

نظر بند یہ کہکے رونے لگی
وہ آنسو سے منھ اپنا دہونے لگی

پری پوچھنے مین دئی یہ جواب
کہ تو نے کئی میرے تئین کو خراب

نہین تو مین تھی خوب سے دلکشا
پری بولی قسمت مین تھا سو لکھا

نظر بند یہ سُن کے سچ ہے کہی
جو تقدیر مین میرے تھا سو یہی

پری نے نظر بند سے یہ کہی
کہ کاغذ میرا دیو مجھکو ابھی

نظر بند پری کو دئی ہے نکال
اور وہ اپنے گھر کو گئی خوش خصال

کہی ساس سُسرے سے یہ ماجرا
اُنہون نے ہمین کچھ خبر نین کہا

تو سوکن لے آنے کو ہینگی تیار
ہمارا اگیا کیا ہے اے کامگار

کہ اُس کام سیتی ہمین نین خبر
تیرے دل مین جو کام آیا سو کر

یہ سُن کر نظر بند نے چپ رہی
پری پاس پھر صبح کے تئین گئی

پری کے کہی باپ اور مان سو وہ
پریکو میرے شاہ کے تئین کو دو

نظر بند سے جب کہ وہ یہ سنے
کہے ہم سے کیا کہتی ہو تم برے

نظر بند پھر اونکے تئین کو کہی
مضائقہ کچھ اسباب کا نین تجی

سمن کے تئین ایک بیٹی دئے
میرے شاہ سے اسکی نسبت بجے
تعجب کئے سُن کے یہ بات وہ
لگے کہنے کے تئین پھر اوس بات وہ
ہمین جانتے تھے کہ نرگس... پری
وہ بیٹی ہمارے جو وہ گھر مین تھی
اوسے تو ہمین شاہ عاقل نے
جو اک خاکی کے تئین اٹھا کر دئے
اوسے تو ہمین اپنی نین جانے تھے
جو آپی اوسے ہم تھے جسکو دئے
اور عاقل نے اوس جن کے تئین مار ڈال
ہمارے سے ہم کو ملایا ہے لال
کہ یہ بات اب اوس کے ہے ہاتھ میری
پوچھا اوس کو ہم پہنچے بات مین
بھی نرگس پری کو بلایا ان سے وہ
پری پھول کے تئین وہ [illegible]
پری پھول نے سُن کے شرمائی ہے
بہن کے تئین کچھ [illegible] ہے
بہن بولی [illegible] نیم ہے رضا
کہی آکے اس طرح سے باپ ما
[illegible]
نظر بند کو اس طرح وہ کہا
[illegible] کرو
کہ شادی کو تم ہی مقرر کرو
[illegible] ہوئی
کہ پھر وان سے اپنے گھر کو گئی
[illegible] وہ جا
انہون بولے جو ہیگی تیری رضا

در بیان شروع شادی پھول پری بہ عاقل شہزادہ

وہ وان جا [illegible]
نظر بند لے ساس نے پھر رضا
وہ پھول پری کی [illegible]
لگی اس طرح سے وہ کہنے کو [illegible]

کہتا اور پھری کے دو ہان باپ سے ... کہ ہر آتی ہون شادی کے ...
مبارک ہو بہت بہتر ہے آج روز ... کہ دولہن کیا تجہے کرو ... روز
اُنکھوں لوسے ٹھنڈا رہے اسکین تو ... تو چاہینگی جب روز اس بات تو
نظر بند سار سے پہر نیا د بل ... ہوے ہین وہ راضی جو ہو ایک دل
کہ جب سے پہر کا ہوا ہے سمان ... دولہن کو لیجا کر نہلایان پہ بان
بڑی دہوم سے اوسکو منجہ بٹھاے ... جو کچھہ رسم تہا سو وہ سارے کرائے
وہین دوسرا روز دولے کتئین ... بٹھاے ہین منجہ اوسی طور ...
نظر بند کے شادی کا جو دہوم دہام ... لگا اوسمین ہونے کتئین کو تمام
لگے تورے بٹنے کتنئین کو تمام ... لگے جوڑے پلنے کیتئین خاص و عام
اوسی طرح سے ناچ اور روشنائی ... اوسی طور کی دہوم ہونے لگی
اوسی طرح سے رسم دونون طرف ... اوسی طور سیتی خوشی ہر طرف
بڑی دہوم سے پھر تو نکلی برات ... کہ لکھنے مین آتی نہین اوسکی بات
بڑے دہوم سے پھر تو باندھے نکاح ... ہوی تب ہاے دولے کو دلہن مباح
وہ پھر جلوہ کے تئین وے ہین ہین یا ... جو کچھہ رسم تھے سو کئے ہین وہین
پھر آئینہ قرآن دکھلاے ہین ... وہ پھر رسم مصری بجا لاے ہین
جو پھر وقت رخصت کا آیا ہے وہین ... لگے لوگ رونے کہ دلہن سکھ ہین
اوٹھا گو وہین دولہ دلہن کے تئین ... چلا جون کہ بلبل چمن کے تئین

کہا ڈول ہین پھر بٹھا یا لیجا
نظر بند بھی بیٹھی تھے تب اوسمین جا

چلا ہے بنا لے بنی کے جو تئین
بہت دھوم سے شہ پری کتئین

بہت دھوم سے پونچے ہین گھر کو جا
وہ ڈولے کو پھر ایک دو کھہ آپڑا

طعام ولیمہ دئے ہینگے پھیر
سبھی کہاتے ہین اور پیتے ہینگے پھیر

دھلائے ہین دلہن کے پا دودھ سے
کئے سب کو خوش بخشش و جود سے

ہوی شب گیا ہیگا جب دن گذر
ملے ہینگے آپس مین شمس و قمر

ہے کئے طرح سے اُن مین کُشتی ہوی
پہا پٹ سے آخر کو دوستی ہوی

پہنا ہیگا سارا لباس دُلہن
سبھی گھنا ٹوٹا ہے تا نور تن

تب عاقل نے ہو جنگ کیتئین تیار
چلا ہیگا لڑنے کے تئین شہسوار

چلانے مین تھا تیر کے اوستاد
چلایا ہے وہ تیر کو ہو کے شاد

کہ جو شاہ رگ کے تئین تھا تکا
اوسی جاے پر تیر بھی جا لگا

ہوا ہیگا عاقل تے تب شاد شاد
پری کی بھی بر آئی دلکی مراد

نہایت وہ دُلہن ہوی شرمسار
ہوا ہیگا لالہ کا وہان اک بہار

تب عاقل نے اوس جنگ مین پایا ظفر
جو باہر گیا وہان ستی جلد تر

سبھی عورتان آیان دلہن کے پاس
خوشی سیتی پھر آئے ہین اوسکے پاس

جو کچھ رسم تھا سو بجا لائے ہین
خوشی سے بجاتے دم اور گاتے ہین

خوشی سیتی وہ رات جا دن ہوا
رسم سے دلہن کو نہلاتے ہیجا

بھی دولہے نے حمام باہر کیا
نہایت خوشی سے پھر عاقل کی ماں
حسریرے بتاسے بنا کر تمام
پریزادوں کو پھر وہ بھجوائی ہے
انہو دیکھکر وہ بہت خوش ہوے
کہ جب وقت پھر سہ پھر کا ہوا
پری کی قرابت سے کوئی خوش نہاد
وہ آئے دلہن کے بلانے کے تئین
غرض پھر بڑی شان و شوکت ستی
نظر بند بیگم وہ نرگس پری
پھر عاقل کی ماں بھی ہوی ہمکی سات
غرض پونچے ہین گھر مین دولہن کے جا
لگا ہونے کے تئین رسم و رسوم
بھی دلہن کے میریاں کہلائے ہین وہ
لگے کھیلنے چوتھی سب جا بجا
ہوا ہے بڑا ناچ و رنگ و دھوم دھام
کہ تماشہ پہر رات لگ یہ سماں

نہایت خوشی خورمی مین وہ تھا
گئی حکم تنبول پنچیری کا وہاں
لگی بانٹ نیکو وہ ہر خاص و عام
مبارک سلامت وہ کروائی ہے
مبارک سلامت انہو بھی کئے
تیاری ہوی چوتھی کی جا بجا
برادر چچا زاد ..... یا خالہ زاد
بڑی شان سیتی لیجانے کتئین
وہ دولہ دلہن کی سواری چلی
دلہن کے وہ ہمراہ ہوی ادھ گھڑی
چلا شاہ مسعود بھی نیک ذات
چھڑیاں لے ملے ہینگے آپسمین آ
بڑا اسا ہوا ہیگا وہاں ایک ہجوم
جو کھانا سبھوں کو کھلائے ہین وہ
سبھی باہر اور گھر مین ہر ایک جا
سبھی انس و جن پر خوشی تھی تمام
پھر آپسمین رخصت لئے ہینگے آ

جو پھر دولہا دلہن کو رخصت کئے — چہرا [illegible] اور [illegible]
چلی ہنستے پھر گھر کو دولہا دلہن — پڑا یا نکلا شب [illegible]
خوشی سے غرض پہنچے ہین گھر کو جا — سبھی ماند [illegible] رہتے تھا بیا
اوشی ہینگے پھر صبح کو از خوشی — عجب دن وہ گذرے [illegible]
پری کی بھی شادی ہوی اب تمام — سبھوں کی مرادآئی ہے لا کلام
پھر عاقل کا معمول یون تھا پڑا — کہ رہتا تھا ایک رات اک پاس جا
نظر شاہ کے پاس ایک شب رہے — پری پاس جا دوسری شب رہے
پری پاس جاتا تھا از خوشی پر — یہ کہتا نتھا یہ حقیقت کبھی
خوشی خورمی سے وہ رہنے لگے — خوشی سیتی وہ دن گذرنے لگے
جو کئے روز پھر کہ گئے ہین گذر — پری اور رفاکی کہے ایک سفر
بہت دن ہوے چھوڑا اپنا وطن — ضرور ہیگا جانا ہمین گھر گذن
پری سے پری کا قبیلہ کہا — پھر عاقل سے اوسکے کہے باپ ما
کہ ہجرت کا یہ جو سنے ہین سخن — لگے رونے آپس مین سب مرد و زن
لگی رونے نرگس پری بھی جدا — کہ ماں باپ سیتی بچھڑنا پڑا
پریون کی تو جو کچھ تیاری نہ تھی — جو رخصت کے تھے منتظر وہ سبھی
مگر شاہ مسعود اوس کا محل — تیاری لگی ہونے اُن کے بدل
سمن اور جو اوس کے مادر پدر — لگی ہونے تیاری [illegible]

سمن اور جو اوس کے مادر پدر — لگی ہونے تیاری اونکی ادھر
پھر عاقل نے سب لوگوں کے تئیں بلا — کہا ہیگا اُن کے تئیں برملا
کہ چلتے ہیں رخصت میرے باپ ماں — سوئے شہر موگریاں سب کو کہا
شہروں کے سفر کی تیاری کرو — بہت جلدی سیتی خبر مجھکو دو
پھر عاقل سبھی ملک پر خط لکھا — کہ اس طرح سے آئے ہیں بادشاہ
کوئی چیز کی تصدیع ہونے نہ دو — خبردار تم یاد اسکو رکھو
وہ ایک ماہ کے بعد سب آن کر — یہ عاقل کے تئیں کو دیئے ہیں خبر
سفر کی سبھی چیز ہیگی تیار — یہ سن خوش ہوا عاقل نامدار
وہ پھر باپ ماں کو بھی ظاہر کیا — یہ سن وہ بھی خوش ہو دیئے ہیں رہا
تب عاقل بھی ماں اوسکی رونے لگی — غم ہجر کو دلمیں بونے لگی
پھر عاقل کو ماں نے لگا کر گلے — کہی پھر جدائی ہوئی ہے ہمیں
جو دو دن ہمیں ملکے تھے تیرے لیے — فلک یہ بھی چاہا نہیں ہے پرے
یہ سن باپ کو بھی لگا ہے برا — وہ تھوڑے سے آنسو دیا ہے بہا
غرض ایک دن وہ مقرر کئے — نکلنے کے تئیں وہ مقرر کئے
یہ پھر اطلاع وہ سمن کو کیا — سمن آکے عاقل ستی یہ کہا
وہی روز میں بھی مقرر کیا — کہ میں چلنے کے تئیں تقرر کیا
سمن پھر لگا رونے کو کوک مار — ہوا ہیگا عاقل بھی بے اختیار

اس طرح سیتی وہ سب دن گئے — جو ولیعہد کا پہنچا ہے اون کے
تب عاقل کے ماں باپ ہو کر سوار — پریزاد کے پاس گئے ایکبار
نظر بند و عاقل بھی ہمراہ تھے — وہ آپس مین سب رخصت ہونے لگے
گلے لگ کے عاقل کے ماں باپ کے — پریان اور پری سب زار رونے لگے
پری پھول پھر یہ مقرر کہی — وہ سسرال اپنے کہنے لگی
میرے دل مین آیا ہے اسطرح سے — کہ ہر مہ مین ایکبار ہم سب ملے
وہ پھر ساس سمدھن سے کہنے لگی — کہ مین تخت اڑنیکا بھیجواؤن گی
تمھین اور جو چاہے سو ہو سوار — چلو روم مین ہم سے آ ایکبار
یہ سنکر بہت خوش ہوے وہ تمام — وہ رخصت ہوے ہینگے پھر نیک نام
سمن اون کے ماں باپ نرگس پری — کہ اُن سب کو بھی پھر تو رخصت کہی
کھٹولے مین جو بیٹھ کر وہ اڑی — سو اک آن مین گھر مین داخل ہوی
تب عاقل نظر بند اور پھول پری — تھے ہمراہ مسعود شہ کے سبھی
نہایت یہ عاقل کو دشوار تھا — بچھڑنا تو ماں باپ کا بار تھا
غرض جا کے یہ پہلے منزل مین سب — رہے ہینگے یہ جا ٹھہر شب کی شب
صبح کو وہ آپس مین رخصت ہوے — لگا ہیگا عاقل نے ماں کے گلے
لگی ماں نے رونے کو بے اختیار — لگی کہنے اس طور سے بار بار
کہ رہتے سو رات آئی تو نین ہے ڈر — بچھڑنا بہت شاق ہے اے پسر

وہ بہو دن کو بھی پھر لگا کر گلے
سبھون کو خدا کے حوالے کیئے

زمانت کا بازو پہ باندھے ہین پھر
زمرد و یاقوت و لعل و گہر

وہ پھر بعد عاقل کو سعود شاہ
گلے کو لگا سب کے رونے لگا

لگایا ہے بہو کے تئین پھر گلے
وو روتے ہوے سارے رخصت ہو

بھی سعود شہ اور اُس کا محل
وطن کے تئین گئے ہین وہان سے نکل

پری اور نظر بند و عاقل تمام
وہ آئے مکان پر ہو ایکدل تمام

پریان اور پرے چڑھ کے تخت روان
گئے اپنے شہرون کے تئین اوس زمان

پھر عاقل نے بصرے مین چند رہا
کہ اوسکا پہ کچھ بندوبست اوسکو تھا

وہ پھر عامل بصر کے تئین بلا
دیا اوسکی منصب کے تئین کو بڑہا

سبھی صاحب کارخانون کے تئین
کیا خوش بہت دے کے انعام ہین

کئے روز کے بعد وہ شہریار
منگا روم جانے کے تئین نام وار

پری اور نظر بند سیتی کہا
ارادہ میرا اب تو ہے کوچ کا

وہ سن بولے تابع ہین ہم حکم کے
کہ جس وقت چاہے تو چل تو ہے

پری بولی لشکر کے تئین کو تمام
روانہ کرو تم سبھی خاص و عام

نظر بند اور تم سیر سے در محل
چلو تھیکر اور اوسمین نین کچھ خلل

کہ جس طرح سیتی ہوا آتے وقت
اوسی طور سیتی چلو جاتے وقت

یہ راضی ہوے سن نظر بند شاہ
غرض کوچ کا وقت پونچا ہے آ

اوسی طور لشکر روانہ کیے
سو منزل بمنزل چلے پہنچے وہ
ہوی ہے وہاں تب خوشی خرمی
کہ جس وقت تھا وہاں سے عاقل چلا
کہ اسطور اس طرح کا ایک محل
جو چاہے سو لیو خزانے سے تم
خرد بند اوسجا بنا کر محل
اوسے دیکھ کر عاقل نامدار
کہا اسے پسند [illegible] دیکھ کر
پھر اس کے تئیں بھی دیا [illegible] محل
سبھی عالم روم دیکھے [illegible]
بہت [illegible]
پھر عاقل ہوا روم کا بادشاہ
لگے عیش سے دن گذرنے کتئیں
یہ عاقل بجالایا شکر خدا
[illegible] ہند کے پاس اک شب رہے
اوسی طور سے روز تھوڑے گئے

محل [illegible]
گئے روز [illegible]
لگا بخشنے [illegible] ہر گھڑی
بلا کر [illegible] کہا
[illegible] تئیں [illegible] بدل
[illegible] کارخانے تم
رکھا تھا وہ عاقل لیے بدل
بہت خوش ہوا [illegible] بے اختیار
نظر [illegible] کے [illegible]
[illegible]
نظر [illegible] شادی
یہ آخر [illegible] چپ ہو رہے
سبھی حکم [illegible] کرنے لگا
لگے خلق پر [illegible] کرنے کے تئیں
جو اوسکا [illegible] لگا سب [illegible]
پری [illegible] پھول [illegible] ایک شب رہے
[illegible] عاقل کہے

که شاہون ستی ہم گئے تھے جو شرط — بجالانا اوسکے تئین خوش نمط
انھون سُن کے بولے بہت خوب ہے — کہ یہ فکر تو دلکو محبوب ہے

دربیان طلبیدن عاقل پدر و مادر و شاہان را

پھر عاقل نے ماں باپ کو خط لکھا — وہ آداب و تسلیم خط مین لکھا
لکھا خیریت سیتی ہم روم کو — جو پونچے ہین آکر ہم اس بوم کو
وہ بعد از ستی اس طرح سے لکھا — کہ ایک تخت مین بھون دیا بھیجوا
کہ حضرت بھی اور والدہ بھی سوار — جسے چاہے اوسکو بھی کر لیو سوار
جو وعدہ کئے تھے سو لانا بجا — ہمین آپ کو چھتے ہین دیکھنا
یہہ خط لکھہ کے تب عاقل نامدار — وہ خط پر کیا مہر کو ایکبار
پری پاس سے مانگ لے اک پرا — دے تخت اوسکے ہمراہ روانہ کیا
سمن کو بھی اسطور سے خط لکھا — پری کے قبیلہ کو بھی خط لکھا
جو عاقل نے شاہون کو خط لکھہ چکا — تیاری وہ پھر جشن کی یہان کیا
جو کچھہ جشن کے تھے لوازم تمام — مہیا کیا ہیگا وہ نیک نام
خطین پونچے ہین جبکہ شاہونکو جا — تہیہ کئے وہ بھی سب چلنے کا
جو عاقل نے وعدیکا دن تھا لکھا — اوسی روز پونچے ہین سب جلد آ
مُہیا یہان تھا سبھی کار جشن — ہُوا ہیگا پھر گرم بازار جشن
لگے کھانے پکنے کے تئین جا بجا — لگا ناچ ہونے کے تئین ہر جگا

ہر ایک مہ مین اسطرح سے بار بار
مقرر کئے جشن وہ نامدار

جو ملنے کا ملنا ہے آپسمین سب
خلل نین کبھی بات کا جسمین اب

اسی طور سیتی وہ رہنے لگے
مدام اس طرح دن گذرنے لگے

دربیان تولد شدن پسر بہ نظر بند بیگم وغیرہ

گئے روز کے بعد ایک بارگی
نظر بند بیگم ہوئی کاھلی

لگے اوسکو ارو ے رہا ہے حمل
کہ خورشید داخل ہوا ہے حمل

یہ سن خوش ہوئے ہینگے سب ایکبار
ہوا روم مین جشن سب آشکار

خوشی ہوئی ہے عاقل کے اوپر بڑی
غرض نو مہینے گئے از خوشی

خوشی خورمی سے تولد ہوا
نمط مہ کے شہزادہ فضل خدا

بڑی دھوم کی پھر تو شادی ہوئی
سبھی ملک اوپر منادی ہوئی

سبھی شادیانے خوشی کے بجے
سبھی نظرین لے کے حاضر ہوئے

ہین کیا اوس خوشی کا لکھوں مین بیان
قلم مین وہ لکھنے کی طاقت کہان

اگر وہ لکھے جاویگی داستان
کبھو ناتمام ہووے گی داستان

وہ پھر بعد کئے روز کے پھولپری
جنی ہیگی بیٹا ہوئی ہے خوشی

سمن اور نرگس کو دختر ہوئے
بہت خوب سے نیک اختر ہوئے

گئے گھر کو نرگس پری کے تمام
کئے دھوم سے شادی وہ نیکنام

اسی طور سیتی گذرنے لگے
خوشی سیتی ملکر وہ رہنے لگے

نظر بند کے بیٹے کو مسعود شاہ ۔ کیا جانشین اور اپنے لے گیا

در بیان خاتمہ کتاب گوید

بحمد اللہ قصہ ہوا ہے تمام ۔ بحق محمد علیہ السلام

کہ جس طرح سے اُنکی آئی مُراد ۔ ہمارے بھی اللہ کرے دلکو شاد

بحق رسولؐ و بآل رسولؐ ۔ بحق علیؑ و بحق بتولؑ

میرے دین و دنیا کے مطلب تمام ۔ برآوین بحق نبیؐ و امامؑ

مجھے دنیا اور دین مین چین دے ۔ بحق ائمہ و حسنین کے

تیرے پاس مانگونگا جو مین دعا ۔ بحق محمد اوسے کر روا

نکر مجھکو مایوس اپنے ستی ۔ بحق نبیؐ و بہ آل نبیؐ

خدا دین احمد کے تئین زور دے ۔ سبھی کفر کو توڑ کر توڑ دے

مجھے شعر مین راہ نہین ہے ذرا ۔ مین تکلیف سے ایک کے یہ کہا

یہ قصہ کے تئین سیر جو کوی کرے ۔ مجھے یاد نیکی سے ہر کوئی کرے

پڑھے فاتحہ اک میرے واسطے ۔ نہ اس بات مین کوئی بخیلی کری

یہ قصہ پڑھے جو لکھے جو سنے ۔ خدا و نبیؐ اوسکے تئین خوش رہے

یہ حاصل ہوا ہیگا جب مجھکو گنج ۔ تہا سن یکہزار و دو صد بست و پنج ۱۲۲۵

شروع جو کیا مین یہ قصہ کے تئین ۔ تہا بارہ سے بائیس و سن یقین ۱۲۲۲

مین چھوڑا تھا آدھا بنا کر اوسے ۔ جو کچھ فکر مجھکو پڑی آن کے

ہوا ہے بفضل خدا ایسہ... کلام | سن بارہ سے ۱۲۲۵ بیت پچپن تمام
شروع سے پکڑ کر مین تا اختتام | بنایا ہو نہین پنج مہ مین تمام
ہے مولو دسیر غلام حسین | مدد مین سیر ست ہین امام حسین
او رعبد الحسن بھی سیر انام ہے | یہی نام ہے مجہکو اکرام ہے
تخلص تو میر محمد ہوا | غلام اب مین تیر محمد ہوا
مجھے اشرا ہیگا سنیو یہی | محمد و آل محمد نبی
یہی چار دہ کو مین ہون جانتا | سوا اسکے کس کو نہ پہچانتا
ہے بعد از میر ا شاہ عالی مقام | وہ عباس علی جس کا ہو مین غلام
اسے اللہ بحق ہمہ کلہم | میرے پر تو کر فضل و رحم و کرم
بھی اول جمادی کی تاریخ چار | ہوا ختم یہ قصۂ نوبہار
تہا پنجشنبہ کا روز روز سعید | ہوا ختم یہ قصۂ با امید
محمد نہ دے طول کر اسکو بس | ہوس ہے تو تجہکو یہین قدر بس
کیا ہون مین اب ختم قصہ کی بات | ہو آل احمد یہ ہر دم صلوات

تمت ۲۵ ـ ۳ ـ ۱ بتاریخ ذی الحجہ ۹ باختتام رسید

قطعہ

ای شاہ رعیتون کا تو کہتا ہی ستم | ای داد یہ کچہہ شاہون کا قاعدہ ہی رسم
تو حال سون غریبون کے الطاف اٹھا | رہی تخت و تاج و دولت و اقبال عدہ جم